انصار اللہ جرمنی کا علمی و تربیتی مجلّہ

سہ ماہی

الناصر

اپریل، مئی، جون 2014

مقام ظہور قدرت ثانیہ قادیان

©MAKHZAN-E-TASAWEER

دعاؤں کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میں بعض دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی جوبلی کے لئے پہلے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بتائی تھیں۔ پھر بعد میں خلافت جوبلی کے لئے میں نے بتائی تھیں۔ ان کو بھولنا نہیں، نہ کم کرنا ہے، ان کو ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 06 رجون 2014ء صفحہ اوّل)

❁❁❁❁❁

❁ . بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ O الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ O اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ O اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ O صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ O

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

❁ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ . اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ.

اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔
اے اللہ برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

❁ . سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

❁ . رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ O

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

❁ . رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ O

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

❁ . اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ.

اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

❁ . اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

❁ . رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

اے میرے ربّ! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

❁ . رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ O

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

❁ . یَارَبِّ فَاسۡمَعۡ دُعَائِیۡ وَمَزِّقۡ اَعۡدَائَکَ وَاَعۡدَائِیۡ وَ اَنۡجِزۡ وَعۡدَکَ وَانۡصُرۡ عَبۡدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرۡ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرۡ مِنَ الۡکَافِرِیۡنَ شَرِیۡرًا.

اے میرے ربّ! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما۔ اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الناصر

مجلس انصار اللہ جرمنی

شمارہ نمبر 3

اپریل، مئی، جون 2014

بمطابق: شہادت، ہجرت، احسان 1393 ہش

چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

نگران

ملک اختر محمود نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ جرمنی

نائب نگران

شاہد محمود نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

ایڈیٹر

ڈاکٹر وسیم احمد طاہر

پبلشر

ظہیر احمد طاہر قائد اشاعت مجلس انصار اللہ جرمنی

سرورق، ڈیزائننگ اور لے آؤٹ

شاہد محمود

کمپوزنگ

ظہیر احمد طاہر

مینجر

رانا خلیل احمد قائد عمومی مجلس انصار اللہ جرمنی

معاونین

مبارک احمد شاہد، شیخ منیر احمد، ہدایت اللہ شاد، صادق محمد طاہر، داؤد احمد شاہد عباسی، سلطان احمد

Majlis Ansarullah Deutschland
Genfer Str. 11
60437 Frankfurt am Main
Germany

Tel.:069-259270 - 24271946
Fax 069-24271317

فہرست مضامین

اداریہ	4
قرآن وحدیث	5
ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	6
حمد ربّ العلمین	7
خلافت کی عظمت واہمیت	8
خلاصہ خطباتِ جمعہ	12
خطباتِ امام تزکیہ نفس کا ذریعہ	14
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ	20
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام	24
خلافت روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ	26
رمضان کی حقیقت	32
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اندازِ تبلیغ	33
تبلیغی میدان میں عملی نمونہ کی اہمیت	38
کھانے کے چند آداب	40
تعارف کتاب درویشانِ احمدیت	41
رپورٹ چیرٹی واکس 2014	42
تقاریب شجرکاری	46

اداریہ

ماہ صیام آیا

ایک مرتبہ پھر ہم ایک رحمتوں اور برکتوں والے مہینہ میں داخل ہونے جا رہے ہیں۔ایک ایسا مہینہ جس میں کی جانے والی کوشش اور نیکی کی جزا دیگر مہینوں کی نسبت کہیں بڑھ کر عطا ہوتی ہے۔جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اوران لوگوں کے لئے جواس ماہ کی قدر کرتے ہوئے اسے اپنے وجود کا حصہ بناتے ہیں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ایک ایسا مہینہ جس میں اگر انسان کامل ایمان اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے روزے رکھےتو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔جی ہاں وہ پاک مہینہ جس کا نام ”ماہ رمضان“ ہےطلوع ہوا ہی چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزہ کی عظمت یوں بیان کی کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں لیکن روزہ خالص میرے لئے ہے اسلئے میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ اسے اپنا قرب اور دیدار عطا کروں گا۔اور حضور اکرم ﷺ کی سنت میں جو دعائے افطار ہمیں ملتی ہے اس میں بھی اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے کہ ”اے اللہ۔میں نے تیرے لئے روزہ رکھا،تجھ پر ایمان لایا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے ہی روزہ افطار کر رہا ہوں“۔

لیکن یہاں اس امر کی یاد دہانی بھی ضروری ہے کہ کیا صرف بھوکا پیاسا رہنا ہی حقیقی روزہ ہے۔ایک حقیقی احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہم جانتے ہیں کہ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹ بولنےاور جھوٹ پر عمل سے اجتناب نہیں کرتا اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے اور امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس تمام باریک مضمون کو انتہائی اختصار لیکن نہایت خوبصورتی سے اپنی ایک نظم میں یوں سمو دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنا اور اس سے سچی محبت رکھنا ہی دنیا کا سب سے بڑا سچ ہے اس کے سوا سب جھوٹ اور بیکار ہے۔آپ فرماتے ہیں:

سب کا وہی سہارا، رحمت ہے آشکارا
ہم کو وہی پیارا ،دلبر وہی ہمارا
اس بن نہیں گزارا،غیر اس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

پس ”مولا بس“ کا یہ مضمون دنیا کا سب سے بڑا سچ ہے جس کی یاد دہانی کے لئے یہ پاک مہینہ آتا ہے۔اللہ کرے کہ یہ رمضان واقعی ہمارے لئے مبارک بن کر طلوع ہو اور نہ صرف ہمارے ذاتی ہم وغم دور کرنے کا باعث بن جائے بلکہ جماعتی ترقیات کے بھی نئے دروازے کھولنے والا ہو اور ہم اپنے پیارے امام کی ہدایت کے مطابق ”لا الہ الا اللہ“ کے پرچم ہاتھوں میں اٹھائے اپنی ابدی منزلوں کی طرف رواں دواں رہیں۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔آمین

القرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (النور: 56)

”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔“

الحدیث

عَنْ حُذَيْفَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَّاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًاجَبَرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ

(مسند احمد صفحہ 273/4 مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار و التحذیر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کردے گا اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ قائم ہوگی یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

تو قرآن میں ایسا فکر کر جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے

مِنۡکُمۡ کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے

محمدی خلیفوں کا سلسلہ موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ''خطبہ الہامیہ'' میں فرماتے ہیں:۔

۔(اردو ترجمہ)''اور تو اگر چاہے تو اس آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ کو پڑھ لے اور اپنے ہواوہوس کا پیرو مت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو ان خلیفوں کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اُسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔مگر اس امت کے اور اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی۔پس ہم ان پر اجمالی طور پر ایمان لاتے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا پر سونپتے ہیں مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اِسی امت میں سے ہوگا۔اور وہ عیسیٰ کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے۔اور تو قرآن میں ایسا فکر کر جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔پس سورہ نور کو غور سے پڑھ تا کہ تجھ پر یہ نوردن کی طرح ظاہر ہو۔اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کی آیت پڑھ اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں۔اگر تو دیکھتا اور سنتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔'' (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 75-78)

۔''بعض صاحب آیت وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ (النور:56) کی عمومیت سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ مِنۡکُمۡ سے صحابہ ہی مراد ہیں اور خلافتِ راشدہ حقہ انہیں کے زمانہ تک ختم ہو گئی اور پھر قیامت تک اسلام میں اس خلافت کا نام ونشان نہیں ہوگا۔گویا ایک خواب وخیال کی طرح اس خلافت کا صرف تیس برس تک ہی دَور تھا اور پھر ہمیشہ کیلئے اسلام ایک لازوال نحوست میں پڑ گیا مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی نیک دل انسان کی ایسی رائے ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھے کہ بلا شبہ ان کی شریعت کی برکت اور خلافت راشدہ کا زمانہ برابر چودہ سو برس تک رہا لیکن وہ نبی جو افضل الرسل اور خیر الانبیاء کہلاتا ہے اور جس کی شریعت کا دامن قیامت تک ممتد ہے اسکی برکات گویا اس کے زمانہ تک ہی محدود رہیں اور خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ کچھ بہت مدت تک اس کی برکات کے نمونے اس کے روحانی خلیفوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوں ایسی باتوں کو سن کر تو ہمارا بدن کانپ جاتا ہے مگر افسوس کہ وہ لوگ بھی مسلمان ہی کہلاتے ہیں کہ جو سراسر چالاکی اور بیباکی کی راہ سے ایسے بے ادبانہ الفاظ منہ پر لے آتے ہیں کہ گویا اسلام کی برکات آگے نہیں بلکہ مدت ہوئی کہ اُن کا خاتمہ ہو چکا ہے۔

ماسوا اس کے مِنۡکُمۡ کے لفظ سے یہ استدلال پیدا کرنا کہ چونکہ خطاب صحابہ سے ہے اس لئے یہ خلافت صحابہ تک ہی محدود ہے عجیب عقلمندی ہے اگر اس طرح قرآن کی تفسیر ہو تو پھر یہودیوں سے بھی بڑھ کر آگے قدم رکھنا ہے۔اب واضح ہو کہ مِنۡکُمۡ کا لفظ قرآن کریم میں قریباً بیاسی جگہ آیا ہے اور بجز دو یا تین جگہ کے جہاں کوئی خاص قرینہ قائم کیا گیا ہے باقی تمام مواضع میں مِنۡکُمۡ کے خطاب سے وہ تمام مسلمان مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔'' (شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 330-331)

حمد ربُّ العٰلمین

پاکیزہ منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

کس قدر ظاہر ہے نُور اُس مبدء الانوار کا / بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا / کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے / مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف / جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں / ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک / اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص / کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں / کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حُسن کی / ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے / ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سَو سَو حجاب / ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز / جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا

تیرے ملنے کیلئے ہم مل گئے ہیں خاک میں / تا مگر درماں ہو کچھ اِس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کَل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا / جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

خلافت کی عظمت واہمیت

کے بارہ میں

خلفاءسلسلہ عالیہ احمدیہ کے زرّیں ارشادات

❁❁❁❁❁

خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

❁۔’’خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے... پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی......اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وہ مجھے موت دیدیگا......جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔‘‘(الحکم 21رجنوری 1912ءصفحہ 5 کالم 1-2)

اللہ کی نعمت کی قدر کرو

❁۔’’اللہ کی نعمت کی قدر کرو، اُس نے خاتم الانبیاء بھیجا، کتاب بھی کامل بھیجی۔ کتاب کے سمجھانے کا خود وعدہ کیا اور ایسے لوگوں کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا جو آ آ کر خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہیں۔ اس زمانہ ہی کو دیکھو کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کا وعدہ کیسا سچا اور صحیح ثابت ہوا۔ اس کا رحم، اس کا فضل اور انعام کس کس طرح دستگیری کرتا ہے۔‘‘(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 225)

❁۔’’چونکہ خلافت کا انتخاب عقلِ انسانی کا کام نہیں۔ عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں۔ کس میں قوّتِ انتظامیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جنابِ الٰہی نے خود فیصلہ کردیا ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّھُمۡ فِی الۡاَرۡضِ. خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔‘‘(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 225)

خلافت ایک الٰہی نعمت ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے خلافت سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:۔

❁۔’’خلافت ایک الٰہی نعمت ہے۔ کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ذریعہ ہے جو اس کو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں وہ ایک وعدہ ہے جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی مومنوں کے اخلاص سے وابستہ ہے۔‘‘(الفضل 23ردسمبر 1937ء۔ بحوالہ ماہنامہ الفرقان، فضل عمر نمبر دسمبر 1965ء صفحہ 82)

سب برکتیں خلافت میں ہیں

❁۔’’اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوّت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو

دنیامیں پھیلاتی ہے۔تم خلافتِ حقّہ کومضبوطی سے پکڑواوراس کی برکات سے دنیا کومتمتع کروتا خداتعالیٰ تم پررحم کرےاورتم کواِس دنیامیں بھی اونچا کرےاوراُس جہان میں بھی اونچا کرے۔‘‘ (ماہنامہ الفرقان دسمبر 1965ء صفحہ 82)

خوب یادرکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں

۞ ۔’’تم خوب یادرکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اوراس کو قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہوگے اوراسے قائم رکھوگے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تونہیں کر سکے گی اورتمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام ونامراد رہے گی......تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہوسکتی ہے جب تک تم اس کو پکڑے رکھوگے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کرسکے گی۔‘‘(درس القرآن صفحہ 73 مطبوعہ نومبر 1921ء)

خوب یادرکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے

۞ ۔’’خوب یادرکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہےاورجھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہےحضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدامقرر کرتا ہے نہ انسان۔اور درحقیقت قرآن شریف کوغور سے مطالعہ کرنے پرمعلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہرقسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔‘‘(کون ہے جوخدا کے کام کوروک سکے۔انوارالعلوم جلد2 صفحہ 11)

ہمارا عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

۞ ۔’’ہمارا عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدابناتا ہے۔اگر بندوں پراس کوچھوڑاجاتا توجوبھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنالیتے۔ لیکن خلیفہ خوداللہ تعالیٰ بناتا ہےاوراس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔وہ ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔پھراللہ تعالیٰ اسے چن کراس پراپنی عظمت اورجلال کاایک جلوہ کرتا ہے......اورخدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے۔تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیتا ہےاورجواس کے مخالف ہوتے ہیں ان سے کہتا ہے کہ مجھ سے لڑو اگر تم میں لڑنے کی تاب ہے۔

......اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے۔ایسا کیوں ہوتا ہے؟س لئے کہ خداتعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اس کی منشاء ہوتی ہےاور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔‘‘(روزنامہ الفضل 17/مارچ 1967ء)

خلیفہ خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے

۞ ۔’’میں آپ کووضاحت کے ساتھ بتانا چاہتا ہوں کہ جس شخص کوبھی اللہ تعالیٰ آپ کا خلیفہ بنائے گا،اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کردے گااوراس کو یہ توفیق دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہوں گی۔اوراس کو یہ بھی توفیق دے گا کہ آپ کی تکلیفوں کودورکرنے کے لئے ہرقسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور

بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں ہے اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے ہی کام کرتا ہے۔ کسی پر احسان رکھنے کے لئے کام نہیں کرتا۔ لیکن اس کا یہ حال اور اس کا یہ فعل اس بات کی علامت نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی کمزوری ہے اور آپ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ کمزور نہیں، خدا کے لئے اس کی گردن اور کمر ضرور جھکی ہوئی ہے لیکن خدا کی طاقت کے بل بوتے پر وہ کام کرتا ہے۔ ایک یا دو آدمیوں کا سوال ہی نہیں میں نے بتایا ہے کہ ساری دنیا بھی مقابلہ میں آجائے تو اس کی نظر میں کوئی چیز نہیں۔'' (خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 494 خطبہ جمعہ 18 نومبر 1966ء)

خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

۞ ۔''خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اٹل۔ ایسا کہ جو کبھی ٹل نہیں سکتا، زائل نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی تبدیلی کبھی نہیں آئے گی۔ یَعْبُدُوْنَنِی لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا (نور:56) کہ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کرو گے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے اور میرے حمد و ثنا کے گیت گایا کرو گے۔ یہ وہ آخری جنت کا وعدہ ہے جو جماعت احمدیہ سے کیا گیا ہے اور مجھے یقین ہے اور جو نظارے ہم نے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں غم کے دھاروں کے علاوہ حمد کے دھارے بھی ساتھ بہہ رہے ہیں اور شکر کے دھارے بھی ساتھ ہی بہہ رہے ہیں ایسے حیرت انگیز ہیں کہ آج دنیا میں کوئی قوم اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی جو جماعت احمدیہ کا مقام اس دنیا میں ہے وہ کسی اور جماعت کا نہیں۔''

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 2-3)

۞ ۔''میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ......اب انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں۔''

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 17-18)

۞ ۔''سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتا کیونکہ خلافت کا تعلق خدا کی پسند سے ہے اور خدا کی پسند اس شخص پر انگلی رکھتی ہے جسے وہ صاحبِ تقویٰ سمجھتا ہے۔'' (ہفت روزہ بدر قادیان 6 مئی 1993ء صفحہ 4)

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

۞ ۔''قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل

اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 23 ؍مئی 2003ء صفحہ 1)

ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے

۞ ۔''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23؍مئی 2003ء صفحہ 1)

نسل در نسل اپنی اولادوں کو اس نعمت عظمیٰ سے وابستہ کریں

۞ ۔''اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو تمام قسم کی ترقیات کے لئے ایک بابرکت راہ ہے۔اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔وحدت اور یکجہتی کے قیام کے لئے اور کامیابیوں کے حصول کے لئے خلافت کے دامن سے ہمیشہ وابستہ رہیں اور نسل در نسل اپنی اولادوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ہمیشہ اس کی سربلندی اور مضبوطی کے لئے کوشاں رہیں اور اس راہ میں درپیش ہر قربانی کے لئے مستعد رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔'' (مشعل راہ جلد پنجم اے،صفحہ 32-33)

اپنی اولاد کے دل میں خلافت کی محبت پیدا کریں

۞ ۔''اسلام،احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے۔'' (الناصر جرمنی جون تا ستمبر 2003ء صفحہ 1)

یہی دین ہے۔یہی توحید ہے۔یہی مرکزیت ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2010ء میں لجنہ اماء اللہ پاکستان کی مجلس شوریٰ کے نام اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:۔

۞ ۔آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لئے،اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔یہی دین ہے۔یہی توحید ہے۔یہی مرکزیت ہے اور اس کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب،احترام،اطاعت اور وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط تر کرتی چلی جائیں۔'' (الفضل انٹرنیشنل 28؍جنوری 2010ء صفحہ 2)

حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کی روشنی میں معاشرتی برائیوں کے ترک کرنے ،اپنی اولادوں کی عملی اصلاح اور اخلاق فاضلہ اپنانے کی تلقین

آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کرام میں سچائی کی روح اور اخلاق فاضلہ پیدا فرمائے

حضرت مسیح موعود سے جو ہمیں دولت ملی ہے وہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں اور اپنی اولادوں کو ان کا وارث بنانا ہمارا فرض ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 29/نومبر 2013ء

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ جو شخص رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے اور دنیا اور اس کو **مافیھا** کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پا کر وہ ہلاک ہو جائے گا۔ فرمایا کہ پس **وما خلقت الجن والانس**...... ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھنا ہی اصل عبادت ہے اور عبادت وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے احکام سامنے ہوں۔ دنیا بھی کمانی ہے تو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے ساتھ۔ یہ نہ ہو کہ اس کے لئے غلط ہتھکنڈے استعمال کئے جائیں اور خدا تعالیٰ کو بالکل بھلا دیا جائے۔ بہت سی برائیاں ہیں جو عبادت کی روح کو ختم کر دیتی ہیں۔ حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک خطبہ کی روشنی میں آپ کے ارشادات اور بیان فرمودہ واقعات پیش کر کے اس مضمون کو کھول کر مزید وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔

حضرت مصلح موعودؓ قرآنی آیت **وما خلقت الجن والانس**...... کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ اعلیٰ مقصد ہے جس کے لئے انسان کی پیدائش ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء نیکی کی ایسی رو چلاتے ہیں کہ جسے دیکھ کر دشمن کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے۔ فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے 1936ء میں کچھ خطبات انسان کی عملی اصلاح کے لئے دیئے تھے اور اس میں توجہ دلائی تھی کہ وہ عظیم الشان مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ہوئی اسے پورا کرنے کے لئے ہمیں بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے اور ہوتی رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ عملی اصلاح میں سچائی ایسی چیز ہے جس کو دشمن بھی محسوس کرتا ہے اور سچائی بہت زیادہ اثر ڈالتی ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے قبل آپ کی سچائی کے واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مرسلین دنیا میں آ کر راستی اور سچائی کو قائم کرتے ہیں اور ایسا نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسول کریم ﷺ نے جو دولت لوگوں میں تقسیم کی وہ سچائی روح اور اخلاق فاضلہ تھے۔ حضور انور نے صحابہ کرام کے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اپنی جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے اور آپ کے ساتھ عشق و محبت کے واقعات بیان فرمائے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اب اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا کہ تا آپ اخلاق فاضلہ، رسول اللہ ﷺ کی محبت اور عشق دلوں میں قائم کریں ہمیں اس امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم نے ان چیزوں کی حفاظت کرنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ایک جماعت ایسی موجود تھی مگر سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ نسلوں میں بھی یہی جذبہ موجود ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو مگر بدی اور عداوت میں تعاون نہ کرو۔ فرمایا کہ ایسی جماعت جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی دعویدار ہے اس میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اپنی اولاد کو دین سے محروم رکھتے ہیں۔ فرمایا تقویٰ اور طہارت ایسی نعمت ہے کہ اس کے حصول کے لئے انسان کو کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہے۔ حضرت مسیح موعودؑ سے جو ہمیں دولت ملی ہے وہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں اور اپنی اولادوں کو ان کا وارث بنانا ہمارا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں کوئی دنیا کے سامان تعیش مہیا نہیں کئے، صرف ایک سچائی ہے جو ہمیں دی ہے، اگر وہ بھی جاتی رہے تو کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دین دیا، اخلاق فاضلہ دیئے اور نمونہ سے بتا دیا کہ ان پر عمل ہو سکتا ہے۔ حضور انور نے آپ کی سچائی کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی اولاد کو نیک اخلاق نہیں سکھاتا وہ نہ صرف یہ کہ اپنی اولاد سے دشمنی کرتا ہے بلکہ سلسلے سے بھی دشمنی کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور خدا سے دشمنی کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کے اندر کمزوریاں خواہ پہاڑ کے برابر ہوں، وہ اگر چھوڑنے کا ارادہ کر لے تو کچھ مشکل نہیں۔ فرمایا کہ اپنی تمام نیکیاں اپنی اولاد کو دو اور یہ امانت اتنے عرصے تک محفوظ چلی جائے کہ ہزاروں سالوں تک ہمیں اس کا ثواب ملتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امانت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نسلاً بعد نسلٍ یہ حق ادا ہوتا چلا جائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ـ3/دسمبر 2013ء صفحہ اوّل)

اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں تو ایمان بھی نہیں ہے عملی حالت میں ایسی چمک ہو کہ دوسرے قبول کرلیں

احمدیت کی خوبصورتی خلافت ہے اور یہی ہماری اعتقادی اور عملی قوت بھی ہے

عملی اصلاح کرنے سے ہماری لڑائیاں جھگڑے اور سب معاشرتی برائیاں ختم اور محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضاء قائم ہوگی

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 6 ردسمبر 2013ء

حضورانور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے تمام قسم کی نیکیوں کو اپنا کر اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور تمام قسم کی معاشرتی برائیوں سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی عملی اصلاح کر کے دنیا کے لئے نمونہ بننے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ اعتقادی طور پر اسلام احمدیت کی صداقت پر ہمارے پاس ٹھوس دلائل ہیں لیکن ہمیں اپنی عملی اصلاح کے بارے میں فکر پیدا ہوتی ہے۔ کیا ہم عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں۔
حضورانور نے معاشرتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں کو دور کرنے پر زور دیا۔ فرمایا کہ عملی کمزوریاں جب معاشرے کے زور آور حملوں کے بہاؤ میں آتی ہیں تو اعتقاد کی جڑوں کو بھی ہلانا شروع کر دیتی ہیں۔ نتیجۃً نظام جماعت اور پھر خلافت سے بھی دوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے مگر یاد رکھیں کہ احمدیت کی خوبصورتی نظام جماعت اور نظام خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہی ہے اور یہی ہماری اعتقادی اور عملی طاقت بھی ہے۔
حضورانور نے فرمایا کہ نظام جماعت اور نظام خلافت کو مضبوط بنانے کے لئے ہمیں اپنی عملی حالتوں کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہوگی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہے۔ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ، سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فروعی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی بنا دیا اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی عملی حالت کو کمزور کر کے انہیں اعتقادی طور پر بھی بالکل مفلوج کر دیا ہے۔ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ زمانے کی نئی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر تکمیل اشاعت ہدایت میں حضرت مسیح موعودؑ کے مددگار بن جاؤ نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرو۔
حضورانور نے فرمایا کہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف توجہ کرے اور خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے تو ہم دنیا کی اصلاح کر کے ان کی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں گے۔ اس فتنہ کو ختم کر رہے ہوں گے جو ہماری نسلوں کو اپنے بد اثرات کے زیر اثر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ فرمایا کہ ہم حقائق سے کبھی نظریں نہیں پھیر سکتے۔ دنیا میں ترقی کرنے والی اور انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھتی ہیں۔ اگر ہم عملی اصلاح کرنے میں سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور سب معاشرتی برائیاں ختم ہو جائیں گی اور محبت و پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوگی۔ فرمایا کہ اگر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمت دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم خدا تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ حضورانور نے ہر قسم کے جماعتی عہدیداروں کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بے کسی، غربت اور بے ہنری کا اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ پس عہدیداروں کو خاص طور پر اور ہر احمدی کو عام طور پر اپنا اپنا جائزہ لینا چاہیے۔
حضورانور نے فرمایا کہ ہمارا اعتقادی ایمان ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کرنے کے لئے کافی نہیں، حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کا اثر بھی ہمیں اپنے پر ظاہر کرنا ہوگا۔ قرآن کریم میں بیان کردہ احکامات جو ہماری عملی زندگی کے لئے ضروری ہیں ان پر عمل کرنا ہوگا۔ پس یہ عقائد جو ہم پر عملی ذمہ داری ڈالتے ہیں انہیں پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی حالتوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے ادا کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آسکتے جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔ پھر فرمایا کہ اپنے ایمانوں کا وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ ایک ایماندار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو ان کنتم خیر امۃ کہا گیا اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی آواز ان کو آ گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو قبول کر لیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاق اپنانے والا بنائے اور ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے اور ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ آمین (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 10 ردسمبر 2013ء صفحہ اوّل)

خطباتِ امام۔تزکیۂ نفس کا ذریعہ

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب۔مبلغ انچارج جرمنی

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے بیعت لینے سے قبل جو اشتہار دیا اُس میں جماعت کے قیام کی غرض یوں بیان فرمائی:

’’خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دِکھانے کے لیے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور اَمن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔اور اُنہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا‘‘۔(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل،ص198)

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے خلافتِ احمدیہ کی برکت سے اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم پر مُشتمل تازہ بتازہ آسمانی مائدہ کا انتظام کر رکھا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی وفات کے بعد بھی افراد جماعت میں ایک پاک اور روحانی تبدیلی پیدا کرنے اور اُن کے تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے اور وہ ہے خلافت علی منہاج النبوت کا قیام۔نبوت کے بعد نظام خلافت کے قیام کی غرض ہی یہ ہے کہ برکات رسالت جاری رہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

’’چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 6صفحہ353)

خلیفۂ وقت اپنے خطبات اور خطابات میں بیک وقت دنیا بھر کے احمدیوں کو مخاطب ہوتے اور نصائح فرماتے ہیں جس کی وجہ سے اُن کی ایک ہی نہج پر تربیت ہورہی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تمام برّ اعظموں میں بسنے والے مختلف رنگ ونسل کے احمدی ایم ٹی اے کی برکت سے ایک مضبوط،فعال اور منظّم قوم بن چکے ہیں۔اپنے تربیت کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرنے کیلئے یہ نہایت اہم اور ضروری ہے کہ ہم ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کریں اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر خطبہ براہِ راست سننے کی کوشش کریں۔

خلیفۂ وقت کے خطباتِ جمعہ اور دیگر ارشادات افرادِ جماعت کے اخلاق واعمال میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔نبی کی بعثت کی اغراض میں اسے یُزکیھم کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یعنی وہ اُن کے نفسوں کا تزکیہ کرتا ہے۔خلیفہ چونکہ نبی کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔اس لئے وہ بھی یہ کام انجام دیتا ہے۔قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے کاموں کو یوں بیان فرمایا ہے:

’’یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ‘‘

(سورۃ الجمعہ، آیت3)

ترجمہ۔وہ اُن پر اُس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی از سرِ نو تعمیر کے وقت ایک نبی کے مبعوث ہونے کے لئے یہ دعا کی تھی:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡھِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡھِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ٭ (البقرۃ 130)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’وہ رسول جو مبعوث ہو اس کا کیا کام ہو یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِکَ......اس کا پہلا کام یہ ہو کہ وہ تیری آیات اُن پر پڑھے۔دوسرا کام یُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وہ کتاب یعنی شریعت سکھائے اور تیسرا کام یہ ہو کہ حکمت سکھائے۔ چوتھا کام وَیُزَکِّیۡھِمۡ ان کو پاک کرے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد میں سے مبعوث ہونے والے ایک رسول کیلئے دعا کی اور اس دعا ہی میں ان اغراض کو بیان کیا جو انبیاء کی بعثت کا مقصد ہوتی ہیں۔اور یہ چار کام ہیں میں نے غور کرکے دیکھا ہے کہ کوئی کام اصلاح عالم کا نہیں جو اس سے باہر رہ جاتا ہو۔‘‘(منصبِ خلافت ص3-4)

’’الغرض نبی کا کام بیان فرمایا تبلیغ کرنا،کافروں کو مومن کرنا۔مومنوں کو شریعت پر قائم کرنا پھر باریک در باریک راہوں کا بتانا۔ پھر تزکیۂ نفس کرنا۔‘‘

(منصبِ خلافت ص-12)

تزکیۂ نفس سے کیا مراد ہے؟

قرآنِ کریم کی مختلف تفاسیر میں وَیُزَکِّیۡھِمۡ کے جو معانی بیان کئے گئے ہیں ان کی رُو سے افرادِ اُمت کو اُن کی ظاہری اور باطنی ہر طرح کی گندگی اور نجاست سے

پاک کرنا، جس میں بدن اور لباس وغیرہ کی ظاہری پاکیزگی بھی داخل ہے اور عقائد و اعمال اور اخلاق و عادات کی پاکیزگی بھی شامل ہے۔ پھر یہ ذکر بھی ملتا ہے کہ ان کی زندگیاں سنوارے۔ اور زندگی سنوارنے میں خیالات، اخلاق، عادات، معاشرت، تمدن، سیاست غرض ہر چیز کو سنوارنا شامل ہے۔ ایک تفسیر میں یہ بھی ہے کہ ان کو پاک کرے۔ دماغ کو ہی پاک نہ کرے بلکہ حکمت سکھا کر اُن کے قلوب بھی محبتِ الٰہی سے بھر دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ میں جذب کر دیں۔ الٰہی صفات اُن میں پیدا ہو جائیں۔ اور وہ چلتے ہوئے انسان نظر نہ آئیں بلکہ خدا نمائی کا ایک آئینہ دکھائی دیں۔ ایک تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے تصرّفِ روحانی سے دلوں کے آئینوں کو جلا بخشے اور روشن کرے تا کہ حقائق و معارف ان میں جلوہ نما ہو سکیں۔ حضرت مصلح موعودؓ وَيُزَكِّيهِم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''غرض ایک تو یہ معنے ہوئے کہ گناہوں سے بچانے کی کوشش کرے......اور دوسرے معنوں کے لحاظ سے یہ کام ہوا کہ صرف گناہوں سے نہ بچائے بلکہ ان میں نیکی پیدا کرے۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہو ایک تو وہ تدابیر اختیار کرے جن سے جماعت کے گناہ دور کر دے دوسرے ان کو خوبصورت بنا کر دکھا دے، اعلیٰ مدارج کی طرف لے جاوے اور ان کے کاموں میں اخلاص اور اطاعت پیدا کرے۔'' (منصبِ خلافت صفحہ 16)

تزکیۂ نفس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''وہ روحانی کمالات جو اسلام سکھاتا ہے اُن کے لیئے ضروری ہے کہ اعمال میں پاکیزگی اور صدق اور وفا داری ہو بغیر اس کے وہ باتیں حاصل ہی نہیں ہو سکتیں ہیں۔'' (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 397)

اسی طرح آپ نے فرمایا: ''تزکیۂ نفس میں ہی تمام برکات اور فیوض اور کامیابیوں کا راز پنہاں ہے۔ فلاح صرف امورِ دینی ہی میں نہیں بلکہ دُنیا و دین میں کامیابی ہو گی۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو۔''
(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ398)

تزکیۂ نفس کا یہ کام نبی کی وفات کے بعد وہی شخص کر سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی کا خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور جب خلیفہ لوگوں پر خدا کی آیات پڑھتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ تو اِس کا منطقی اور حتمی نتیجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ اس سے لوگوں کا تزکیۂ نفس ہوتا ہے۔ مومنوں کے لئے تزکیۂ نفس کا حصول بہت ضروری ہے اس لئے اسے میں مختلف پیرایوں میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا اپنا نفس ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف ساری زندگی ایک مسلسل جہاد کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ نفس کے خلاف جہاد کو رسول اللہ ﷺ نے سب سے بڑا جہاد یعنی جہادِ اکبر قرار دیا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ جنگِ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو فرمایا۔

'' رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِالْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِالْاَكْبَرِ
(کنزالعمال جلد 4 باب الجہاد الاکبر والاصغر)

کہ ہم دشمنوں کے مقابلہ سے واپس آرہے ہیں۔ وہاں ہم جہادِ اصغر میں مصروف تھے لیکن اب ہم جہادِ اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔ یعنی نفس کے خلاف جہاد کی طرف جو کہ دراصل جہادِ اکبر ہے۔ ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

''اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُالنَّفْسِ یعنی نفس کے خلاف جہاد بہترین جہاد ہے۔'' (مکاشفۃ القلوب لامام الغزالیؒ باب 5 غَلَبَةُ نَفْسٍ وَعَدَاةُ الشيطان)

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی جس جہاد کا اعلان فرمایا وہ نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد ہی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں: ''قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔'' (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 15)

پھر فرماتے ہیں: ''یاد رکھو کہ خدا کا ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ قَدْاَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو، جو چاہو سو کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں۔ پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔'' (ملفوظات جلد پنجم ص550)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ .
(الانفال : 25)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی ہر آواز پر لبیک کہو کیوں کہ اس کے بدلہ میں تمہیں نئی روحانی زندگی سے سرفراز کیا جائے گا۔ انبیاء کے بعد خلفاء بھی بنی نوع انسان کی ہمیشہ ایسے راستوں کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں جن کی انتہائی منزل دلوں کی پاکیزگی، تقویٰ اور طہارت ہے اور یہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا ایک ایسا فیضان ہے جس سے انسانوں کی حالتیں یکسر بدل جاتی ہیں۔ اِس لئے نبی کے بعد خلیفہ کی آواز پر لبیک کہنے سے بھی اُسی طرح نئی روحانی زندگی ملتی ہے۔ خلفاء خداداد ہدایت سے جماعت کی راہنمائی کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف تحریکات پیش کرتے ہیں جو مومنوں کی زندگی میں ایک نئی روح پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اور احمدی نہ صرف جان، مال

اوروقت کی قربانی کے میدان میں آگے بڑھے ہیں بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت میں نام پیدا کیا ہے۔جس کی ایک دُنیا معترف ہے۔خلفاءِ مسیح موعودؑ نے مختلف وقتوں میں جوتحریکات کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

قومی وحدت کی تحریک ، یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی تحریک ،تحریک جدید، وقف جدید، نصرت جہاں آگے بڑھوسکیم،تعلیم القرآن ووقف عارضی کی سکیم، وقف نو کی تحریک، ہومیئیٹی فرسٹ کا قیام،نئی وصایا کی تحریک۔تعمیر مساجد کی تحریک۔خلفاءِ مسیح موعودؑ کی تحریکات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا ایک ارشاد پیش کرتا ہوں۔

’’اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے ،کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں ۔پھر فرمایا! جس تحریک میں آپ اس لئے حصہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ کی تحریک ہے تو اس میں عظیم الشان برکتیں پڑیں گی جو آپ کے تصور سے بھی بالا ہوں گی۔،،(ماہنامہ خالد ربوہ، جون 1986ء صفحہ 21)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (اٰلِ عمران :104)اوراللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اورتفرقہ نہ کرو۔اللہ کی اِس رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے مختلف ذرائع اور طریقے ہو سکتے ہیں،جن میں سے ایک خلیفۂ وقت کے ساتھ زندہ اور مستقل تعلق کو قائم کرنا اور قائم رکھنا ہے۔آج کے اس دور میں اس کا ایک اہم پہلو خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سننا اوران پرعمل کرنا ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:’’واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی ہے، آپ کی تعلیم پرعمل کرنا ہے۔اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت ﷺ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو ورنہ جونہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کررہا ہوگا۔‘‘ پھراسی تسلسل میں مزید فرمایا:

’’آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اورفہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔قرآن کریم کے تمام حکموں پرعمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فردِ جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔‘‘(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 516 تا 518)

قرآن مجید میں جماعت مومنین کا شعار سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔وہ ہمیشہ نیکی کی باتوں کو توجہ سے سنتے،سمجھتے اور یادرکھتے ہیں اور پھران باتوں پر دل وجان سے عمل بھی کرتے ہیں۔اطاعت کا پہلا زینہ سننا ہے،اسی لئے اس صفت کو پہلے رکھا گیا ہے۔جو سنے گا نہیں وہ عمل کیسے کرے گا؟

احادیث نبویہ میں بھی نظام سے وابستگی اورنظام کے سربراہِ اعلیٰ کے ارشادات کی مکمل اطاعت کا ذکر بہت کثرت سے ملتا ہے۔ایک حدیث میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

(ترمذی ابواب العلم عَنْ رسول اللّٰہ ﷺ باب ماجاءَ فِي الْاَ خْذِ بالْسنَّةِ وَالجِتنَابِ البِدَعِ)

تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور غور سے سننے اور اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔اطاعت کے ضمن میں یہ نکتہ بھی یادرکھنے کے لائق ہے کہ قرآن مجید کی جس سورۃ میں آیت استخلاف نازل ہوئی ہے اسی سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (النور :64)

یعنی اے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تم میں سے کسی کو بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بلانا۔اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

’’تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اوراس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے......یہی حکم اپنے درجہ کے مطابق خلیفہ ءرسول اللہ پر بھی چسپاں ہوتا ہے اوراس کی آواز پر جمع ہو جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔،،(تفسیر کبیر جلد ششم ص408۔409)

پس ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلیفہءوقت کے ارشادات کو توجہ سے سنے اوراس کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر کان دھرے کیوں کہ وہ ان باتوں کی طرف جماعت مومنین کو بلاتا ہے جو وقت کی عین ضرورت اور ہر سننے والے کے لئے انتہائی مفید اور بابرکت ہوتی ہیں پس حضورانور کے پُرمعارف خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے اور پوری توجہ سے سننا ، بچوں کو سنانا اورسمجھانا ہر احمدی کی ایک بنیادی ذمہ داری ہے۔جو شخص حضورانور کے خطبات اورخطابات کو باقاعدہ اہتمام سے نہیں سنے گا وہ حضورانور کے ارشادات کی تعمیل کی سعادت اورتزکیۂ نفس کے حصول سے بھی محروم رہ جائے گا۔

قرآن کریم کی سورۂ نور کی آیت استخلاف میں خلافت کے مضمون سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور خلافت کے ذکر کے معاً بعد اطاعت رسول کا۔ یہ کوئی اتفاقی بات نہیں بلکہ اس میں یہ عظیم نکتہ مخفی ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے۔ اور رسول کی اطاعت کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ اس کے خلیفہ کی اطاعت بھی اسی وفا اور جانفشانی سے کی جائے جس طرح رسول کی اطاعت کا حق ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے کون واقف نہیں، آپ نے علم و معرفت کی انتہائی منازل طے کیں۔ آپ صدق و وفا کے پیکر تھے۔ آپ کی مالی قربانیوں کی ایک داستان ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ سلسلہ کی کئی کتب کے تراجم کئے۔ اسلام کی فضیلت و برتری ثابت کرنے کے لئے کئی کتب تصنیف کیں اور بین الاقوامی سطح پر لیکچرز دیئے۔ ایک عالم آپ کی خدمات کا معترف ہے۔ آپ نے دنیاوی ترقیات کی منازل طے کیں، فقیدالمثال کامیابیاں حاصل کیں اور بام عروج تک پہنچے۔ کسی نے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا کہ ان ترقیات اور کامیابیوں کا راز کیا ہے۔ آپؓ نے بے ساختہ فرمایا:

"Because Through All my life I was Obedient to Khilafat"

(از الفضل 14 ؍جون 2010ء ص4)

یعنی میری کامیابیوں کی وجہ یہ ہے کہ میں تمام زندگی خلافت کا مکمل مطیع اور فرمانبردار رہا ہوں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات و ارشادات سننے کی اہمیت کے بارہ میں خود خلفاء کرام بھی وقتاً فوقتاً توجہ دلاتے رہتے ہیں کیونکہ یہ افرادِ جماعت کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا خطبۂ جمعہ احباب جماعت کو سنانے کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب خطبہ جمعہ روزنامہ الفضل کے ذریعے ہی جماعتوں میں پہنچتا تھا۔

فرمایا: ''جماعت کے عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ جمعہ یا اتوار کے دن یا ہفتہ میں کسی اور موقعہ پر میرا ہر خطبہ لوگوں کو سنایا کریں۔ بلکہ جماعتوں کا اصل کام یہی ہونا چاہیئے۔ پھر فرمایا! جس شخص کے سپرد خدا تعالیٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے وہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہوسکتا۔''

(الفضل 2دسمبر1942ء۔ بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ صفحہ 6۔ 3ستمبر 2001ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو کہ آپ نے سورینام میں ارشاد فرمایا تھا، اولاد کی تربیت کی اہمیت اور اس کے طریق کے بارہ میں فرمایا:

''احمدی ماں باپ کو اپنی بچیوں کی فکر کرنی چاہیئے، اپنی نوجوان نسلوں کی فکر کرنی چاہیئے اور ایسے آزاد معاشرے میں جب تک شروع سے اُن کی صحیح تربیت نہیں کریں گے اُس وقت تک اُن کے اخلاق کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ کچھ دیر تک یہ آپ کے بچے رہیں گے پھر یہ معاشرے کے بچے بن جائیں گے پھر یہ اس قوم کے بچے ہو جائینگے۔ آپ کا سرمایہ دوسرے کے ہاتھوں میں چلا جائے گا۔ جب کہ یہ وہ دولت ہے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے۔ سب سے بڑی دولت اولاد کی دولت ہے۔ اگر ساری عمر کی کمائی آپ ایک دن میں گنوا بیٹھیں تو کتنا دکھ محسوس کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں اولاد کی دولت سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی دولت نہیں ہے۔ اگر اولاد ہاتھ سے نکل جائے تو گویا ساری عمر کی کمائی ہاتھ سے گئی۔ پس اس کا فکر کریں اور اس ضمن میں مَیں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر آپ باقاعدگی کے ساتھ خطبات کو خود بھی سنیں اور اپنے بچوں کو بھی سمجھائیں تو چونکہ ان میں قرآن کریم کا ذکر چلتا ہے، آنحضرت ﷺ کے اخلاق حسنہ کا ذکر چلتا ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے نصیحتیں پیش کی جاتی ہیں اس لیئے تربیت کا ایک بہت ہی اچھا ذریعہ ہیں اور آپ کی نئی نسل کو قرآن اور دین اور محمد رسول ﷺ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان خطبات کے وسیلے سے انشاءاللہ ایک گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو جائے گا اور جب خدا سے تعلق پیدا ہو جائے تو پھر دنیا والے اُس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کیسا ہی گندا معاشرہ ہو لیکن جس کا اللہ سے تعلق ہو جائے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھائیں۔'' (خطبات طاہر جلد10 صفحہ 471-472)

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ اقتباس بھی ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''جو احمدی اس جستجو میں ہوتے ہیں کہ ہم نے خلیفہ وقت کی آواز کو سننا ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے، اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے وہ نہ صرف شوق سے خطبات سنتے ہیں بلکہ اپنے آپ کو ہی ان کا مخاطب سمجھتے ہیں''......اسی خطبہ میں آگے چل کر فرمایا: ''اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 14 تا20 ؍مئی 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۂ وقت کے خطبات کو امّتِ واحدہ کی تشکیل کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیوں کہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہِ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور

امتِ واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لیے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سُر ینام کے احمدی ہوں۔ ماریشس کے ہوں یا چین، جاپان کے ہوں۔ روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہِ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے خواہ ظاہری طور پر ان کی قوموں کا فرق ہی کیوں نہ ہو۔ ان کے رنگ چہروں کے لحاظ سے، جلدوں کے لحاظ سے الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے کیونکہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں تربیت پا رہے ہوں گے قرآن کریم کے نور سے حصہ لے رہے ہوں گے۔" (خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 471)

ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وقت کے امام کو پہچاننے کی توفیق دی، اور اس کا سراسر فضل و احسان ہے کہ ہمیں خلافت کے نظام میں شامل کیا، ایک خلیفہ عطا کیا جو ہمارے لئے ہمارا درد رکھتا ہے، ہمارے لئے اپنے دل میں پیار رکھتا ہے، اِس خوش قسمتی پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے، اس شکر کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز و ہدایات کو سنیں اور اِس پر عمل کریں کیوں کہ اُس کی آواز وقت کی آواز ہوتی ہے، زمانے کی ضرورت کے مطابق یہ الٰہی بندے بولتے ہیں۔ خدائی تقدیروں کے اشاروں کو دیکھتے ہوئے وہ رہنمائی کرتے ہیں۔ الٰہی تائیدات و نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ خدائی صفات ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہیں۔ خلافت سے زندہ تعلق کے ثمرات میں سے ایک ثمر یہ بھی ہے کہ خلافت کی راہنمائی اور اس کی اطاعت کی برکت سے احمدیوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے، بدعتوں اور بدرسموں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا مظاہرہ ہم ہر جمعہ کے روز اس صورت میں بھی دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہٗ اللہ تعالیٰ کے خطبہ سے دنیا بھر کے احمدی اپنی سمتیں درست کرتے ہیں اور خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ جن روحانی اور اخلاقی کمزوریوں کی نشاندہی فرماتے ہیں ہر احمدی فوراً اُن سے نجات پانے کے لئے اپنے ذہن میں ایک لائحہ عمل تشکیل دینے لگ پڑتا ہے۔

اس کی ایک تازہ مثال سنیے! کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ تو اس دن لندن میں ایک احمدی گھرانے میں مہندی کی دعوت تھی۔ جب انہوں نے حضور کا خطبہ سنا تو انہوں نے دعوت کینسل (cancel) کردی اور لڑکی کی چند سہیلیوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا اور باقی جو کھانا پکا ہوا تھا وہ بیت الفتوح میں ایک فنکشن (function) تھا اس میں بھیج دیا۔ تو یہ ہیں وہ احمدی جو توجہ دلانے پر فوری ردِّ عمل دکھاتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 5 تا 11 فروری 2010ء)

یہ خدا تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے افراد پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ ہم اس الٰہی نظام سے وابستہ ہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں فرمایا تھا اور جس کے قیام کی خوشخبری نبی پاک ﷺ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق عطا فرمائی تھی۔ پس آج فرمانِ خداوندی "كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ"، پر عمل کرنے اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظامِ خلافت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے آپ کو ایک خادمانہ حالت میں پیش کردیں۔ خلیفہء وقت کا مبارک وجود ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا ایک عظیم الشان ذریعہ ہے کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ آسمانی نظام کا نمائندہ ہے۔ قرآنی علوم و عرفان کا ایک چشمہء فیض ہے جو جاری و ساری ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خلیفہء وقت کی پاکیزہ صحبت سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوں "تزکیہ نفس کے واسطے صحبتِ صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔" (ملفوظات جلد 1 صفحہ 306۔ ایڈیشن 2003ء)

آج دنیا کے دو سو سے زائد ممالک میں بسنے والے کروڑوں احمدیوں کے لئے یہ تو ممکن نہیں کہ وہ سب جسمانی رنگ میں حاضر ہو کر حضورِ انور کی صحبت سے استفادہ کریں لیکن ایم ٹی اے کی شکل میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر خدا تعالیٰ کی رحیمیت ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہے۔ اور زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدی گھر بیٹھے ٹیلی وژن پر کم از کم خطبۂ جمعہ سننے کا اہتمام کرلیں تو وہ صحبتِ صالحین سے فیض یاب ہو رہے ہوں گے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ مراد پوری کر رہے ہوں گے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1939 میں خلافت کی سلور جوبلی کی تقریب کے موقعہ پر "خلافتِ راشدہ"، کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپؓ نے خطبات جمعہ کی اہمیت کے بارہ میں فرمایا۔

"غرض جمعہ جو نماز کا بہترین حصہ ہے اسی صورت میں احسن طریق پر ادا ہو سکتا ہے جب مسلمانوں میں خلافت کا نظام موجود ہو۔ چنانچہ دیکھ لو ہمارے اندر چونکہ ایک نظام ہے اس لئے میرے خطبات ہمیشہ اہم وقتی ضروریات کے متعلق ہوتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بعض غیر احمدی بھی ان سے اِتنے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہمیں تو آپ کے خطبات الہامی معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں کا ایک مشہور لیڈر باقاعدہ میرے خطبات پڑھا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ اِن خطبات سے مسلمانوں کی صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ سیاسی راہنمائی بھی ہوتی ہے۔" (خلافت راشدہ، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 524)

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں بطورِ خاص حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جمعہ کی اتنی اہمیت ہے کہ اس بارہ میں ایک علیحدہ سورۃ نازل فرمائی۔ جمعہ کا دن ایک طرح سے مسلمانوں کی عید کا دن ہے۔اس روز نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے پیارے امام کے تازہ خطبہ سے بھی استفادہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔اگر ہم اِن خطبات کو باقاعدگی اور غور سے براہِ راست سنیں اور خلیفۂ وقت کی ہدایات پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کریں تو یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وہ تزکیۂ نفس ہو جائے گا کہ جس کی بدولت ہماری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات تمام احمدیوں کے لئے ہوتے ہیں۔خطبہ خواہ کہیں دیا جارہا ہو۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ جہاں خطبہ دیا جارہاہے صرف وہاں کے احمدیوں کے لئے ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس غلط فہمی کا تدارک اپنے ایک خطبہ جمعہ میں یوں فرمایا:''میں جب خطبے یا تقریر میں کوئی بات کرتا ہوں تو بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ یہ ہدایت صرف اُس جگہ کے لئیے جہاں خطاب ہو رہا ہے۔ایک احمدی کا یہ رویّہ نہیں ہونا چاہئیے بلکہ کسی بھی احمدی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ مَیں جس ملک میں خطبے یا تقریر میں کوئی بات کروں جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے حوالے سے ہے تو وہ صرف اُسی ملک کیلئے ہے۔بلکہ جہاں جہاں بھی احمدی موجود ہیں وہ سب اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔جب ہم یہ سمجھیں گے تو تبھی ہم میں یک رنگی پیدا ہوگی اور تبھی ہم ایک رب العالمین کے ماننے والے کہلا سکیں گے۔''

(خطباتِ مسرور جلد چہارم صفحہ597۔ مطبوعہ فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

اِس وقت احمدیت کا قافلہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی بابرکت قیادت میں بڑی تیزی کیساتھ رواں دواں ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول بارش کی طرح ہو رہا ہے اور اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنیکی کوشش شروع کردے تو فتح کے خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن قریب تر ہو سکتے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم حضورِانور کی تمام ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں اور ہمارا ہر عمل خلیفہ وقت کی منشاء اور خدا تعالیٰ کی رضاء کے لیئے ہو۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ خواہش پوری ہو جائے۔'' چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔''

(روحانی خزائن جلد19 صفحہ12)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امامِ وقت کے خطبات سننے،سمجھنے اور ان کے تمام ارشادات پر ''لبیک یا امامنا لبیک یا سیدی'' کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین اللّٰھم آمین۔

حمد باری تعالیٰ

آسماں کا زمیں کا نور ہے تُو
اپنی قدرت کا اوجِ طور ہے تُو

تیرے جلوے عیاں ہر اک شے میں
بہرِ قلب و نظر سُرور ہے تُو

ہر مکاں اور لا مکاں میں ہے
مظہر و ظاہر و ظہور ہے تُو

وحدہ لا شریک ذات تری
نقشِ ہر غیر سے نفور ہے تُو

تیری جلوہ گری ہے رفعتوں پر
تحتِ پاتال بھی ضرور ہے تُو

تو رگِ جاں سے بھی قریب تر ہے
کون کہتا ہے اُس سے دُور ہے تُو

خالقِ کُل جہاں ہے تیری ذات
مالکِ ساعتِ نشور ہے تُو

وہ جو تیرے ہی ہوگئے ان کا
ناز پرور ہے تُو غرور ہے تُو

عاصیوں کی ردائے بخشش تُو
سب گنہ گار ، اک غفور ہے تُو

جس کو حاصل ہوا ترا عرفاں
اُس کے باطن کا گویا طور ہے تُو

اک نظر راشدِ شکستہ پر
ناظر و حاضر و حضور ہے تُو

(عطاء المجیب راشد ۔ لندن)

پس کیا تو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ

انبیاء کا کام خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے

مکرم محمد ادریس صاحب۔ مجلس نوئے ہوف

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ (سورۃ النحل آیت:126)

’’اور اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا کام خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانا اور شرک کو دُنیا سے مٹانا ہوتا ہے۔ تمام نبی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دُنیا کی اصلاح کے لئے آئے اُن کا پہلا پیغام یہی تھا کہ خدائے واحد کی عبادت کی جائے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جو تمام انبیاء سے افضل اور تمام دُنیا کی اصلاح کے لئے تشریف لائے اُن کا پیغام بھی یہی تھا کہ خُدا ایک ہے اور میں اُس کا رسول ہوں۔ آپؐ نے توحید کے قیام کے لئے دن رات کوشش کی اور خدا کے پیغام کو بڑے ہی احسن اور پیارے انداز میں لوگوں تک پہنچایا اور تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ کے اس حکم کو بڑی دانائی، حکمت اور ذمہ داری کے ساتھ پورا کیا۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَہٗ ؕ (سورۃ المائدہ:68)

’’اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اُتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔‘‘

اور تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ نے کس درد دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے ہر حکم کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ خدا کی طرف سے تبلیغ کا حکم ملتے ہی پہلے اعلانیہ اور پھر کھلم کھلا تبلیغ کا کام شروع کر دیتے ہیں۔ اعلانیہ تبلیغ اور قریبی رشتہ داروں کو خدا کا پیغام پہنچانے کا حکم ملتے ہی کوہ صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر ہر قبیلے کو آواز دے کر خدا کا حکم سناتے ہیں۔ اگر انہوں نے بات نہیں سنی تو دعوت کا اہتمام کر کے اُن تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ مکّہ کی گلیوں میں چلچلاتی دھوپ میں پھر پھر کر مکّہ والوں کو خدائے واحد کی پرستش کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ حج کے موقع پر آنے والوں تک بھی پہنچتے ہیں۔ اور انہیں بھی خدائے واحد کی طرف بلاتے ہیں۔ خدا کے پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے دکھ جھیلے، کتنی تکلیفیں سہیں، کتنی ماریں کھائیں یہاں تک کہ جسم مبارک کو بھی بدبختوں نے لہولہان کیا۔ مگر خدا کے پیغام کو پہنچانے میں ذرا بھی سستی نہیں کی بلکہ اس غم میں کڑھتے رہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ آپ ﷺ کے اس دُکھ اور درد کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب کو فرماتا ہے کہ:

فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ اِنۡ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ اَسَفًا (سورۃ الکھف آیت:7)

’’پس کیا تو شدتِ غم کے باعث اُن کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔‘‘

اب دیکھیں کہ آپ کے اس دکھ اور غم کو، کہ لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان کیوں نہیں لاتے اللہ تعالیٰ بھی گواہی دیتا ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اس حد تک پہنچا دیا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے میرے رسول تو اس دکھ میں اپنی جان دے دے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔

آپ ﷺ کا اندازِ تبلیغ بہت ہی پیارا اور پُر حکمت تھا۔ تبلیغ کا کوئی موقع آپ ﷺ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ لوگوں کی نفسیات کو دیکھ اور پرکھ کر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب قرابت داروں کو تبلیغ کا حکم ملتا ہے تو سب کو اکٹھا کر کے پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ مگر جب دیکھتے ہیں کہ آپ کا سگا چچا ابولہب مخالفت کی آگ بھڑکانے میں پیش پیش ہے تو اُس کی متکبرانہ طبیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اُسے علیحدگی

میں سمجھانے کی کوشش بھی کرتے ہیں تا یہ ایمان لا کر خدا کے عذاب سے بچ جائے۔مگر چونکہ اُس کے اندر تکبر تھا اس لئے وہ آپ پر ایمان نہیں لاتا اور آخر خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا شکار ہوتا ہے۔قرابت داروں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے کوہ صفا پر چڑھ کر مختلف قبیلوں کو بلا کر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے اور ابولہب کے گستاخانہ رویے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت میں تبلیغ عام طور پر نہ کرتے تھے۔یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (الشعراء : 215) اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈراؤ۔تب آپ کوہ صفا پر چڑھ گئے اور پُکارا۔اے آلِ غالب۔تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔اور ابولہب نے کہا۔لے آلِ غالب آ گئے۔اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔تب آپؐ نے پکارا، یا آلِ لُوی۔اس وقت لُویؔ جمع ہوا۔پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے۔تب آپؐ نے آلِ مُرّہ کو پکارا۔اسی طرح پھر آلِ کلاب اور آلِ قُصیؔ کو پکارا۔ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔جب سب جمع ہو گئے تب آپؐ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیۡ اَنۡ اُنۡذِرَ عَشِیۡرَتِیَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ وَاَنۡتُمُ الۡاَقۡرَبُوۡنَ اِعۡلَمُوۡا اَنِّیۡ لَا اَمۡلِکُ لَکُمۡ مِنَ الدُّنۡیَا حَظًّا وَّ لَا مِنَ الۡاٰخِرَةِ نَصِیۡبًا اِلَّا اَنۡ تَقُوۡلُوۡا لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَشۡهَدُ بِهَا لَکُمۡ عِنۡدَ رَبِّکُمۡ.

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے قبائل کو ڈراؤں۔سو تم میرے قریبی ہو۔تم یاد رکھو کہ مَیں نہ دُنیا میں تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصّہ دلا سکتا ہوں جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں۔اگر تم میرا یہ کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس معاملہ میں مَیں تمہارے حق میں شہادت دوں گا۔ابولہب نے یہ کلمات سن کر کہا۔تَبًّا لَکَ لِھٰذَا دَعَوۡتَنَا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔کیا اس واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔

(بحوالہ حقائق الفرقان جلد چہارم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درس ہائے قرآن کریم،تصانیف اور خطبات سے مرتّبہ تفسیری نکات ص:540)

تبلیغ میں استقلال

آپ ﷺ کے اندازِ تبلیغ میں یہ بات بھی شامل تھی کہ آپؐ نے خدائی پیغام کو بڑے استقلال کے ساتھ جاری رکھا۔اس کے لئے کوشش بھی کی،اس کے لئے دعائیں بھی کیں۔لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں سے گھبرائے نہیں،مایوس نہیں ہوئے۔بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنے کا ہر طریقہ استعمال کیا۔آپؐ کی زندگی کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ تھا اللہ کے نام کی سربلندی اور توحید کا قیام۔حضرت مصلح موعودؓ،آنحضور ﷺ کے غیر معمولی استقلال کے متعلق فرماتے ہیں:

''جب لوگوں نے آپؐ کی باتیں سننے سے انکار کر دیا تو آپ مایوس نہیں ہوئے۔ایسی حالت میں عام طور پر کمزور لوگ گھبرا کر یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ لوگ تو ہماری باتیں سنتے ہی نہیں ہم تبلیغ کیسے کریں۔مگر آپؐ گھبرائے نہیں بلکہ استقلال کے ساتھ آپ نے اپنے کام کو جاری رکھا،آپؐ اپنی زندگی اس غرض کے لئے وقف سمجھتے تھے اور دن رات اسی کام میں لگے رہتے تھے۔عکّاظ کے میلہ پر آپ جاتے اور خُدائے واحد کی تبلیغ کرتے۔اسی طرح جہاں کہیں آپ کو کچھ آدمی اکھٹے نظر آتے آپ اُن کے پاس پہنچ جاتے اور فرماتے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو خُدا تعالےٰ کی باتیں سناؤں۔مکہ والوں نے لوگوں میں یہ مشہور کر رکھا تھا کہ آپ پاگل ہیں۔جب آپ کہتے کہ اگر آپ چاہیں تو میں خُدا تعالےٰ کی باتیں آپ کو سناؤں تو وہ ایک دوسرے کو آنکھ مار کر کہتے کہ یہ وہی مکّہ والا پاگل ہے اور کھسک جاتے۔پھر آپ دوسرے گروہ کے پاس جاتے اور فرماتے۔اگر آپ چاہیں تو میں خُدا تعالےٰ کی باتیں آپ کو سناؤں۔وہ بھی یہ سنتے اور آنکھ مار کر ایک دوسرے سے کہتے یہ وہی مکّہ والا پاگل ہے اور کھسک جاتے۔اس طرح آپ سارا دن وہاں چکر لگاتے رہتے۔کبھی ایک گروہ کے پاس جاتے اور کبھی دوسرے گروہ کے پاس۔مگر لوگ آپ کی باتیں سننے سے انکار کر دیتے۔لیکن پھر انہی میں سے ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو آپ پر ایمان لائے اور جنہوں نے اسلام کی نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔یہ وہ غیر معمولی استقلال تھا جس نے آپ کو کامیاب کیا اور یہی وہ استقلال ہے جس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ سب سے بڑا معجزہ ہے۔حقیقت یہ ہے کہ جب تک دیوانگی اور جنون پیدا نہ ہو اُس وقت تک تبلیغ کامیاب نہیں ہوا کرتی۔'' (بحوالہ تفسیر کبیر حضرت مصلح موعودؓ جلد 10 ص336 تا337)

مکّہ کے لوگ جب آپ ﷺ کی بات نہیں سنتے تو میرا آقا خدائی پیغام کو پہنچانے طائف کی بستی پہنچ جاتا ہے کہ شاید طائف والے ہی میری بات سُن لیں مگر انہوں نے جو سلوک کیا وہ بھی تاریخ نے محفوظ کیا اور اُن کو بچانے کی جو میرے محبوب نے دُعا کی وہ بھی اہلِ علم جانتے ہیں۔لیکن میرے محبوب کا یہ تبلیغی سفر اور طائف والوں کی طرف سے کی گئی بدسلوکی رائیگاں نہیں گئی۔اسی سفر سے واپسی پر نینوہ کا ایک باشندہ آپ کی تبلیغ سے ایمان کی دولت سے مالا مال ہوتا ہے اور آخر وہ بھی وقت آتا ہے کہ جب طائف کی پوری بستی میرے آقا کی دُعاؤں کے طفیل اور حسنِ اخلاق کی بدولت دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتی ہے۔

تبلیغ کی غرض سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ طائف اور طائف والوں کی طرف سے کئے گئے ناروا سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

’’آپؐ جب طائف تشریف لے گئے اور لوگوں کو تبلیغ کی تو انہوں نے آپؐ کے پیچھے کتے لگا دیئے اور آپؐ پر پتھراؤ کیا۔ آپؐ واپس تشریف لائے۔ مگر ایسی حالت میں کہ لوگ آپ کو پتھر مارتے جاتے تھے اور آپ کے پیچھے کتے لگے ہوئے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اُس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے رسول کی مدد کرو۔ چنانچہ آپ کو ایک فرشتہ دکھائی دیا اور اُس نے کہا میں اس پہاڑی پر مقرر ہوں جو آپؐ کے سامنے ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے آپ کی مدد کے لئے بھیجا ہے۔ اگر حکم ہو تو اس پہاڑی کو اُٹھا کر طائف والوں پر پھینک دوں اور انہیں تباہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ نہیں۔ اگر یہ لوگ تباہ ہو گئے تو پھر ایمان کون لائے گا۔ سر سے پاؤں تک زخمی ہیں۔ ٹخنوں سے خون بہہ رہا ہے۔ مگر ہمدردی کا یہ عالم ہے کہ اس حالت میں بھی طائف والوں کی خیر خواہی مدنظر ہے اور یہ نہیں چاہتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ہلاک ہوں۔

مکّہ والوں نے کچھ جائداد طائف کے پاس بھی خریدی ہوئی تھی۔ چونکہ طائف کی زمین میں زراعت ہو سکتی تھی اور باغ وغیرہ لگائے ہوئے تھے۔ طائف سے سات آٹھ میل باہر مکّہ کے ایک رئیس کا باغ تھا جو آپؐ کا شدید ترین دشمن تھا وہاں آپؐ آ کر بیٹھ گئے۔ زیدؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ وہ رئیس اس نظارہ کو دیکھ کر برداشت نہ کر سکا۔ اُس نے اپنے غلام کو بُلایا اور کہا وہ جو دو آدمی بیٹھے ہیں۔ باغ سے اچھے اچھے انگور توڑ کر انہیں کھلاؤ۔ وہ غلام نینوہ کا باشندہ تھا۔ جب آپؐ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے اُس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اُس غلام نے جواب دیا میں نینوہ کا باشندہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اچھا تم میرے بھائی یونس علیہ السلام کے ملک کے ہو، آؤ میں تمہیں خدا تعالیٰ کی باتیں سناؤں۔ آپؐ کو اپنے زخم بھول گئے۔ بھاگنا بھول گیا، تھکاوٹ بھول گئی اور تبلیغ شروع کر دی۔ وہ غلام عیسائی تھا اور اُس نے آنے والے موعود کے متعلق باتیں سنی ہوئی تھیں۔ اُس پر آپؐ کی تبلیغ کا ایسا اثر ہوا کہ وہ آپؐ کے قدموں میں جا پڑا اور اپنے بالوں سے آپ کے پاؤں کا خون پونچھنے لگا اور اُنہیں چومنے لگا۔ آپ کا دشمن رئیس بھی اُس کے پیچھے آیا۔ اس سے ہمدردی کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ اُس نے غلام سے کہا یہ تو مکّہ کا پاگل ہے اور میرا رشتہ دار ہے۔ اس کی باتوں میں نہ آنا۔ اُس غلام نے کہا۔ نہیں یہ پاگل نہیں۔ اس کی باتیں تو نبیوں والی باتیں ہیں۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد دہم ص:337 تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

یہ وہ جذبہ تبلیغ تھا۔ اور یہ وہ اندازِ تبلیغ تھا کہ اگر مکّہ والوں نے خدائی پیغام سننے سے انکار کر دیا تو آپؐ نے ہمت نہیں ہاری۔ بلکہ خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے، خدا کی توحید کا جھنڈا گاڑنے کے لئے مکّہ سے باہر طائف کی بستی میں چلے جاتے ہیں کہ شاید وہ ہی میری بات مان لیں مگر وہاں جو سلوک آپؐ کے ساتھ ہوا وہ بھی رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے۔ لہولہان جسم کے ساتھ واپس آ کر بھی نینوہ کے باشندے کو خدا کی باتیں سناتے ہیں۔ اور آپؐ کی تبلیغ سے خدا تعالیٰ اُس کے اندر ایمان کا پودہ لگا دیتا ہے۔ یہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دل موہ لئے اور وہ جوق درجوق اسلام میں داخل ہوئے۔

غارِ حرا میں کی گئی دُعائیں، اور پہلی وحی میں دیئے گئے پیغام کو جس ذمہ داری کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا اس کی کہیں نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح آپ ﷺ کی تبلیغ حق کے سلسلہ میں اپنائی گئی حکمت عملی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ آپؐ نے حکمت اور دانائی کے ساتھ خدا کے پیغام کو پہنچایا۔ پہلے تین سال نہایت راز داری سے تبلیغ کی بعد میں خدائی حکم پر کھلم کھلا تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ آخر کار آپ ﷺ کی حکمت عملی سے کی گئی تبلیغ رنگ لائی اور فتح مکّہ کے موقع پر دس ہزار صحابہؓ کا لشکر وہی تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں اور تبلیغ کا صلہ تھا اور آپ ﷺ کی زندگی میں ہی تقریباً پورا عرب اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو چکا تھا۔ یہ عجیب ماجرا کیا تھا۔ یہ میرے آقا حضرت نبی پاک ﷺ کی حکمت، دانائی، اندازِ تبلیغ اور دُعاؤں کا نتیجہ تھا جس کا ذکر آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ نے کیا ہی پیارے انداز میں کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں یک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس امّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں‘‘ (برکات الدعا ص:10 تا 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’خوشی اور مسرت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔ تبلیغ کی جو جوت میرے مولا نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا سینوں میں یہ لو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم اس شمع کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لو بلند تر ہوگی اور پھیلے گی۔ اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 1983ء)

پس نبی کریم ﷺ کے دل میں تبلیغ اسلام کی ایک ایسی لگن تھی،ایسی تڑپ تھی جس نے مقناطیسی قوت سے زیادہ کام کیا اور لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔آج ہمارا بھی فرض ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسوہ کو اپناتے ہوئے تبلیغ اسلام کی تڑپ اپنے اندر پیدا کریں اور بھولی بھٹکی روحوں کو اسلام کی سچی تعلیم سے روشناس کروا کر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے لائے ہوئے دین میں شامل کریں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کے ذمہ تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ نے لگایا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلِّغۡ مَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ(المائدہ: 68) تیرے ربّ کی طرف سے جو کلام تجھ پر اتارا گیا ہے،اسے لوگوں تک پہنچا۔پس آپ نے حسن واحسان سے،پیار سے،عفو سے،صبر سے دُعائیں کرتے ہوئے یہ پیغام پہنچایا۔غیر تو خیر آنحضرت ﷺ پر الزام لگاتے ہی ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا لیکن مسلمان علماء،یا علماء کہلانے والے بھی یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ اسلام جنگوں کے ذریعہ سے پھیلا۔حالانکہ ہجرت کے بعد جب مکّہ سے مدینہ ہجرت ہوئی ہے اور پھر جب اگلے سال جنگِ بدر ہوئی ہے تو اس کے بعد صلح حدیبیہ تک مختلف جنگیں ہوتی رہیں،جس میں زیادہ سے زیادہ جنگ احزاب میں مسلمان شریک ہوئے تھے اور ان کی تعداد تین ہزار تک تھی۔صلح حدیبیہ کے وقت پندرہ سو افراد کا قافلہ تھا جو آپ کے ساتھ مکّہ گیا تھا۔صلح حدیبیہ تک یہ تقریباً پانچ سال کا عرصہ بنتا ہے۔لیکن صلح حدیبیہ سے لے کر فتح مکّہ تک پونے دوسال میں جو لشکر آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکّہ گیا،اُس کی تعداد دس ہزار تھی۔پس یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ امن کے جو دو سال تھے،اُن میں اسلام زیادہ پھیلا ہے۔اسی طرح امن اور پیار کی تبلیغ کے بہت سے واقعات ہیں،عفو کے بہت سے واقعات ہیں جس نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کیا۔آنحضرت ﷺ کے عفو،درگزر اور شفقت کے سلوک کے واقعات گزشتہ خطبات میں بھی مَیں بیان کر چکا ہوں۔آپؐ نے یہ سب کیوں کیا؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ یہ آپؐ نے کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ بے شک یہ میرا پیارا ترین ہے اور قریب ترین ہے،مگر انبیاء سے لوگوں کے سلوک کا جو طریق چلا آ رہا ہے وہ اس سے بھی ہو گا۔آپ کو فرمایا اے نبی! تجھ سے بھی (ایسا) ہو گا۔لیکن تو نے صبر،تحمل،برداشت،عفو،مستقل مزاجی سے تبلیغ کا یہ کام کرتے چلے جانا ہے۔سوائے اس کے کہ کوئی جنگ ٹھونسے،حتی الوسع سختی سے پرہیز کرنا ہے۔ہرزہ سرائیوں پر،بیہودہ گوئیوں پر،ایذا دہی پر صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے چلے جانا ہے کہ اسلام کا محبت اور امن کا پیغام اسی طرح پھیلنا ہے۔''

(ہفت روزہ بدر قادیان 14اپریل 2011ء صفحہ4)

اللہ کرے کہ ہم میں بھی تبلیغ اسلام کی وہ تڑپ پیدا ہو جس کی لو محمد رسول اللہ ﷺ نے روشن کی اور جس سے ساری دنیا جگمگا اٹھے۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

ہم ہیں انصاراللہ ، شاہد رہ تو اللہ
عہد ہے اپنا واللہ ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

حق نے جو برسائی ، نعمت ہم نے پائی
ہم ہیں بھائی بھائی ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

چھوڑتے ہم نے دھندے ، توڑے ہم نے پھندے
ہم ہیں اس کے بندے ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

آیا احمد ہادی ، بگڑی بات بنادی
ہم اس کے امدادی ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

ہم ہیں قول کے پکے ، ہم ہیں بات کے سچے
کام ہمارے اچھے ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

جائینگے ہم گھر گھر ، دستک دیں گے در در
پھول پڑیں یا پتھر ، ہم ہیں انصاراللہ
نَحنُ اَنصَارُ اللّٰہ

(مولانا ظفر محمد ظفر،کلام ظفر صفحہ53-54)

میں یہ کس کے نام لکھوں جو الم گزر رہے ہیں
مرے شہر جل رہے ہیں مرے لوگ مر رہے ہیں
کوئی غنچہ ہو کہ گل ہو کوئی شاخ ہو شجر ہو
وہ ہوائے گلستاں ہے کہ سبھی بکھر رہے ہیں
کبھی رحمتیں تھیں نازل اسی خطۂ زمیں پر
وہی خطۂ زمیں ہے کہ عذاب اتر رہے ہیں
(عبیداللہ علیم)

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام۔علیک الصلوٰۃ ،علیک السلام

زمین

مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب

وہ دو بھائی تھے جن کا باپ انہیں داغ مفارقت دے چکا تھا۔اس چھوٹی سی عمر میں باپ کی پدرانہ شفقت سے محرومی کتنا بڑا صدمہ ہے۔یہ بات صرف وہی جان سکتا ہے جو اس جانکاہ صدمہ سے گزرا ہو یا جسے قسام ازلی نے ایک دردمند دل عطا کیا ہو۔دوسرے بچے جب باپ کی محبت کے قصے سناتے تو ان کو ہر بار از سر نو محرومی کا احساس ہوتا۔کسی کو باپ کچھ دیتا تو کوئی اپنے باپ سے لڑ جھگڑ کر لے لیتا،کوئی ماں کی ڈانٹ کھا کر باپ کے پاس جا بیٹھتا کوئی دوسرے بچوں کے مقابل باپ کی پناہ ڈھونڈتا۔مگر وہ؟ان کا باپ تو تھا ہی نہیں۔پھر وہ کس کے پاس جاتے،کس سے لڑتے اور کس کی پناہ ڈھونڈتے؟ناچار صبر کر کے بیٹھ جاتے۔کوئی تو ہوتا جوان لمحوں میں ان کی دلبری کرتا،ان کی آنکھوں میں امڈ آنے والے آنسو پونچھتا،ان کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتا۔ان کے دل میں کیسا دکھ بھرا تھا،ان کی پاک سرشت میں کیسی نیکی چھپی تھی۔کوئی نہ جانتا تھا۔مگر وہ،جس کی نظر سے کچھ بھی تو اوجھل نہیں۔

گاؤں والوں کی نگاہیں آج پھر اُفق پر کسی کو تلاش کرتے کرتے تھک چکی تھیں۔آج پھر وہ مایوس ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹ چکے تھے۔روز ایسا ہی ہوتا تھا۔ مسافر کو اب تک گاؤں پہنچ جانا چاہئے تھا،لیکن ایسا نہ ہوا تھا۔راستہ پرخطر تھا۔کبھی کوئی خیال ان کو ستاتا تو کبھی کوئی اندیشہ آن لیتا۔کبھی وہ کسی طریق پر خود کو تسلی دیتے تو کبھی کسی طرح۔گرمیوں کے دن تھے۔صبح سویرے وہ انتظار شروع کرتے اور دن خوب چڑھ جانے پر،جب سایہ نہ ملتا،تو گھروں کو لوٹ جاتے۔کام کاج میں مصروف ہوتے ہوئے بھی ان کی نگاہیں متلاشی رہتیں اور کان کسی خبر کے سننے کے واسطے ہر آہٹ کو ٹٹولتے۔مگر بے سود۔انتظار کیسا صبر آزما ہوتا ہے؟یقین و بے یقینی کی درمیانی کیفیت کیسی تکلیف دہ؟انہی کیفیات میں سے وہ روز گزرتے۔آج کا دن بھی کچھ مختلف نہ تھا۔تب،جب وہ گھروں کو لوٹ چکے تھے،اچانک ایک صدا بلند ہوئی۔

آج کا دن ایک عجیب دن تھا۔غم وخوشی کے دھارے تھے جو یوں ساتھ ساتھ بہتے چلے جارہے تھے جیسے نمکین اور میٹھے پانی کے دو ساگر۔کچھ فاصلے تک ایک دوسرے میں مدغم ہوئے بغیر،اپنی انفرادی حیثیت برقرار رکھتے ہوئے۔طائر خیال ذرا ادھر ہو تو ایک طرح کے جذبات اور ذرا اُدھر ہو تو اس کے بالکل مخالف۔ان باہم متضاد جذبات کے بہاؤ کے سنگ انسان خیالات کی رو میں بہتا چلا جاتا ہے۔یوں تو انسان کی تمام زندگی ہی غمی وخوشی کے انہی دھاگوں سے بٹی ہے،کبھی ایک دھاگہ اوپر آجاتا ہے تو کبھی دوسرا۔لیکن کبھی کبھی یہ دونوں دھاگے بیک وقت ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں۔یہ ایسا ہی ایک موقع تھا۔

پیارا وطن تھا جہاں شب وروز بتائے تھے،اب چھن گیا تھا۔مقدس مٹی تھی جس کی چادر اوڑھے پیارے ابدی نیند سوتے تھے،اب دور ہوگئی تھی۔گلی کوچے تھے جہاں بچپن گزرا تھا،جہاں کبھی ماں کبھی دادا ہاتھ پکڑ کر چلتے تھے،اب نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے۔گھر تھا جہاں غمگسار بیوی کے ساتھ محبت بھرے دن کٹے تھے، اولاد پروان چڑھی تھی،اب چھوٹ چکا تھا۔پہاڑ تھے جن پر مقدس راز ونیاز کی طویل داستانیں رقم تھیں،اب پیچھے رہ گئے تھے۔دھرتی تھی جس پر بچھائے گئے کانٹوں کو اپنے خون سے سیراب کیا تھا،اب بچھڑ چکی تھی۔رشتہ دار تھے جنہوں نے مشکل وقت میں ساتھ دیا تھا،اب جدا ہو چکے تھے۔شہر کے باسی تھے جو بات مان کر نہ دیتے تھے۔خدایا!اب ان کا انجام کیا ہوگا؟یہ غم کا دھاگہ تھا۔

بے خودی کی کیفیت میں گاؤں والے دیوانہ وار پکارنے والے کی طرف دوڑنے لگے۔آخر وہ مبارک دن آن پہنچا تھا جس کا انتظار تھا۔گاؤں میں اب وہ اترنے والا تھا جس کے قدم سے بستی کی قسمت جاگ اُٹھنی تھی۔نور کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر اس کے ساتھ تھا جو ہر نشیب وفراز کو سیراب کرتا جاتا تھا۔رحمت و برکت کی شعائیں تھیں جو اس کے وجود سے ہمہ وقت پھوٹتی چلی جاتی تھیں۔ہر ایک اپنے ظرف کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ہر ایک سے انتہائی شفقت اور

رحمت سے پیش آنے کے باوجود ایک خداداد رعب بھی عطا تھا۔ کیا وہ پارس تھا جو چھو جانے والے کو کندن بنا دیتا تھا؟ نہیں! وہ تو پارس گر تھا کہ جو اس کے پاس آتا وہ خود پارس بن جاتا۔ پھر چراغ سے چراغ جلتا چلا جاتا۔ گاؤں والوں کے دل اس مژدۂ جانفزاء کو سن کر بلیوں اچھلتے تھے۔ خوشی ایک ایسی کیفیت ہے جو چھپ ہی نہیں سکتی۔ انسان کی بدن بولی بدل جاتی ہے۔ اس کی روح جسم کے پیمانے سے چھلک چھلک جاتی ہے۔ اب بھی کچھ ایسا ہی سماں تھا۔ حبشی غلام اپنے کرتب پیش کرتے تھے، بچے اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر جھوم جھوم دف بجاتے ہوئے گاتے تھے:

طلع البدر علینا من ثنیته الوداع ماہ کامل ہم پر طلوع ہوا، وداع کی وادی سے وجب الشکر علینا ما دعا لله الداع ہم پر شکر لازم ہوا اس دعوت کے سبب جو اللہ کی طرف ہے ایها المبعوث فینا جئت بالامر المطاع اے ہم میں بھیجے جانے والے تو ایک واجب الاطاعت امر لے کر آیا

جئت نورت المدینه مرحبا یا خیر الداع تیرے آنے سے شہر روشن ہو گیا، خوش آمدید اے بہترین بلانے والے

کیا خوب منظر تھا۔ ایک نیا وطن مل رہا تھا، زرخیز و شاداب۔ نئے رشتے بن رہے تھے، مضبوط و اٹوٹ۔ ایک نئی قوم تشکیل پا رہی تھی، جانثار و اطاعت گزار۔ ایک نئی زمین بچھائی جا رہی تھی، ہموار اور نرم۔ ایک نیا آسمان تشکیل پا رہا تھا، بلند و محفوظ۔ ایک نیا گھر مل رہا تھا، مضبوط و پائیدار۔ مٹی تھی کہ اٹھ اٹھ کر قدم بوسی کرتی تھی، قیامت تک پھر جس کی چادر اوڑھنی تھی۔ اس پر مستزاد وہ خوشخبریاں جو یقین دلاتی تھیں کہ جو چھوٹ گیا، وہ بھی ایک دن دل و جان سے قدموں پر نثار ہو گا اور آپ ﷺ کو لوٹنے والی جگہ لوٹا دیا جائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر رضائے دوست۔ یہ خوشی کا دھاگہ تھا۔

آنحضور ﷺ کا سفر ہجرت بہت سے پہلو سے ایک منفرد سفر تھا۔ مکہ سے خروج، غار ثور کا قیام، سراقہ کا واقعہ، ام معبد کے ہاں سکون، سب حیرت انگیز معجزات سے پر ہیں۔ مکہ سے مدینہ کی بجائے دوسری طرف کو جانا، سفر مدینہ میں راستہ چھوڑ کر بار بار دائیں بائیں ہو جانا، ہجرت سے پہلے اہل مدینہ کے ساتھ عہد و پیمان، مدینہ سے پہلے قباء میں کچھ دن قیام اور وہاں سرداروں کی آمد اور ہدایات، حکمت عملی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ مدینہ میں داخل ہونے کے لئے بھی آپ ﷺ نے عام طریق سے ہٹ کر راستہ اختیار فرمایا۔ ثنیہ الوداع شمال کی جانب واقع تھی۔ اسی لئے بعض علماء کو خیال ہوا کہ شائد یہ قصیدہ غزوہ تبوک سے واپسی پر پڑھا گیا، جب آپ ﷺ شام سے واپسی پر شمال سے تشریف لائے۔ لیکن ایسا ضروری نہیں۔ ہجرت کا سارا سفر ہی آپ ﷺ نے عام راستوں سے ہٹ کر اور کئی جگہ بالکل الٹ رخ اختیار کرتے ہوئے طے فرمایا تھا۔ جنوب سے مدینہ جاتے ہوئے غیروں کے علاقہ سے گزرنا پڑتا تھا۔ پس کچھ اچنبھے کی بات نہیں کہ آپ ﷺ نے چکر کاٹ کر ثنیہ الوداع کی جانب سے دخول پسند فرمایا ہو۔

آپ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تو صحابہؓ کو یوں معلوم ہوتا تھا گویا ہر چیز دمکنے لگی ہے۔ مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے اس جگہ کا انتخاب فرمایا جہاں عبادت کی جا سکے۔ آپ ﷺ خود یتیم تھے اور یتامیٰ کے ساتھ خاص محبت کا سلوک فرماتے تھے۔ اس مقدس مقام کے لئے جگہ جہاں آپ ﷺ کو ابدی آرام بھی فرمانا تھا دو یتامیٰ کی ملکیت نکلی جو انہوں بخوشی بطور تحفہ پیش کی لیکن آپ ﷺ کے حکم پر حضرت ابوبکرؓ نے اس کی دس دینار قیمت چکائی۔ ان خوش قسمت یتیموں کے نام سہلؓ اور سہیلؓ بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ بن ثعلبہ بن مالک بن النجار تھے۔ بنو نجار آنحضور ﷺ کا رشتہ دار قبیلہ تھا۔ آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ سلمیٰ بنو نجار سے تھیں۔ ان یتامیٰ کی والدہ زغیبة بنت سھل بن ثعلبة بن الحارث تھیں۔ ان دونوں بھائیوں نے مختلف غزوات میں بھی حصہ لیا۔ غالباً کم عمری کی وجہ سے چھوٹے بھائی، سھلؓ، کو بدر میں شریک نہ کیا گیا لیکن آپؓ احد میں شریک ہوئے۔ بڑے بھائی سہیلؓ بدر میں بھی شریک ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔ ان بھائیوں کے متعلق بہت کم معلومات تاریخ میں محفوظ ہیں۔ دونوں کی کوئی اولاد نہ تھی۔

زمین کے اس ٹکڑے، جو ہمیشہ کے لئے مقدس ٹھہرا، کے لئے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن عبدالسلول نے [مربد] کا لفظ استعمال کیا۔ جس سے خیال کیا گیا ہے کہ یہ جگہ جانور باندھنے کے کام آتی تھی۔ ایسا ممکن ہے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی بھی اس جگہ آ کر ہی بیٹھی تھی۔ لیکن یہ لفظ اس جگہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جہاں کھجوریں پھیلا کر دھوپ میں خشک کی جاتی ہیں اور یہی قرین قیاس ہے۔ واللہ اعلم۔

ماخذ: ابن ہشام، سیرۃ رسول اللہ ﷺ، جلد 2، صفحہ 115، مطبوعہ دار الصحابہ للتراث بطنطا، 1995۔ ابن ناصر الدمشقی، جامع الاثار فی السیر ومولد المختار، جلد 5، صفحہ 295، مطبوعہ دار الفلاح، قطر، 2010۔ ابونعیم الاصفھانی، معرفة الصحابة، جلد 3، صفحہ 1323، مطبوعہ دار الوطن للنشر، ریاض، مملکۃ السعودیہ، 1998۔ ابن حجر العسقلانی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 498، 516، مطبوعہ، قاہرۃ، مصر، 2008۔ ابن سعد، کتاب الطبقات الکبیر، جلد 4 صفحہ 318، جلد 3، صفحہ 454، مطبوعہ شرکۃ الدولیہ للطباعۃ، مدینہ، سعودیہ، 2001۔ ابن الناصر الدین الدمشقی، جامع الاثار فی السیر ومولد المختار، جلد 5، صفحہ 295، تا 300، مطبوعہ دار الفلاح، قطر، 2010۔

خدا کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْن اس پر شاہد ہے

خلافت روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ

اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب۔ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جرمنی

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جولوگ اپنے ربّ کی تلاش میں سرگرداں ہوں، اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد اور رہنمائی کرتا ہے اور انہیں اپنے قرب اور محبت کی دولت سے مالا مال کر کے اپنے پیاروں میں شامل کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوۃ:70)

''اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔''

قرآن کریم میں مومنوں کی ایک بڑی علامت اللہ سے محبت بیان فرمائی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:166) ''وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔''

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا مقصد بھی توحید الٰہی کا قیام اور بندوں اور خالق کے درمیان محبت کا رشتہ استوار کرنا ہوتا ہے۔ نبی اور مامور من اللہ اپنی اندھیری راتوں کی دعاؤں سے اپنے متبعین کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی توحید وتفرید کے قیام اور محبت وقرب الٰہی کے نور سے لوگوں کے دلوں کو منور کرنے کے لئے وہ ایسی سکیمیں بناتا اور ایسی تحریکات جاری کرتا ہے جس سے آہستہ آہستہ اُس انقلاب کا راستہ ہموار ہوتا چلا جاتا ہے جس کے لئے وہ مبعوث ہوتا ہے۔ نبی اور اُس کے خلفاء کی شمع کے گرد جمع ہونے والے پروانے اپنا سب کچھ اُس پر نثار اور نچھاور کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں۔ وہ صدق ووفا کے پیکر بن کر اپنی زندگی کے آخری سانس تک اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں۔ عبادت الٰہی اور دیگر تمام دینی احکامات پر عمل کرنے کی وجہ سے اُن کی روحانی قوتوں میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس دنیا میں رہنے کے باوجود وہ دنیا داروں کے طور طریقوں کے برعکس زندگی گزارتے ہیں۔ اُن کے قول وفعل اور عمل سے روحانیت ہویدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس پاک فرمان کی سچی تصویر بن جاتے ہیں کہ:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

متبعین خلافت اور منکرین خلافت کی زندگیوں میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ حلقۂ خلافت میں نہ آنے والے ایک غول، ایک بھیڑ، ایک منتشر انبوہ کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کا کوئی امام اور رہنما نہیں ہوتا۔ کوئی نظام نہیں ہوتا۔ اُن میں سے ہر ایک اپنی مرضی کے تابع جو چاہے، جب چاہے کر گزرتا ہے۔ اُن کی متفرق اور منتشر سوچیں دین اور دنیا کی بھلائی سے عاری ہوتی ہیں۔ وہ بغیر سوچے سمجھے جو من مانی کرتے ہیں اُس سے انتشار وخلفشار اور فساد اور بدامنی پھیلتی ہے اور لوگوں کے مصائب ومشکلات میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس کے برعکس خلافت کے ماننے والے اور بیعتِ خلافت کرنے والے ایک امام کے تابع فرمان ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ خلیفۂ وقت اُن کی علمی وروحانی ترقی کے لئے اور اُن کے تعلق باللہ میں اضافہ کے لئے آئے روز نئی سے نئی تحریکات جاری کرتا اور پروگرام بناتا ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر وہ حلقۂ خلافت سے منسلک نہ ہونے والے لوگوں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ اُن میں ایک وقار اور سنجیدگی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ایک نظم وضبط کے تحت زندگی گزارنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اُن کی عبادت کے طریقوں میں بھی نظم وضبط ہوتا ہے۔ وہ اپنے امام کی ہر آواز پر ہر دم لبیک کہنے کی روح سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کے بعد ایک نئی تحریک اور نئے پروگرام پر عمل کرتے ہوئے وہ ترقی کی ایسی شاہراہ پر گامزن ہوتے ہیں جس سے دنیا اور اہل دنیا کو بے شمار فوائد ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مخلصین خلافت کے نمونہ کو دیکھ کر اُن کے اندر بھی مثبت

سوچ اور پاک تبدیلی پیدا ہونے لگتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
''خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے......سواسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔''(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد6 صفحہ 353)

حضرت اقدس علیہ السلام کے اس ارشاد سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ خلافت محض ایک انتظامی عہدہ نہیں۔بلکہ ایک روحانی منصب اور مقام ہے۔جس پر فائز شخصیت نبی اور رسول کی کامل متبع اور جانشین ہوتی ہے۔وہ نبی کے کمالات،انوار اور فیوض وبرکات کی وارث ہوتی ہے۔ایسا وجود فنا فی اللہ اور فنا فی الرّسولؐ ہوتا ہے۔وہ قال اللہ اور قال الرسولؐ پر من وعن عمل کرتا ہے۔اطاعت باری تعالیٰ اور اطاعت رسولؐ میں مومنین کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ رکھتا ہے۔اُس کے دل میں غیرت توحید اس قدر راسخ ہوتی ہے کہ وہ غیر اللہ سے نہ مرعوب ہوتا ہے اور نہ کسی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے اُس کا سرخم ہوتا ہے۔اعلائے کلمۂ حق کی خاطر وہ اپنی تمام خواہشات اور مرضیات کو قربان کر دیتا ہے۔جب دنیا کے تاجدار اُسے راہِ حق سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ حق کا پہاڑ بن کر اُن کے سامنے ڈٹ جاتا ہے اور اُس کے پائے ثبات میں ایک ذرّہ بھر لغزش نہیں آتی۔وہ ایسا پاک دل،پاک باز اور صدق وصفا کا پیکر ہوتا ہے کہ اُسے دیکھ کر لوگ اپنی گناہ آلود زندگی سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں۔خدائی تائید اور نصرت ہر ہر قدم پر اُس کے شامل حال ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ O (التّوبة: 119)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہوجاؤ۔''

جیسا کہ نبی اپنی قوت قدسیہ،اخلاقی اقدار کے اعلیٰ نمونہ،اپنی دعاؤں اور اپنی تبلیغ کے ذریعہ لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلاتا اور اپنے متبعین کی تربیت اس رنگ میں کرتا ہے کہ جس سے وہ خدا رسیدہ وجود بن جائیں۔اسی طرح خلیفۂ وقت بھی اپنے متبعین اور اپنی بیعت کرنے والوں میں تمام اخلاقی اور روحانی اوصاف پیدا کرتا ہے۔اُن میں عبادات کی حقیقی روح پھونکتا ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی وغمگساری کا جوہر اُن میں پیدا کرتا ہے۔نبی کی قائم کردہ جماعت ایک طرف خدا اور رسول کی سچی اطاعت کرنے والی ہوتی ہے اور دوسری طرف وہ شمع خلافت کے پروانے بن کر خلافت کے پورے نظام میں شامل ہوتے اور خلیفۂ وقت کی جاری کردہ تحریکات پر دیوانہ وار عمل کرتے ہوئے شب وروز محنت وجانفشانی سے کام لیتے ہیں۔خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔مومنوں کے دل اس کے دل کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔مومنوں کو خلیفۂ وقت میں نبی کا عکس نظر آتا ہے۔اس لئے وہ اس کے ادنیٰ اشارہ پر تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔

نبی کے بعد خلیفہ بھی اُسی کی روشن کردہ روحانی شمع کا نور پھیلاتا ہے اور اُس کے ذریعہ تائید الٰہی اور نصرت خداوندی کے نشانوں کا پیہم ظہور ہونے لگتا ہے۔جس سے اُس کے متبعین کے ایمان تازہ ہوجاتے ہیں اور اُن کے دل اِس نورِ یقین سے بھر جاتے ہیں کہ ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اُس کے سر پر خدا کا ہاتھ ہے۔یوں ایک زبردست مضبوط روحانی نظام تشکیل پاتا ہے۔جس کی ہر کڑی اور ہر حصہ میں اخلاقی اقدار اور روحانیت کا نور جلوہ گر نظر آتا ہے۔الغرض نبی کے فیوض وبرکات سے فیض یافتہ خلیفۂ وقت کے ذریعہ ایک ایسا مثالی معاشرہ اور روحانی جماعت ایک منارِ نور کی حیثیت سے دنیا میں قائم ہوتی ہے جو اپنے ماحول میں بھی نورافشانی کرتی ہے اور دنیا دار اُس کی مقناطیسی کشش اور روحانی انوار کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور ہوتے ہوتے یہ جماعت دنیا کے شرق وغرب اور شمال وجنوب میں پھیل جاتی ہے۔یہی وہ مابہٗ الامتیاز ہے جو آج مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو حاصل ہے۔جس کے ذریعہ انوار خلافت اور اُس کی تحریکات کی برکات چہار دانگ عالم میں پھیلتی چلی جارہی ہیں۔اور ہزاروں لوگ اُس کی برکات سے فیضیاب ہورہے ہیں۔درحقیقت یہی وہ معاشرہ تھا جو خدا کے سب سے زیادہ محبوب اور مقدس رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سوسال پہلے قائم فرمایا تھا اور لاریب یہی مقصودِ تخلیق کائنات تھا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ میں ایسی انقلابی تبدیلی پیدا کردی کہ وہ جو شراب کے رسیا تھے۔وہ پُرسوز دعائیں کرنے والے،پنجگانہ نمازوں کے عادی،تہجد گزار اور شب زندہ دار بن گئے۔پھر جو اپنی خواہشات کے اسیر،اپنے نفس کے غلام اور خود غرضی اور ہوا وہوس کے بندے تھے اُن میں ایسا انقلاب آیا کہ جب ہجرت مدینہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم فرمائی تو انصارِ مدینہ میں سے جس کے پاس دو باغ تھے اُن میں سے ایک باغ اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا۔جس کے پاس دو مکان تھے اُن میں سے ایک اپنے مہاجر بھائی کیلئے وقف کردیا۔حتّٰی کہ بعض انصار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تک پیش کش کردی کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو ہم اپنی دو یا دو سے زائد بیویوں میں سے ایک بیوی کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کے عقد میں دے دیں۔اللہ اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت نے ایک دوسرے کے خون کے پیاسوں میں کیسا

انقلاب پیدا کیا کہ وہ ایک دوسرے کے لئے خون دینے والے، جاں نثار بن گئے۔

خلافت قربِ الٰہی کا وسیلہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَO(آل عمرٰن:105)

''اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔''

ایک حقیقی جماعت کا قیام محض اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کے اذن سے ہی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر رحم فرماتے ہوئے، اپنے وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو قائم کر کے ہمیں یہ سعادت عطا فرمائی ہے کہ اس جماعت اور اس امام عالی مقام کے جاں نثاروں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں روحانی ترقیات کے حصول کا ایک ذریعہ یہ بتایا ہے کہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المآئدہ: 36)

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈو۔''

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء علیہم السلام کی متابعت میں خلفائے عظام میں بھی یہ برکت منتقل کر دی جاتی ہے کہ وہ قربِ الٰہی کے حصول میں مدد و معاون ثابت ہوں۔ ان کے ساتھ مل کر اور ان کی اطاعت میں رہتے ہوئے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں قدم آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ان کی فیض رساں صحبت سے روحانی ترقیات کا حصول ممکن ہے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے بھی اخلاص و وفا کے ساتھ خلافت کے دامن کو تھام کر اپنے نفس کو قربان کر دیا، وہ اور اس کی نسلیں خدا تعالیٰ کی محبت اور قرب کو پانے والی بنا دی گئیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ براہِ راست خلفاء کی رہنمائی کرتا ہے اس لئے ان کی صحبت اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے بعد سب سے زیادہ فیض رساں ہوتی ہے۔ وہ روحانی لحاظ سے خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں۔ خلفاء سے تعلق کی وجہ سے ایک مومن کے لئے خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہیں آسان ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت اس طرح سے چل رہا ہے کہ انسان تو انسان دنیا کی ہر چیز کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ماحول کا اثر قبول کر رہی ہے اور ہر چیز ایک دوسرے پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ نیک صحبت انسان کو نیک اور بری صحبت برا بنا دیتی ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:۔

''برے ہم نشین اور اچھے ہم نشین کی مثال عطار اور لوہار کی ہے۔ عطار کے پاس بیٹھے گا تو وہ تجھے تحفہ دے گا یا تو اس سے خوشبو خریدے گا یا کم از کم تجھے پہنچ جائے گی۔ اگر لوہار کے پاس بیٹھو گے تو کپڑے جلیں گے یا پھر دھویں اور گلے سڑے پانی کی بو تجھے تکلیف دے گی۔''(مسلم کتاب البر والصلۃ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَللّٰهُ اللّٰهُ فِيْ اَصْحَابِيْ. گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ اُن کو ملتا اگر دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا کا قرب، بندگانِ خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبہ:119) اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِرّ ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔''(ملفوظات جلد1 صفحہ 351۔ ایڈیشن 2003ء)

صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتی

حضور علیہ السلام بدصحبت اور صحبت صالحین کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ(التوبۃ: 119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں اُن کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ (التوبۃ: 119) یعنی ایمان والو۔ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا مَیں زنا کرتا ہوں؟ اسے کہنا چاہئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کا حکم دیا ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آ جائے گا...... لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب صلح

حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا۔ اور انہوں نے آنحضرت ﷺ کی باتیں سُنیں تو اُن میں سے صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ ﷺ کی باتیں نہ سنی تھیں اُن میں اور آنحضرت ﷺ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حُسن و جمال پر اُن کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا کہ دوسرے لوگ کذّاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور اُن فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لیے کہ دُور تھے۔ لیکن جب وہ حجاب اُٹھ گیا اور پاس آ کر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔"

(ملفوظات جلد3صفحہ 505-506۔ ایڈیشن 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزاوار اس وقت ہرگز نہیں ہوتا۔ کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کر دے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 226)

خدا تعالیٰ کے مقربین کی پاک صحبت اور قوتِ قدسیہ کی برکت سے انسان کے اندر نیکیوں کے لئے ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے اور اُس کا دل بدیوں سے متنفر ہو کر اُن سے بہت دُور ہو جاتا ہے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کی رہنمائی کرتے ہوئے اُسے امن کے اُس مقام میں داخل کر دیتا ہے جہاں وہ روحانی تاثیرات سے حصہ پا کر اسی دنیا کی زندگی میں نفسِ مطمئنہ کے مقام کو پالیتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ

(العنکبوت:10)

"اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ہم انہیں ضرور نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔"

ایک اور مقام پر فرمایا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرۃ:258)

"اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے دوست شیطان ہیں۔ وہ ان کو نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ آگ والے ہیں وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں"

دراصل نیک لوگ صادق القول یعنی سچی بات کہنے والے اور صادق العمل یعنی نیک اور صحیح عمل کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی مرضی اور رضا کے مطابق گزارتے ہیں۔ اس لئے جو پاک فطرت انسان ان کی صحبت اختیار کرے گا۔ وہ ان کی روحانی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دنیا کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جتنے بھی بڑے بڑے بدنام یا بری شہرت کے مالک لوگ دنیا میں گزرے ہیں وہ پیدائشی طور پر برے نہیں تھے بلکہ معاشرے اور بری مجالس نے انہیں بُرا بنا دیا۔ فارسی زبان کا ایک قول ہے کہ:

صحبتِ صالح ترا صالح کُند

صحبتِ طالح ترا طالح کُند

یعنی نیک صحبت میں رہنا نیک کر دیتا ہے اور بری صحبت میں بیٹھنا برا بنا دیتا ہے۔ لہٰذا ہماری تمام کامیابیوں، کامرانیوں اور دنیوی و دینی ترقیات کا راز خلیفۂ وقت کے ساتھ غیر مشروط تعلق میں پنہاں ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا پیارا خدا ہم سے راضی ہو اور اُس کے پیار کی پیار بھری نگاہیں ہمارے اوپر پڑیں تو اس کے لئے خلیفۂ وقت سے اپنا تعلق مضبوط کرنا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ فرماتے ہیں:

"جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے اُنہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے۔ اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی...... وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ کرے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔" (الفضل 20 راکتوبر 1946ء)

ہمارا تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام یعنی خلافت سے پورے طور پر استفادہ کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی صالحین کے گروہ میں شامل کر دیا اور انہیں روحانی طور پر بلند کیا اور ان کی اولاد میں بھی اس فیض اور مقبول خدمت دین کے انعام کو منتقل کیا۔ تاریخ احمدیت بھی ایسی بے شمار مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں:۔

''میری آرزو ہے کہ میں تم میں ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محبّ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولیٰ نے بلا امتحان اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔ وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے ہیں۔ بیوی بچے دیئے۔ مخلص اور سچے دوست دیئے۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت، صحت، علم سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے اور میں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امید رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے والے، محمد رسول اللہ ﷺ کے کلام سے محبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور اس کے خاتم النبیین کے سچے متبع ہوں۔ اور تم میں سے ایک جماعت ہو جو قرآن مجید اور سنتِ نبوی پر چلنے والی ہو۔'' (حیات نور صفحہ 470-471)

ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد مبارک بھی بہت توجہ کے لائق ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

''ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے چنانچہ......طالوت کے انتخاب میں خدائی ہاتھ کا ثبوت یہی پیش کیا گیا ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے دل ملیں گے جن میں سکینت کا نزول ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کے ملائکہ اُن دلوں کو اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔ گویا طالوت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے نتیجہ میں تم میں ایک تغیر عظیم واقع ہو جائے گا۔ تمہاری ہمتیں بلند ہو جائیں گی۔ تمہارے ایمان اور یقین میں اضافہ ہو جائے گا۔ ملائکہ تمہاری تائید میں کھڑے ہو جائیں گے اور تمہارے دلوں میں استقامت اور قربانی کی روح پھونکتے رہیں گے۔ پس سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 561)

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد بندے اور خدا میں تعلق پیدا کرنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

۞۔''انسان کے اس دنیا میں آنے کا یہی مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی بعثت کا بہت بڑا مقصد یہی بتایا ہے کہ بندے اور خدا میں ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ پس ہر احمدی باقاعدہ نمازیں پڑھنے والا ہو اور ہونا چاہئے اور اس کی نمازیں ایسی نہ ہوں جو سر سے بوجھ اتارنے والی ہوں بلکہ ایک فرض سمجھ کر ادا کی جائیں جس کے بغیر زندگی بےکار ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پوری دنیا کو احمدیت کی آغوش میں لے آئیں گے تو ہمیں پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیت کیا ہے۔ احمدیت اصل میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی حکومت لوگوں کے دلوں پر قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکومت دلوں میں اس وقت قائم ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر زمینی و آسمانی چیز سے بالا سمجھا جائے اور اس کی ہستی کو سب چیزوں سے بالا سمجھتے ہوئے حقیقی رنگ میں اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت کی جائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 9/ مئی 2008ء صفحہ 5)

خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے

۞۔''قرآن کریم میں جہاں مومنوں سے خلافت کے وعدے کا ذکر ہے اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (النور: 57) اور تم سب نمازوں کو قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ خلافت کے انعام سے فائدہ اٹھانے کے لئے قیام نماز سب سے پہلی شرط ہے۔ پس مَیں جو یہ اس قدر زور دے رہا ہوں کہ ہر احمدی، مرد، جوان، بچہ، عورت اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تو اس لئے کہ انعام جو آپ کو ملا ہے اس سے زیادہ سے زیادہ آپ فائدہ اٹھا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافت کا یہ سلسلہ تو ہمیشہ جاری رہنے والا ہے لیکن اس سے فائدہ وہی حاصل کریں گے جو خدا تعالیٰ سے اپنی عبادتوں کی وجہ سے زندہ تعلق جوڑیں گے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 09/مئی 2008ء صفحہ 6)

۞۔''جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ ایسے عبادت کرنے والے کبھی ضائع نہیں ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان کی نسلیں بھی شیطان کے شر سے بچی رہیں گی اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ان کے حق میں اور ان کی دعائیں خلافت کے حق میں پوری ہوتی رہیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہوئے ہیں جو اس کی عبادت کرنے والے ہیں تبھی تو خلافت کے انعام سے بھی ہم فیضیاب ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ عبادت گزاروں کے لئے تمکنت دین کے سامان خلافت کے ذریعہ پیدا فرماتا چلا جائے گا۔لیکن میں پھر اس بات کو دہراؤں گا کہ ہر ایک کو اپنے آپ کو اس گروہ میں شامل کرنے اور شامل رکھنے کے لئے خود بھی کوشش کرنی ہوگی۔

......پس یہ معیار جو آپ نے قائم کرنے کی کوشش کی یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خلافت احمدیہ سے آپ کو محبت ہے۔کمزور سے کمزور احمدی کے دل میں بھی اس محبت کی ایک چنگاری ہے جس نے اس دن اپنا اثر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوئی تا کہ خلافت احمدیہ کے قیام اور استحکام کے لئے دعائیں کریں۔ پس اس چنگاری کو شعلوں میں مستقل بدلنے کی کوشش کریں۔اس کو کبھی ختم نہ ہونے دیں۔ان شعلوں کو آسمان تک پہنچانے کی ہر احمدی کو ایک تڑپ کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔یہی اللہ تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہونے کا ذریعہ ہے۔یہی اللہ تعالیٰ کے فیض یافتہ گروہ کا حصہ بننے کا ذریعہ ہے...... ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں پھر یہ عہد کرے کہ جو مثال ہم نے 27 رمئی کو قائم کی تھی، جس طرح دعاؤں اور عبادتوں کی طرف ہمیں اللہ تعالیٰ کے احسان سے توجہ پیدا ہوئی تھی اسے ہم اپنی زندگیوں کا دائمی حصہ بنانے کی کوشش کریں گے تا کہ ہمارا شمار ہمیشہ ان لوگوں میں ہوتا رہے جو خدا تعالیٰ کے سچے عابد ہیں اور جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا خلافت کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 18/جولائی 2008ء صفحہ 7)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ، نبوت کے جاری فیوض کا ایک چشمۂ رواں ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت مومنین کو عطا ہوا ہے۔افراد جماعت کے سوا کون اس حقیقت کو جان سکتا ہے کہ خلافت کے دامن سے وابستہ ہونے کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں جو خوشی اور اطمینان دوڑ رہا ہے اس کا مقابلہ کوئی دوسری خوشی نہیں کر سکتی۔

پس خلافت احمدیہ ہی اللہ تعالیٰ کی وہ مضبوط رسی ہے جس کے ساتھ وابستگی میں رضائے الٰہی کا راز پنہاں ہے۔خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جانے میں تمام روحانی ترقیات کا حصول ممکن ہے اور خلافت کے شجر سایہ دار کے نیچے پناہ گزیں ہو کر ہی اخروی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

خلافت

خلافت وحدتِ اقوامِ عالم کی علامت ہے
سلامت اس کا رہنا ہی صداقت کی دلالت ہے

بغیر اس کے ہجوم اور بھیڑ لگتی ہیں سبھی قومیں
ہے نظم و ضبط جس میں وہ فقط اِک احمدیت ہے

وجود آخر وہ قومیں کیسے رکھیں برقرار اپنا
خلافت سے کبھی جن کو نہیں ہوتی محبت ہے

بنی نوع کی حسیں نشوونما کا ہے وسیلہ یہ
خلافت بالیقیں اِک چشمۂ رشد و ہدایت ہے

چراغِ زندگانی اس کی برکت ہی سے جلتا ہے
خلافت قلب کی تسکین آنکھوں کی بصارت ہے

خلافت کی خدایا برکتیں نازل رہیں ہم پر
کہ اس کے دم سے ہی اپنے دلوں میں استقامت ہے

علم لہرا رہا ہے ساری دنیا میں خلافت کا
خلافت کی بہاروں سے ہی اس گلشن کی زینت ہے

خلافت سے محبت اور حفاظت فرض ہے ہم پر
کہ یہ اللہ کی جانب سے عطا کردہ امامت ہے

قلم میرا خلافت کے لئے سرگرم رہتا ہے
میرے حصے میں خوش بختی سے آئی یہ سعادت ہے

کروں گا میں لہو سے آبیاری اس گلستاں کی
یہی اپنا اثاثہ ہے اسی میں اپنی عظمت ہے

ہے زندہ قوموں کا مسعود سب دارومدار اس پر
یہی عقبا کا تحفہ ہے یہی دنیا کی دولت ہے

(مسعود چوہدری)

رمضان کی حقیقت ،اہمیت اور فضیلت

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور بخششوں کا کوئی خاص مہینہ ہے جو تمام مہینوں میں افضل ہے تو وہ بلاشبہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور اس ماہ کے روزے مسلمانوں پر فرض کئے گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

’’اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اس طرح فرض کر دیئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔‘‘(البقرۃ:184)

رمضان کا مہینہ تزکیہ نفس کا مہینہ ہے انسان اس ماہ میں اپنے دن رات کے عمل سے اپنے نفس کو شکست دیتا ہے۔حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:’’جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کا آغاز کرے تو وہ بے ہودہ گفتگو اور جہالت کا کام نہ کرے۔‘‘(بخاری ،مسلم،ترمذی)یعنی روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزہ کی حالت میں بدگوئی کے ساتھ اپنے اعضائے بدن کو بھی غلط کاموں سے دور رکھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے یہی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’بہت سے روزہ داروں کو ان کے روزے سے سوائے بھوک (اور پیاس) کے کچھ بھی نہیں ملتا اور بہت سے رات جاگ کر عبادت کرنے والوں کو ان کی شب بیداری کے سوائے جگائی کے کچھ نہیں ملتا۔‘‘(ابن ماجہ،احمد حاکم)

ایک اور جگہ یوں بیان آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔‘‘(بخاری کتاب الصوم)

رمضان کے مہینہ کو اپنی فضیلت اور برکت کی بدولت تمام مہینوں سے افضل کہا گیا ہے کہ اس ماہ عبادتوں کا ثواب فرض کے برابر کر دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور اللہ کے نیک بندے اپنے ربّ کے قرب کو محسوس کرتے ہیں۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلے میں اپنا دیدار نصیب کروں گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور شر کرے اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔دوسری اُس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔(بخاری کتاب الصوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رمضان المبارک کی عظمت کا ذکر یوں کرتے ہیں فرمایا:سورۃ البقرہ کی آیت 186 سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے ۔صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے، کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:’’رمضان کا مہینہ سارا ہی برکتوں کے حصول کا مہینہ ہوتا ہے اور بخششوں کی طلب کا مہینہ ہے اللہ کی طرف سے مغفرت کا مہینہ ہے اس سے عاجزانہ سوال کرنے کا بھیک مانگنے کا مہینہ ہے اور اس کی شاہانہ عطا کا مہینہ ہے۔‘‘(خطبات طاہر صفحہ 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پس روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے سے دل روشن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے نمازیں جو ہیں وہ نفس کو پاک کرتی ہیں اور روزے سے دل کو روشنی ملتی ہے اور دلوں کی روشنی یہ ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا قریبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے گویا کہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔‘‘(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 747)

ہمیں چاہئے کہ اس ماہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی فضیلت اور برکات سے اپنے آپ کو منور کریں۔رمضان کو رمضان سمجھتے ہوئے عبادتوں کا خاص اہتمام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا حصول ممکن بنا سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں کامیاب وکامران کرے۔آمین (بشکریہ ماہنامہ مصباح ربوہ ستمبر 2009ء)

ہمارے اختیار میں ہوتو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انداز تبلیغ

آپ کی تحریریں یورپ میں بکثرت شائع ہوں گی اوران سے متاثر ہوکر لاکھوں یورپین حلقہ بگوش اسلام ہوں گے

تقریر مکرم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ۔ بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

مولوی نظام الدین صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر بھی قرآن شریف میں کوئی آیت ہے؟ مولوی محمد حسین صاحب نے کہا بیس آیات قرآن مجید میں موجود ہیں۔ مولوی نظام الدین صاحب فوراً حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کے پاس کیا اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا گئے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا قرآن شریف ہے۔ مولوی نظام الدین صاحب نے کہا اگر قرآن میں حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی کوئی آیت موجود ہو تو آپ مان لیں گے؟ حضرت اقدس نے فرمایا ہاں ہم مان لیں گے۔ مولوی صاحب نے کہا ایک دو نہیں 20 آیات ہیں حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی۔ حضورؑ نے فرمایا بیس کیا اگر آپ ایک ہی آیت لے آئیں تو میں قبول کرلوں گا۔ ساتھ ہی فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کو کوئی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی نہیں ملے گی۔ مولوی نظام الدین صاحب نے کہا مرزا صاحب آپ پکے رہیں میں ابھی آپ کو آیات لا کر دیتا ہوں۔

چنانچہ وہ جلدی سے مولویوں کے پاس پہنچے اور کہا میں مرزا صاحب کو ہرا آیا ہوں۔ مولوی صاحبان یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور پوچھا کس طرح ہرا آئے ہو۔ کہا حیات مسیح کے ثبوت میں بیس آیات کا وعدہ کر کے آیا ہوں۔ اب مجھے بیس آیات قرآن سے نکال دیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بولے تم نے یہ کیوں نہ کہا ہم احادیث سے حیات مسیح کا ثبوت پیش کر دیتے ہیں انہوں نے کہا قرآن مقدم ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے کھڑے ہو کر اور گھبرا کر عمامہ سر سے پھینک دیا اور کہا تو مرزا کو ہرا کر نہیں آیا۔ ہمیں ہرا آیا ہے۔ میں مدت سے مرزا کو حدیث کی طرف لا رہا ہوں وہ مجھے قرآن کی طرف کھینچتے ہیں۔ اگر کوئی آیت حیات مسیح پر قرآن میں ہوتی میں کب کی پیش کر چکا ہوتا۔

مولوی نظام الدین صاحب شرمندہ ہو کر واپس حضرت مسیح موعودؑ کے پاس پہنچے حضور نے پوچھا مولوی صاحب آیات لے آئے مولوی صاحب نے رو کر سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کی حضور جدھر قرآن ہے میں بھی اُدھر ہی ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے بیعت کر لی۔'' (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 406)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کا ایک یہ انداز اپنایا کہ دوسرے مذاہب اپنے دعویٰ کی صداقت اپنی کتب سے ثابت کریں۔

حضرت میر ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ: ''جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا امرتسر میں آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تو دوران مباحثہ ایک دن عیسائیوں نے خفیہ طور پر ایک اندھا، ایک بہرہ اور ایک لنگڑا مباحثہ کی جگہ لا کر ایک طرف بٹھا دیئے اور پھر اپنی تقریر میں حضرت صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیجئے یہ اندھے اور بہرے اور لنگڑے آدمی موجود ہیں مسیح کی طرح ان کو ہاتھ لگا کر اچھا کر دیجئے......ہم سب بہت حیران تھے کہ دیکھئے اب حضرت صاحب اس کا کیا جواب دیتے ہیں پھر جب حضرت صاحب نے اپنا جواب لکھوانا شروع کیا تو فرمایا کہ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ مسیح اس طرح ہاتھ لگا کر اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کو اچھا کر دیتا تھا۔ اس لئے مجھ پر یہ مطالبہ کوئی حجت نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ آپ لوگ مسیح کے معجزے اس رنگ میں تسلیم کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ کا یہ بھی ایمان ہے کہ جس شخص میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو وہ وہی کچھ دکھا سکتا ہے جو مسیح دکھاتا تھا۔ پس میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اندھوں اور بہروں اور لنگڑوں کی تلاش سے بچالیا۔ آپ ہی کا تحفہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ اندھے، بہرے، لنگڑے حاضر ہیں اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہے تو مسیح کی سنت پر آپ ان کو اچھا کر دیں......حضرت صاحب نے جب یہ فرمایا تو پادریوں کو ہوائیاں اُڑ گئیں اور انہوں نے جھٹ اشارہ کر کے ان لوگوں......کو وہاں سے رخصت کروا دیا۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ 175-176۔ فروری 2008ء۔ فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس درد سے لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کیں انہیں اللہ تعالیٰ نے شرفِ قبولیت بخشا اور خوابوں کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بیعت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔

ایک ایرانی بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان تشریف لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایرانی بزرگ سے دریافت کیا آپ کہاں کے رہنے والے ہیں جواب ملا شیراز کا باشندہ ہوں۔ حضور نے پوچھا آپ کیسے تشریف لائے، کیا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب یا کوئی آدمی آپ تک پہنچا جس نے آپ کو تبلیغ کی۔ ایرانی بزرگ نے کہا نہ کتاب پہنچی نہ تبلیغ کے لئے کوئی آدمی آیا۔ میں تو حضرت نبی کریمؐ کے حکم پر یہاں آیا ہوں۔ بعد نماز تہجد کشف میں رسول کریمؐ سے ملاقات

ہوئی۔ایسی حالت میں کہ آنحضرتؐ کے بائیں جانب ایک بزرگ اس تختِ نورانی پر جس پر آنحضرتؐ جلوہ افروز تھے بیٹھے ہوئے ہیں۔اس بزرگ کی شکل حضرت مسیح موعودؑ سے ملتی جلتی ہے۔میں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا یہ بزرگ کون ہیں تو آپ نے فرمایا یہ امام مہدی علیہ السلام ہیں۔جو آج کل قادیان میں نازل ہو چکے ہیں۔ اس ارشاد کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔میں نے قادیان کا پتہ کیا یہاں آیا۔حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ملتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو رسول کریمؐ کے ساتھ دیکھا تھا۔(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 681۔فروری 2008ء۔فضل عمر فاؤنڈیشن)

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری فرماتے ہیں کہ میں نے بہت علماء کو خط لکھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں صرف پوسٹ کارڈ بھیجا کہ میں اللہ تعالیٰ اور حشر نشر کو مانتا ہوں۔مسجدوں میں تقاریر بھی کرتا ہوں مگر چاہتا ہوں کہ اللہ کا وجود مع اس کی عظمت اور محبت کے دل میں بیٹھ جائے۔اس سلسلے میں مدد کا طلبگار ہوں۔
کسی عالم نے جواب نہ دیا مگر حضرت مسیح موعودؑ کا تحریری ارشاد موصول ہوا کہ میرے پاس آجائیں مجھے اللہ تعالیٰ نے اس غرض اور ایسی بیماریوں کے لئے ہی بھیجا ہے۔پس میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ عرصہ رہ کر بیعت کرنے کی توفیق مل گئی۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ 513۔فضل عمر فاؤنڈیشن)

منشی عطاء محمد صاحب پٹواری بیان فرماتے ہیں کہ احمدی مجھے بہت تبلیغ کرتے تھے لیکن میں توجہ نہیں کرتا تھا۔ایک دن میں نے کہا ٹھیک ہے میں مرزا صاحب کو ایک خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں اگر میرا وہ کام ہو گیا تو سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں۔چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ مسیح موعود ہیں اور ولی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطاء کرے۔میری تین بیویاں ہیں اور کسی سے اولاد نہیں۔میں چاہتا ہوں میری بڑی بیوی کے ہاں اولاد ہو۔حضرت صاحب کی طرف سے مجھے جواب موصول ہوا کہ مولا کے حضور دعا کی گئی اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطاء کرے گا مگر شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ چنانچہ میں نے گناہوں سے توبہ کی۔مسجد آنا شروع کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے مجھے خوبصورت لڑکا عطا فرمایا۔میں رشتہ داروں کی طرف بھاگا سارا واقعہ بتایا بہت سے لوگوں نے حضرت اقدسؑ کی بیعت کر لی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ 220۔سن اشاعت فروری 2008ء)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مردان سے ایک آدمی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے پاس علاج کروانے کے لئے قادیان آیا۔وہ سلسلہ کا سخت دشمن تھا۔اس نے یہ شرط رکھی تھی کہ میں احمدیوں کے محلّہ سے باہر رہوں گا تا کہ مرزا صاحب کو نہ دیکھ سکوں۔بہرحال علاج ہوا۔وہ ٹھیک ہو گیا جب جانے لگا تو احمدی دوست نے کہا ہماری مسجد تو دیکھتے جاؤ۔اس شرط پر مانا کہ تب جاؤں گا جب مسجد میں نہ مرزا صاحب ہوں نہ کوئی احمدی۔چنانچہ جب وہ مسجد میں آیا عین اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی کھڑکی کھلی اور حضورؑ کسی کام سے مسجد میں تشریف لے آئے۔اس شخص کی نظر حضور کی طرف اٹھی اور وہ بے تاب ہو کر حضورؑ کے سامنے آگرا اور اسی وقت بیعت کر لی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ 54۔سن اشاعت فروری 2008ء)

چند مولوی اور طلباء آئے۔حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا ہم نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں، قرآن اور رسول کو مانتے ہیں آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا:''انسان جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے وہ سب موجبِ معصیت ہو جاتا ہے۔ایک ادنیٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لے کر آتا ہے تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنے والے کی بےعزتی اور بےقدری کرنا کس قدر حکم عدولی اللہ تعالیٰ کی ہے۔خدا تعالیٰ غیور ہے اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا تا کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 495۔ایڈیشن 2003ء)

بے شمار لوگ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتے کبھی وفود کی شکل میں کبھی اکیلے۔حضرت مسیح موعودؑ کئی گھنٹوں تک ان کو سمجھاتے اور ان کے سوالات کے تشفی بخش جوابات عنایت فرماتے۔مشہور برطانوی سیاح، ہیئت دان اور لیکچرار مسٹر کلیمنٹ ریگ نے مئی 1908ء میں دوبارہ حضرت اقدس سے ملاقات کی اور گناہ، نجات، روحوں سے ملاقات، ذات وصفات باری، ڈارون کا نظریہ ارتقاء اور دیگر اہم امور پر سوالات کئے۔آپؑ نے انتہائی تسلی بخش اور بصیرت افروز جوابات عنایت فرمائے۔وہ بہت خوش ہوا اور عرض کی میں خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے۔مگر آپ نے تو اس تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے۔(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 515)

پروفیسر ریگ نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا اور مرتے دم تک ثابت قدمی سے عقیدہ پر قائم رہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا''چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا۔''(فتح اسلام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 23)

اس کے علاوہ آپ نے تبلیغی خطوط بھی لکھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات میں عربی کا چالیس ہزار مادہ سکھایا۔آپؑ نے التبلیغ کے نام سے فصیح و بلیغ عربی میں ایک خط لکھا جس میں آپ نے ہندوستان، عرب، ایران، ترکی، مصر اور دیگر ممالک کے پیرزادوں، سجادہ نشینوں، زاہدوں، صوفیوں اور خانقاہ نشینوں تک پیغام حق پہنچایا۔التبلیغ کے متعلق ایک عرب فاضل نے کہا اسے پڑھ کر ایسا وجد طاری ہوا کہ دل میں آیا کہ سر کے بل رقص کرتا ہوا قادیان پہنچوں۔اس خط کو پڑھ کر بہت لوگوں نے احمدیت قبول کی۔(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 473)

انہی خطوط کی برکت سے امریکہ کے ایک گرجا کے لاٹ پادری اور روزنامہ ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر الیگزینڈر رسل ویب مسلمان ہوئے تھے۔ یوں امریکہ کی تاریخ میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کی پہلی مہم کا آغاز ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد 1صفحہ 307)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو ابتداء سے ہی مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے عظیم الشان کام کی طرف خاص توجہ تھی ایک دفعہ ایک مرید ایک مناظرہ میں کامیابی کی خوش خبری لائے تو حضور نے فرمایا کہ میں تو یہ سمجھا کہ یہ خبر لائے ہو کہ گویا یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ حضورؑ کو بشارتیں بھی مل چکی تھیں کہ آپ کی تحریریں یورپ میں بکثرت شائع ہوں گی اور ان سے متاثر ہو کر لاکھوں یورپین حلقہ بگوش اسلام ہوں گے۔ مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک انگریزی رسالہ جاری کرنے کی تحریک فرمائی۔ یہ رسالہ آج تک جاری ہے اس کا نام ریویو آف ریلیجنز رکھا گیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2صفحہ165)

تبلیغی ضرورت کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر یوروپین ممالک اور امریکہ میں پہنچی تو کئی لوگوں نے خطوط لکھے کہ ہم نے آپ کی فوٹو دیکھی اور علم فراست کی رو سے ہمیں یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جس کی یہ فوٹو ہے وہ ہرگز کاذب نہیں۔ امریکہ سے ایک خاتون نے لکھا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ فوٹو دیکھتی رہوں۔ یہ تو بالکل یسوع مسیح کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ ایک اور قیافہ شناس نے کہا یہ نبیوں کی سی صورت ہے۔ علمِ قیافہ کے ایک اور انگریز ماہر کے سامنے جب حضور کی فوٹو رکھی گئی تو بڑے غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ کسی اسرائیلی پیغمبر کی فوٹو ہے۔ ایک دوسرے انگریز نجومی نے بھی یہی کہا کہ یہ شبیہ تو خدا کے کسی نبی کی ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد2، ص85)

حضرت مسیح موعودؑ نے مخالفین پر اتمام حجت کیلئے مباہلہ کا چیلنج بھی دیا۔ آپ کی کامیاب تبلیغ اور شاندار کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے صادق الاخبار ریواڑی نے لکھا۔ مرزا صاحب نے اپنی پر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہوتا ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کماحقہ ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد2 صفحہ565)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں اور اس میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔“

(ملفوظات جلد سوم ص219۔ ایڈیشن 2003ء)

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان تائیدات فرمائیں اور بے شمار نشانات عطاء فرمائے۔ فرمایا: ”میں نے بار بار کہا کہ آؤ اپنے شکوک مٹالو۔ پر کوئی نہیں آیا میں نے فیصلہ کے لئے ہر ایک کو بلایا پر کسی نے اس طرف رخ نہیں کیا۔

میں نے کہ تم استخارہ کرو اور رو رو کر خدا تعالیٰ سے چاہو کہ وہ تم پر حقیقت کھولے پر تم نے کچھ نہ کیا اور تکذیب سے بھی باز نہ آئے۔ خدا نے میری نسبت سچ کہا کہ ,,دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔,, کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص درحقیقت سچا ہو اور ضائع کیا جائے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا کی طرف سے ہو اور برباد ہو جائے۔ پس اے لوگو! تم خدا سے مت لڑو۔ یہ وہ کام ہے جو خدا تمہارے لئے اور تمہارے ایمان کے لئے کرنا چاہتا ہے اس کے مزاحم مت ہو۔ اگر تم بجلی کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہو مگر خدا کے سامنے تمہیں ہرگز طاقت نہیں۔ اگر یہ کاروبار انسان کی طرف سے ہوتا تو تمہارے حملوں کی کچھ بھی حاجت نہ تھی، خدا اس کے نیست و نابود کرنے کیلئے خود کافی تھا۔ افسوس کہ آسمان گواہی دے رہا ہے اور تم نہیں سنتے اور زمین ,ضرورت ضرورت,, بیان کر رہی ہے اور تم نہیں دیکھتے۔“ (کتاب البریہ ص326)

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بــحــجــت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں تبلیغ کرنے کے انداز سکھائے۔ فرمایا۔

”یہ بھی یاد رکھو ہمارا طریق نرمی ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے مخالفوں کے مقابل پر نرمی سے کام لیا کرے۔ تمہاری آواز تمہارے مقابل کی آواز سے بلند نہ ہو۔ اپنی آواز اور لہجہ کو ایسا بناؤ کہ کسی دل کو تمہاری آواز سے صدمہ نہ ہووے۔ ہم قتل اور جہاد کے واسطے نہیں آئے بلکہ ہم تو مقتولوں اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے اور اُن میں زندگی کی روح پھونکنے کو آئے ہیں۔ تلوار سے ہمارا کاروبار نہیں نہ یہ ہماری ترقی کا ذریعہ ہے۔ ہمارا مقصد نرمی سے ہے اور نرمی سے اپنے مقاصد کی تبلیغ کی ہے۔ غلام کو وہی کرنا چاہئے جو اس کا آقا اس کو حکم کرے، جب خدا نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی تو ہم کیوں سختی کریں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 103۔ایڈیشن 2003ء)

تبلیغ کرنے کیلئے غیروں کو اپنی کتب دینے کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔

ایک عرب نے سوال کیا۔ لوگ آپ کو سادہ مزاج کہتے ہیں۔ اس لئے کہ کتابیں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ فرمایا: ”کتابیں ہم مفت دیتے ہیں مگر اس میں ہماری سادگی نہیں ہے نہ ہم غلطی پر ہیں۔ ہمارا منشاء تبلیغ کا ہوتا ہے۔ اگر ہزار کتاب شائع ہو اور ایک شخص بھی راہ راست پر آجاوے تو ہمارا مطلب پورا ہو گیا۔“

(ملفوظات ،جلد سوم صفحہ143۔ایڈیشن 2003ء)

ایک موقع پر فرمایا: ”ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کر لیں۔ کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا۔ کیوں کہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے

جواب دیئے گئے ہیں۔‘‘(ملفوظات جلد5 صفحہ 235۔ایڈیشن2003ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:’’کتابوں کو شائع کرنا چاہئیے تا کہ تبلیغ ہو۔دیکھا جاتا ہے کہ دہلی کے پرے بہت کم لوگوں کو ہمارے دعاوی کی خبر ہے۔اس کا انتظام یوں ہونا چاہئیے کہ ایک لمبا سفر کیا جاوے اور اس میں یہ تمام کتب جو کہ بہت سا ذخیرہ پڑا ہوا ہے تقسیم کی جاویں تا کہ تبلیغ ہو۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت سے سامان دیئے ہیں ان سے فائدہ نہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 358۔ایڈیشن 2003ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے روحانی خزائن کی نئی اشاعت کے موقعہ پر پیغام میں فرمایا۔

اس زمانے میں نبی اکرم ﷺ کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دئے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے’’مضمون بالا رہا‘‘ یہ سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطاء ہوئی کہ۔۔(ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22، ص۔106۔بحوالہ تذکرہ، ص۔508)

ایک موقعہ پر فرمایا:’’اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصّب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے سُننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں......اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر بذریعہ تقریر کے لوگوں پر اتمامِ حجت کی جاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 551۔ایڈیشن 2003ء)

تبلیغی میدان میں قلمی جہاد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔فرمایا:’’ان لوگوں کے حملے اسلام پر تلوار سے نہیں ہیں بلکہ قلم سے ہیں۔لہٰذا ضروری ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جاوے۔‘‘(ملفوظات،جلد چہارم صفحہ 231۔ایڈیشن2003ء)

فرمایا:’’جس قسم کے ہتھیار لے کر میدان میں وہ آئے ہیں اُسی طرز کے ہتھیار ہم کو لے کر نکلنا چاہئیے اور وہ ہتھیار ہے قلم۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام **سُلطان القلم** اور میرے قلم کو **ذُوالفقَارِ علی** فرمایا۔اس میں یہی سِرّ ہے کہ زمانہ جنگ وجدل کا نہیں ہے بلکہ قلم کا زمانہ ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 151۔ایڈیشن 2003ء)

ایک دفعہ حضرت مولوی نورالدینؓ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے عرض کیا کہ کوئی مجاہدہ مجھے بتلائیے۔آپؑ نے فرمایا:’’عیسائیت کے ردّ میں کوئی کتاب لکھو۔‘‘ پھر ایک موقعہ پر فرمایا:’’آریوں کے ردّ میں کتاب لکھو۔‘‘ تب مولوی صاحب تصدیق براہین احمدیہ لکھی اور فرمایا کہ ان ہر دو مجاہدوں میں مجھے بڑے بڑے فائدے ہوئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول صفحہ 513۔ایڈیشن 2003ء)

آپ کی یہ خواہش تھی کہ آپ کا پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچے۔رشتہ داروں کو تبلیغ کرنی چاہئیے۔ایک دفعہ سیر سے واپسی پر نواب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:’’میں سنتا رہتا ہوں کہ آپ اپنے اعزّہ کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔ہر وقت انسان کو فکر کرنی چاہئیے کہ جس طرح ممکن ہو،عورتوں اور مردوں کو اس امرِ الٰہی سے اطلاع کر دیوے۔حدیث میں آیا ہے کہ اپنے قبیلے کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا جیسے کسی قوم کا نبی۔جو موقعہ مل سکے اسے کھونا نہیں چاہئیے۔زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔رسول اللہ ﷺ کو جب **وَ اَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ** (الشعراء:215) کا حکم ہوتو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول ص584۔ایڈیشن 2003ء)

تبلیغ میں حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لئے دعا کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:’’سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوسکیں گے۔دعا میں بڑی قوتیں ہیں...... خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں......جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود تباہ ہو جائیں گے۔‘‘(ملفوظات جلد5 صفحہ 36۔ایڈیشن2003ء)

آپؑ کو ساری دنیا کو تبلیغ کر کے راہ راست پر لانا تھا۔اس لئے آپ نے اہل یورپ اور امریکہ کو بھی تبلیغ کی۔ایک موقعہ پر فرمایا:

’’اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جاویں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں۔ہماری صداقت کے دلائل وحقیقتِ اسلام پر ایک مستقل کتاب انگریزی میں چھاپ کر ان کو پیش کی جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5صفحہ 150۔ ایڈیشن 2003ء)

اس لئے فرمایا۔ان کی زبان میں انہیں لٹریچر اور کتب مہیا کی جائیں۔

فرمایا:’’ابتداء میں مَیں نے ایک اشتہار سولہ ہزار چھپوا کر یورپ، امریکہ میں

روانہ کیا تھا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط وکتابت شروع کی تھی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ میں کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخباروں میں ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے۔'' (ملفوظات، جلد5 صفحہ 176۔ ایڈیشن 2003ء)

تبلیغ میں ذاتی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی، کیا کروں۔ میں تو اسے بہت سمجھا چکا ہوں۔ فرمایا:

''زبانی وعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کر کے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے۔ تم اپنی حالت ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں کہ اب تم وہ نہیں رہے۔ جب یہ حالت ہوگی تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کر لیں گے۔ حدیث میں آیا ہے کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ۔ پس جب بیوی سے تمہارا اچھا سلوک ہوگا وہ تو خود بخود مجذوب ہو کر تمہاری مخالفت چھوڑ دے گی اور اس سے جان لے گی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے...... دعا کرنی چاہیئے کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی اور لطیف پیرایہ میں نصیحت بھی کرتے رہیں مگر سختی نہ کریں۔'' (ملفوظات جلد5 ص239۔ ایڈیشن 2003)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کے لئے جو انداز اپنائے اس سے ساری دنیا میں آپ کا پیغام پہنچا۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیاء احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خوشخبری عطا فرمائی کہ تین صدیاں نہیں گزریں گی کہ احمدیت دنیا پر غالب آجائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔ آپؑ نہایت جلال کے ساتھ فرماتے ہیں۔''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

آج ساری دنیا میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تبلیغ کے اس انداز کو اپنائے ہوئے آپ کے روحانی فرزند اور نائب اور ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بے شمار تائیدات اور نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کا سلطانِ نصیر بنتے ہوئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے تبلیغ کے میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

روزے کی اصل بنیاد تقویٰ پر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گنتی کے چند دن ہیں۔ مومن کو چاہئے کہ تقویٰ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑے تو گزر جائے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ ہمیں یہ حکم دے رہا ہے کہ سال کے گیارہ مہینے تو تمہیں جائز چیزوں کے استعمال کی میری طرف سے اجازت ہے، تم استعمال کرو ان کو اور تم کرتے رہے ہو، مگر اب مَیں کہتا ہوں کہ میری خاطر یہ چند دن تم دن کے ایک حصے میں یہ جائز چیزیں بھی استعمال نہ کرو۔ تو کیا تم بہانے بناؤ گے؟ یہ تو کوئی ایمان اور تقویٰ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوتا ہے جو تقویٰ پر چلتے ہیں اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یہ روزے چند دن کے نہ صرف خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث بن رہے ہیں بلکہ ہماری جسمانی صحت کے لئے بھی فائدہ مند ہیں۔ اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سال میں کچھ وقت ایسا ہونا چاہئے جس میں انسان کم سے کم غذا کھائے۔ تو اس امر سے ہم دوہرا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جسمانی صحت بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا بھی۔ فرمایا کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں تنگی نہیں دینا چاہتا، کسی تکلیف اور مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا اس لئے اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو تو پھر ان دنوں کے روزے نہ رکھو۔ اور یہ روزے دوسرے دنوں میں جب سہولت ہو پورے کر لو۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اس وقت چونکہ تمام گھر والے روزے رکھ رہے ہیں...... اُٹھنے میں آسانی ہے، زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا، جیسے تیسے روزے رکھ لیں، بعد میں کون رکھے گا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ بات وہی ہے کہ اصل بنیاد تقویٰ پر ہے، حکم بجالانا ہے کہ تم مریض ہو یا سفر میں ہو قطع نظر اس کے کہ سفر کتنا ہے، جو سفر تم سفر کی نیت سے کر رہے ہو وہ سفر ہے اور اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو تین کوس کا سفر بھی سفر ہے اگر سفر کی نیت سے ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں برداشت ہے، ہم برداشت کر سکتے ہیں تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 19/دسمبر 2003ء صفحہ 7)

دعوتِ الی اللہ ایک احمدی کا بنیادی کام ہے، دعوت الی اللہ میں تسلسل، مستقل مزاجی، حکمت اور دعاؤں سے کام لیں

تبلیغی میدان میں عملی نمونہ کی اہمیت

مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب۔ قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ جرمنی

جب ہم تاریخ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں انبیاء علیہ السلام کے دیگر کارہائے نمایاں کے ساتھ ساتھ طریقۂ تبلیغ کے حوالہ سے بھی بہت سی قولی اور فعلی شہادتیں نظر آتی ہیں۔

قرآنِ کریم کی سورۃ یوسف اور تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام چونکہ خدا کے نبی تھے اور بچپن سے ہی آپکو رویا و کشوف کے ذریعہ خدا تعالیٰ خبریں دیتا تھا۔ آپ اپنی رویا اپنے والدِ بزرگوار کو سنایا کرتے تو وہ فرماتے کہ ان باتوں کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچائیں۔ آخر جب اس بارے میں آپکے سوتیلے بھائیوں کو علم ہوا تو انھوں نے سوچا کہ یہ ہم سب سے چھوٹے ہیں، ایسا نہ ہو کہ ہمیں ان کا تابع ہونا پڑے۔ ہم میں سے ہی کسی ایک کو اپنے والد ماجد کا جانشین بننا چاہیے کیوں نہ ہو کہ ان کو مار ہی دیا جائے۔ انھوں نے ایک منصوبہ بنایا اور اپنے والد صاحب سے اجازت طلب کی کہ اے خدا کے نبی ہم یوسف کو بکریاں چرانے کے لئے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ وہاں ہم کھیلیں گے اور شام کو گھر آجائیں گے اور اسکو کوئی نقصان نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو خدشہ تو تھا مگر بیٹوں کے بے حد اسرار پر بالآخر انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔ انھوں نے منصوبہ بنایا کہ آپ علیہ السلام کو مار دیا جائے اور کہیں گے کہ انکو بھیڑیا کھا گیا ہے اس پر ایک بھائی نے مخالفت کی تو انھوں نے حضرت یوسف کو کنویں میں پھینک دیا۔

خدا تعالیٰ کی حکمت کے تحت ایک قافلہ کا وہاں سے گذر ہوا قافلہ والوں نے وہاں پڑاؤ کیا اور پانی کی غرض سے ڈول کنویں میں ڈالا تو یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال لیا اور اپنے ساتھ سرزمینِ مصر لے گئے وہاں غلام کی حیثیت سے انہیں عزیزِ مصر کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ ان کو مصر لے آئی۔ مصر میں بت پرستی عروج پر تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے واحد و یگانہ خدا کی عبادت میں کمی نہ آنے دی اور ہمیشہ بتوں کی عبادت کے خلاف اپنے خدا کی تائید و نصرت طلب کی۔ خدا تعالیٰ کی ودیعت کردہ حکمت و دانائی سے انھوں نے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں اپنی محبت بھر دی۔ اگر کسی نے زیادتی کی تو بڑے پیار سے اُسے سمجھایا اگر کوئی بیمار ہوا تو اسکی دل و جان سے خدمت کی اور اسکے دل میں جگہ بنائی۔ غرض غریبوں، یتیموں اور غلاموں سے اتنی محبت کی اور ان کے دکھ درد میں اس طرح شامل ہوئے جیسے انکا اپنا دکھ درد ہو۔ ان کے لئے گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں اور زندہ خدا اور بتوں کے مابین ان کو فرق بتایا۔

جب ان کو جیل خانہ میں قیدی کی حیثیت سے بند کیا گیا تو آپ نے قیدیوں کے ساتھ اس قدر حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا کہ وہ سب آپ کے گرویدہ ہو گئے جیل خانہ میں ایسی اصلاحات کیں کہ جیل خانہ کی انتظامیہ آپ کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکی۔ وہاں انھوں نے دعا کے ذریعہ بعض عجائبات دکھائے اور اپنے قیدی ساتھیوں کو بتایا کہ یہ میرے خدا کا فضل ہے جو یہ سب کام احسن طریق پر اور میری بتائی ہوئی پیشگوئیوں کے مطابق ہو رہے ہیں کیونکہ میرا ایک زندہ خدا ہے اور وہ مجھے بتاتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ یہ بت جو خود اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتے یہ آپکے لئے کیا کریں گے۔ وہاں جب سب کو یقین ہو گیا ایک واحد و یگانہ خدا ہے جو یوسف کی مدد کرتا ہے تو پھر آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور اس طرح ایک جماعت انکی حمایت کرنے لگی۔ آخر کار خدا تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو جیل سے رہائی عطا فرمائی اور انھیں حکومتی سطح پر عزیزِ مصر اور خزانوں پر مقرر فرمایا۔ حتیٰ کہ انھوں نے اپنی دعاؤں اور قول و فعل کی مطابقت سے ہر خاص و عام کے دلوں میں گھر کر لیا اور مصر میں قانون نافذ کروایا کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کی جائے اور بت پرستی کو قابلِ سزا جرم قرار دیا۔ آخر کار فوج کشی کے ذریعہ بت شکنی بھی کی۔

یہ تاریخی واقعہ تو خاصہ طویل ہے مگر اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کے مقاصد کو سمجھ لیں کہ یہ ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے ایک یا دو دن کا کام نہیں اور نہ ہی ہمیں تھک کر بیٹھ جانا ہے۔ جب تک ہم دعوتِ الی اللہ کے میدان میں مسلسل جدوجہد نہیں کریں گے مستقل مزاجی اور حکمت سے اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے دعوتِ الیٰ اللہ نہیں کریں گے اس وقت تک اتنی کامیابی نہیں ہوگی جتنی ہونی چاہیے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے اپنے فضل سے ہمیں کامیابی عطا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا مسیح محمدی سے وعدہ ہے کہ تیرے

وقت کوضائع نہیں کیا جائے گا۔لہذا ہماری حقیر کوششوں کو بھی پھل عطا کرتا ہے۔

خاکساراسی بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اقتباس آپکی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے۔حضور فرماتے ہیں:۔

''دعوتِ الی اللہ ایک احمدی کا بنیادی کام ہے۔دعوت الی اللہ میں تسلسل، مستقل مزاجی،حکمت اور دعاؤں سے کام لیں،آپ بھی، جولوگ باہر نکل سکتے ہیں باہر نکلیں، دعائیں کرتے ہوئے یہاں کی جو چھوٹی جگہیں ہیں اُن میں رابطے بڑھائیں۔ اور ان لوگوں میں نسبتاً سادگی زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں بھی چھوٹے قصبوں میں سادگی زیادہ ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ایک موقع ایسا آئے گا کہ باہر سے ہمارا پیغام اندر بڑے شہروں میں آنا شروع ہوگا ۔کیونکہ مقامی لوگ ہی اس کو پھیلائیں گے۔اور یہ میں نے مختلف ملکوں میں بھی دیکھا ہے کہ جہاں احمدی چھوٹی جگہوں پر ایکٹو(active) ہیں ان کے رابطے بڑی جگہوں کی نسبت زیادہ ہیں۔اور وہاں مقامی لحاظ سے جو بڑے لوگ ہیں، رابطوں میں انکو بھی وہ لے آتے ہیں،عوام کو بھی لے آتے ہیں،اوسط درجے کےلوگوں کو بھی لے آتے ہیں۔لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہماری کوشش اور رابطوں میں اور دعاؤں میں بہت کمی ہے۔ یہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی ہوگی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت قاضی عبداللہ صاحب کوایک یہ نصیحت بھی فرمائی تھی کہ دعاؤں پر بہت زور دینا ہے۔اورصرف اپنی کوشش پہ کبھی انحصار نہیں کرنا۔اور پھر ایک یہ نصیحت فرمائی تھی کہ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کاغور سے مطالعہ کریں تواس سے بھی انشاءاللہ علم میں اضافہ ہوتاہے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ اپنی سوچ اونچی رکھیں۔دل میں یہ رکھیں کہ آپ نے یورپ کو فتح کرنا ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے تو ماننا نہیں۔ان میں سے بھی سعید فطرت لوگ پیدا ہوسکتے ہیں اور انشاء اللہ ہوں گے اور ہورہے ہیں۔ میں پھر یہی کہتا ہوں کہ سوچ اونچی رکھیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا اور مستقل مزاجی سے کام کرتے رہیں اورصرف دنیا کمانے کی طرف ہی توجہ نہ دیں بلکہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ دیں۔ جب آپ احمدیت کے نام پر یہاں اسائیلم لیتے ہیں تو احمدیت کی خدمت کا حق ادا کریں اور پیغام پہنچائیں نہ کہ یہاں کی رنگینوں میں گم ہو جائیں۔تو اگراس طرح اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اورکوشش سے پیغام پہنچائیں گےتو خدا تعالیٰ انشاءاللہ برکت ڈالے گا۔اللہ کرے کہ آپ سنجیدگی سے اس بارے میں کوشش کریں۔''(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اکتوبر 2004ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اقوال پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

روشن دِیپ دعا کے رکھنا

ہجر کا داغ سجا کے رکھنا
عشق کا دیپ جلا کے رکھنا

راہِ خدا میں جینا مرنا
سچ کا علَم اُٹھا کے رکھنا

آدھی رات کو اُٹھنا یارو
شورِ درد مچا کے رکھنا

عِشق کی آگ میں جَلتے رہنا
اور اِسے دہکا کے رکھنا

دُھراؤں گا عِشق کا قِصّہ
تم بھی دار سجا کے رکھنا

زِیست بہت آسان رہے گی
زخموں کو مہکا کے رکھنا

دریا میں طوفان ہوں جتنے
کشتی نوح چلا کے رکھنا

دنیا ہے یہ مِثلِ زلیخا
خود کو یار! بچا کے رکھنا

ابرِ رحمت جھکا ہوا ہے
دستِ طلب بڑھا کے رکھنا

ہے دَرپیش سفر اک لمبا
زادِ راہ کما کے رکھنا

سورج بھی نکلے گا یارو
رات کا درد بٹا کے رکھنا

صبر کا پھل ملے گا اشرف
روشن دِیپ دعا کے رکھنا

(محمد اشرف ڈوگر)

کھانے کے چند آداب

(مرسلہ: مکرم قمر عطاء صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصاراللہ جرمنی)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کھانے پینے میں آپؐ سادگی کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے تھے۔ کھانے میں کبھی نمک زیادہ ہوجائے یا نمک نہ ہو یا کھانا خراب پکا ہو، تو آپ کبھی اظہارِ ناراضگی نہیں فرماتے تھے۔ جہاں تک ممکن ہوسکتا تھا آپ ایسا کھانا کھا کر پکانے والے کو دل شکنی سے بچانے کی کوشش کرتے تھے لیکن اگر بالکل ہی ناقابل برداشت ہوتا تو آپ صرف ہاتھ کھینچ لیتے تھے اور یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ مجھے اس کھانے سے تکلیف پہنچتی ہے۔''

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماعاب النبی ﷺ طعاماً)

جب آپ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ تکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب الاکل متکئا)

جب آپ کے پاس کوئی چیز آتی تو اپنے صحابہؓ میں بانٹ کر کھاتے چنانچہ آپ کے پاس ایک دفعہ کچھ کھجوریں آئیں آپ نے صحابہ کا اندازہ لگایا تو سات سات کھجوریں فی کس آتی تھیں اس پر آپ نے سات سات کھجوریں صحابہ میں بانٹ دیں۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اِس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور اُن کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھونا ہوا گوشت بھی کھایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور یہی حالت رسول اللہ ﷺ کی وفات تک رہی۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب ماکان النبی ﷺ واصحابہٗ یاکلون)

(روزنامہ الفضل ربوہ 8/جنوری 2014ء صفحہ اوّل)

ادرک کے فوائد

(مرسلہ: مکرم خاور افتخار صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ جرمنی)

ادرک گھروں میں روزانہ استعمال ہونے والی تیز ذائقہ والی کڑوی گانٹھ دار جڑ ہے جو قوت مدافعت کو بہتر بنا کر قدرتی دوا کا کام دیتی ہے۔ یہ بوٹی بھی ہے اور سبزی وغذا بھی۔ سب سے پہلے ادرک کی کاشت ایشیا میں شروع ہوئی یعنی اس کا اصل وطن چین اور انڈیا ہے۔ ادرک کا پودا ایک فٹ سے ڈھائی فٹ تک لمبا ہوتا ہے اس پودے کی تازہ جڑ ادرک کہلاتی ہے اور جب اسکو خشک کرلیا جائے تو اُس کو سونٹھ کہتے ہیں۔ ادرک کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک ریشہ دار اور دوسری بے ریشہ اور اس کی دوسری قسم بے ریشہ بہترین ادرک شمار کی جاتی ہے۔ اس کو میوہ سونٹھ بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے بارے میں ذکر آیا ہے کہ'' اور وہ اُس میں (جنت) ایک ایسے پیالے سے پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔''(سورۃ الدھر:18)

آیئے جانتے ہیں کہ یہ خدائی تحفہ کن امراض میں انسان کو فائدہ دپہنچاتا ہے۔ معدے کے امراض میں ادرک مفید ہے، یہ دست آور بھی ہے اور قابض بھی۔ تازہ ادرک پسی ہوئی آدھی چمچ لیجئے اس میں ایک چمچ پانی، ایک چمچ لیموں کا رس، ایک چمچ پودینے کا رس اور ایک چمچ شہد ملایئے۔ یہ مرکب وہ لوگ دن میں تین بار چاٹ لیں جن کو متلی، قے، بدہضمی، یرقان یا بواسیر کی شکایت ہو۔ یہ نسخہ ان بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ اپنا ہاضمہ درست رکھنا چاہتے ہیں تو کھانے کے بعد تازہ ادرک کا چھوٹا سا ٹکڑا چبالیں اس سے زبان کی میل بھی اترتی ہے نیز معدہ کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر جگر کی خرابی کے باعث پیٹ میں پانی جمع ہوجائے تو مریض کو ادرک کا جوس پلائیں۔ یہ جوس پیشاب آور ہے اور پیٹ کا پانی نکلنے میں مدد دیتا ہے۔ بھوک کم لگنے کی صورت میں ادرک استعمال کیجئے۔ پیٹ کا درد اور اپھارہ دور کرنے کے لئے بھی ادرک کھائی جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال نزلہ، زکام، نمونیہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ آنکھوں میں طاقت پیدا کرنے کے ساتھ روشنی میں اضافہ کرتی ہے مقوی دماغ بھی ہے۔ ادرک کے بے پناہ طبی فوائد کے پیش نظر اسے سفوف، روٹی، روغن، حلوہ، جوشاندہ، سیرپ، جوارش، لیوب، معجون، گولی، مربہ، اچار، جوس، مختلف اقسام کے سوپ، چائے اور قہووں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسالہ جات کے طور پر اس کا پاؤڈر دستیاب ہے۔ مغربی ممالک میں میٹھے میں سوکھی ادرک کو استعمال کرنا عام ہے۔ ذائقہ پیدا کرنے کیلئے ادرک کو ڈبل روٹی، کیک اور بسکٹ میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ شوگر کے مریضوں کے لیے ادرک بہت فائدہ مند ہے کیونکہ یہ انسانی جسم میں انسولین پیدا کرتی ہے جو شوگر کو کنٹرول کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔

تعارف کتاب درویشان احمدیت

(ظہیر احمد طاہر۔ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جرمنی)

زیر تعارف کتاب ''درویشان احمدیت''، سابق مبلغ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری کی تصنیف ہے جس کی اب تک چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ کتاب ایسے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپ کے صحابہ کرام نیز آپ کی جماعت کے مخلصین کے ذاتی تجربات میں آئے اور اب تک آرہے ہیں اور جن کو پڑھ کر جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی پر ایمان مضبوط ہوتا ہے وہاں دوسری طرف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر زبردست شہادت قائم ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتب ہمارے گھروں میں موجود ہونی چاہئیں تا کہ یہ واقعات خود پڑھنے کے بعد کہانیوں کے رنگ میں اپنے بچوں کو سنا کر ان کے ایمانوں کو مضبوط کیا جاسکے جس کی ان ممالک میں خاص طور پر اشد ضرورت ہے۔

بنیادی طور پر یہ کتابیں سچی خوابوں، کشوف اور الہامات پر مشتمل ہیں، ان کے ذریعہ انجیل کی وہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ:

حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے وقت عورتوں اور بچوں تک کو سچی خوابیں آئیں گی۔ (دیکھیں انجیل کی کتاب ''رسولوں کے اعمال'' باب 2 آیت 17-18)

بائیبل میں مذکور اسی پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔''

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 475)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر یہ ایک ایسی دلیل ہے جو ہر عیسائی کو خواہ وہ کتنا ہی عالم کیوں نہ ہو، لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر سکولوں میں پڑھنے والے ہمارے بچے اور بچیاں یہ دلیل یاد کرلیں تو وہ ہر عیسائی کو لاجواب کرسکتے ہیں۔

پانچ کتابوں پر مشتمل اس کتاب کے سیٹ کی موجودہ قیمت 25 یورو ہے جسے ہماری درخواست پر مکرم مولانا صاحب موصوف نے انصار کے لئے دس یورو کر دیا ہے۔ زعماء اپنی اپنی مجالس میں تحریک کر کے جتنے سیٹوں کی ضرورت ہو، مکرم مولانا صاحب سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر کے ان سے یہ سیٹ منگوا سکتے ہیں۔

F.I. Anweri, Danzigerstr.8,

63179 Obertshausen, Germany Tel.06104-71400

دلچسپ معلومات

(مرسلہ: مکرم تنویر احمد ناصر صاحب۔ ہوف)

انوکھی ٹری ہاؤس کالونی

جمہوریہ کوسٹاریکا میں گھنے درختوں کے اوپر زمین سے کئی فٹ بلندی پر ایک کالونی آباد ہے۔ گھنے جنگلات میں بلند درختوں پر تعمیر کی جانے والی ''فنسا بیلا وزٹا'' نامی اس انوکھی کالونی کا رقبہ 600 ایکٹر پر محیط ہے جہاں 27 خاندان رہائش پذیر ہیں۔ قدرتی ماحول میں قائم اس محلے کے باسیوں نے آپس میں رابطے اور ایک دوسرے کے گھر تک باآسانی رسائی کے لئے لکڑی کے پل بھی تعمیر کئے ہوئے ہیں۔ مکمل طور پر لکڑی کی تراش خراش سے قائم یہ منفرد ٹری ہاؤس کالونی نہ صرف اپنی انفرادیت اور دلکشی کے باعث سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے بلکہ فن تعمیر کا انوکھا نمونہ بھی ہے۔ (روزنامہ الفضل 3 / اگست 2013ء)

پیس میکر کی چارجنگ

اب دل میں لگائے جانے والے پیس میکر کے لئے چارجر کی ضرورت نہیں کیونکہ دھڑکنیں ہی اسے توانائی فراہم کرنے کا سبب بنیں گی۔ یہ انقلابی دریافت امریکا میں ہونے والی ایک طبی تحقیق کے دوران سامنے آئی ہے۔ مشی گن یونیورسٹی کی تحقیق کی کامیابی کی صورت میں آئندہ پیس میکر کی بیٹریاں تبدیل کرنے کیلئے کسی سرجری کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ مشی گن یونیورسٹی کی ابتدائی تحقیق کے دوران ماہرین نے ایسی پیس میکر ڈیوائس استعمال کی جو دل کی حرکت سے بجلی پیدا کر کے اسے جذب کر لیتی ہے۔ (روزنامہ جنگ 24 / مئی 2013ء)

کچرا درآمد کرنا شروع کر دیا

ترقی پذیر ممالک میں صفائی کی ناقص صورتحال اور کوڑے کے ڈھیر چند بنیادی مسائل میں شمار کئے جاتے ہیں تاہم یورپی ملک ناروے میں اس کے برعکس صورتحال ہے جہاں کچرا نہ ہونا ایک مسئلہ بن گیا ہے، بتایا گیا ہے کہ اوسلو میں بجلی کی پیداوار کا انحصار کچرے پر ہے تاہم صفائی کے زبردست نظام کی وجہ سے وہاں کوڑا پیدا ہونا کم ہو گیا ہے اور حیران کن طور پر 14 لاکھ نفوس پر مشتمل اس شہر کو توانائی کی فراہمی کیلئے دیگر ممالک سے کچرا درآمد کیا جا رہا ہے، ناروے آج کل ایسے ممالک کی تلاش میں ہے جہاں بڑے پیمانے پر کچرا موجود ہو۔ تاہم اس ضمن میں ایک مشکل یہ درپیش ہے کہ بجلی پیدا کرنے کے لئے خاص قسم کا کچرا چاہیئے اور ہر قسم کے کوڑے سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔

(روزنامہ دنیا، 5 / مئی 2013ء)

مختصر رپورٹ چیریٹی واکس 2014ء

رپورٹ مرتبہ: مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب۔قائد ایثار مجلس انصاراللہ جرمنی

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور ہدایات کے مطابق مجلس انصاراللہ کو جرمنی کے چھوٹے بڑے شہروں میں اب تک گیارہ چیریٹی واکس منعقد کرنے کی توفیق ملی جبکہ گزشتہ سال ان کی تعداد 7 تھی۔ چیریٹی واکس کے کامیاب انعقاد کے لئے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ جرمنی کو نگران اعلیٰ مقرر کیا جبکہ دیگر ممبران عاملہ کی بھی مختلف چیریٹی واکس میں ڈیوٹی لگائی گئی۔ان چیرٹی واکس میں مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 3500 رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان چیریٹی واکس سے مجموعی طور پر ایک لاکھ یورو سے زائد وصولی ہو چکی ہے۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔ذیل میں اب تک منعقد ہونے والی چیریٹی واکس کی مختصر رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔

احمدیہ چیریٹی واک Hattersheim

مورخہ 24/اپریل 2014ء کو Hattersheim شہر کے عین وسط میں چیریٹی واک منعقد ہوئی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب ناظم علاقہ Taunus کو اس واک کے لئے چیئر مین مقرر کیا تھا۔مہمان خصوصی شہر کی Bürgermeisterin Frau Antje Köster نے چیریٹی واک کا افتتاح کیا۔انہوں نے اپنے میں خطاب کہا کہ وہ جماعت کے انسانی فلاح و بہبود اور رفاعی کاموں کی دل سے معترف ہیں۔انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار بھی کیا کہ وہ خواہش کے باوجود کسی وجہ سے آج دوڑ میں شامل نہیں ہوسکتیں۔اس چیریٹی واک میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم مولانا محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی حصہ لیا اور نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔اس چیریٹی واک میں مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کے علاوہ مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل،مکرم مبارک احمد شاہد نائب صدر دوم،مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار،مکرم محمد ایوب خان صاحب قائد تربیت نو مبائعین اور مکرم فلاح الدین خان صاحب ناظم علاقہ فرنکفرٹ نے شرکت کی۔دوڑ کے اختتام پر مکرم صدر صاحب انصاراللہ نے انعامات تقسیم کئے۔کھانے کے بعد یہ تقریب بخیروخوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔اس چیریٹی واک میں اکٹھی ہونے والی رقم ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ Lebensbrücke Flörsheim, Tierpark Hattersheim, Hausaufgabenhilfe Grundschulen Hatterheimer Kitas, Ökumenische Wohnhilfe Hofheim میں تقسیم کی جائے گی۔

احمدیہ چیریٹی واک Nürnberg

یہ چیریٹی واک مورخہ 26/اپریل 2014ء کو Nürnberg کے علاقہ Theodor Heuss-Brücke میں منعقد ہوئی۔مکرم صدر صاحب نے مکرم ملک نثار محمود صاحب ناظم علاقہ Bayern کو اس چیریٹی واک کا چیئر مین مقرر کیا تھا۔شہر کے Oberbürgermeister جناب Dr.Ulrich Maly نے اپنے پیغام میں کہا کہ مجھے بہت خوشی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت اپنی ایک چیریٹی واک نیورن برگ میں بھی منعقد کررہی ہے۔انہوں نے شہر کے لئے جماعت کی خدمات کو سراہا نیز چیریٹی واک کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس چیریٹی واک میں مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کے علاوہ مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل،مکرم مبارک احمد شاہد نائب صدر دوم اور مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار نے شرکت کی۔واک کے اختتام پر اوّل ، دوم اور سوم آنے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے۔آخر پر تمام شرکاء کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔اس واک سے حاصل ہونے والی آمدنی Humanity First کے علاوہ یہاں کی لوکل چیریٹیز میں تقسیم کی جائے گی جن میں Verein-Hilfe für Krebskranke e.V., Verein für

Bund Naturschutz in Bayern اورMenschen mit Körperbehinderung e.V. شامل ہیں۔

احمدیہ چیریٹی واک Marburg

مورخہ 27/اپریل2014ءکوUniversitätsstadion میں احمدیہ چیریٹی واک ماربرگ ہوئی۔گزشتہ سال بھی اس شہر میں چیریٹی واک منعقد کی گئی تھی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم رفیع خان صاحب ناظم علاقہ Hessen Mitte کو اس چیریٹی واک کیلئے چیئرمین مقرر کیا تھا۔مکرم قمر احمد عطاء صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی ،مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب معاون صدر اور مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب قائد اشاعت نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت کی۔ مہمان خصوصی شہر کے OberbürgermeisterHerr Egon Vaupel نے چیریٹی واک کا افتتاح کیا۔اپنے مختصر خطاب میں انہوں نے Marburg شہر میں دوسری مرتبہ چیریٹی واک کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور چیریٹی واک کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔چیریٹی واک کے اختتام پر اوّل،دوم،سوم آنے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے نیز تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اس چیریٹی واک میں اکٹھی ہونے والی رقم ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ Marburger Kitas اور Marbuger Tafel میں تقسیم کی جائے گی۔

احمدیہ چیریٹی واک Hamburg

مورخہ 27/اپریل2014ءکو جرمنی کے دوسرے بڑے شہر Hamburg کے ایک خوبصورت مقام Alster میں منعقد ہوئی۔گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہ پروگرام نہایت دلچسپ اور کامیاب رہا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم ناصر احمد بٹ صاحب ناظم علاقہ ہمبرگ کو اس چیریٹی واک کے لئے چیئرمین مقرر کیا۔مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب رکن خصوصی مجلس انصاراللہ جرمنی نے بطور مرکزی نمائندہ شرکت کی۔

Herr Harald Rösler,Bezirksamtsleiter Hamburg Nord نے بطور مہمان اس چیریٹی واک میں خصوصی شرکت کی اور کامیاب ہونے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے۔اپنے خطاب میں انہوں نے شہر ہمبرگ کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور انسانیت کی خدمت کے لئے جماعت کی کوششوں کی بہت تعریف کی۔آخر پر تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اس چیریٹی میں جمع ہونے والی رقم بھی ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ SOS-Kinderdorf میں تقسیم ہوگی۔

احمدیہ چیریٹی واک Dietzenbach

مورخہ 27/اپریل2014ءکو Dietzenbach میں پہلی بار منعقد ہونے والی اس چیریٹی واک کے لئے مکرم خلیق اختر بسراء صاحب ناظم علاقہ Dietzenbach کو چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔شہر کے وسطی علاقہ میں واقع Rathaus سے چیریٹی واک کا آغاز کیا گیا تھا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے بھی اس چیریٹی واک میں شرکت کی۔علاوہ ازیں مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر دوم اور مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب بھی بطور مرکزی نمائندگان شریک ہوئے۔مہمان خصوصی شہر کے میئر Herr Jürgen Rogg نے جماعت کے رفاعی کاموں کو بہت سراہا اور چیریٹی واک کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس چیریٹی واک کی خاص بات یہ تھی کہ پروگرام کے آخر میں شامل ہونے والوں کی دلچسپی کے لئے انعامات بذریعہ قرعہ اندازی دیئے گئے۔کل 26 انعامات تقسیم کئے گئے۔لوگ تقسیم انعامات کے اس طریقہ کار سے بہت محظوظ ہوئے۔آخر پر حاضرین کے لئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔اس چیریٹی واک میں جمع ہونے والی رقم بھی ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ دیگر تنظیموں میں تقسیم کی جائے گی جن میں Waldkindergarten Hoppetosse، Dietzenbacher Tafel اور Deutsches Rotes Kreuz شامل ہیں۔

احمدیہ چیریٹی واک Eppelheim

27اپریل2014ءکوہی Eppelheim میں بھی ایک چیریٹی واک کا انعقاد ہوا۔ یہاں منعقد ہونے والی اس پہلی چیریٹی واک کے لئے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم شبیر احمد صاحب ناظم علاقہ Baden کو چیئر مین مقرر کیا۔ یہ چیریٹی واک جماعت ایپل ہائیم کے نماز سنٹر سے شروع ہوئی اور مقررہ فاصلہ طے کر کے یہیں اختتام پذیر ہوئی۔Eppelheim کے میئر Herr Dieter Mörlein نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔آپ پروگرام کے آغاز سے لے کر اختتام تک ہمہ وقت شامل رہے۔اپنے خطاب میں جناب میئر نے Eppelheim کے لئے جماعت کی خدمات کو بے حد سراہا۔انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اگر چہ وقت کی کمی وجہ سے اس سال کوئی مناسب روٹ طے نہیں کیا جاسکا تاہم آئندہ سال شہر کے درمیان میں کوئی روٹ طے کیا جائے گا۔انہوں نے واک میں حصہ لینے والے 88 سالہ ناصر مکرم رانا حمید اللہ صاحب کی ہمت وحوصلہ کی داد دی۔آخر پر جناب میئر نے کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب رکن خصوصی مجلس انصاراللہ جرمنی،مکرم شیخ منیر احمد صاحب معاون صدر اور مکرم داؤد احمد صاحب نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت کی۔آخر پر تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ یہاں سے حاصل ہونے والی رقم ہیومینیٹی فرسٹ کے علاوہ Sozialfonds der Stadt Eppelheim میں تقسیم ہوگی۔

احمدیہ چیریٹی واک Waiblingen

مورخہ 27اپریل 2014ءکوانصاراللہ جرمنی کے زیر اہتمام Waiblingen میں ایک چیریٹی واک کا انعقاد کیا گیا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے اس واک کے لئے مکرم افتخار احمد صاحب ناظم علاقہ Württemberg Nord کو چیئر مین مقرر کیا تھا۔مرکز کی نمائندگی میں مکرم محمد منور عابد صاحب نائب صدر صف دوم اور مکرم شاہد محمود صاحب نائب صدر دوم پروگرام میں شریک ہوئے۔اگر چہ اس روز موسم انتہائی خراب رہا اور تمام وقت بارش ہوتی رہی تاہم اس کے باوجود یہ چیریٹی واک نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی Herr Willi Halder ممبر آف صوبائی پارلیمنٹ Baden Württemberg بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔آپ ہمہ وقت پروگرام میں شامل رہے نیز کامیاب والے افراد میں انعامات بھی تقسیم کئے۔اپنے خطاب میں انہوں نے کامیاب چیریٹی واک منعقد کرنے پر انتظامیہ کو مبارک باد دی نیز کہا کہ جو جماعت فلاح و بہبود اور خدمت انسانیت کے ایسے کام کرتی ہو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی عزت کریں۔دیگر چیریٹی واکس کی طرح یہاں بھی تمام افراد کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔چیریٹی واک میں جمع ہونے والی رقم ہیومینیٹی فرسٹ کے علاوہ Waiblinger Tafel Deutsches Rotes Kreuz, اور Waiblinger Kitas میں تقسیم کی جائے گی۔

احمدیہ چیریٹی واک Neuss

مورخہ 3مئی2014ءکو Neuss شہر کے اسٹیڈیم میں چیریٹی واک کا آغاز ہوا اور طے شدہ روٹ مکمل ہونے پر یہ واک اسٹیڈیم ہی میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس واک کے لئے مکرم منیر احمد طاہر صاحب ناظم علاقہ Nordrhein West کو چیئر مین مقرر کیا گیا تھا۔یہ واک بھی نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی،مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل،مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر دوم اور مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔حسب معمول پروگرام کے اختتام پر کامیاب ہونے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے گئے اور تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔اس جگہ اکٹھی ہونے والی رقم بھی ہیومینیٹی فرسٹ Initiative Schmetterling Neuss میں تقسیم ہوگی۔

احمدیہ چیریٹی واک Gernsheim

مورخہ 03مئی2014ءکو Gernsheim میں ایک چیریٹی واک کا انعقاد کیا گیا۔اس کے لئے شہر کے عین وسط میں واقع Rathaus کے قریب روٹ مقرر کیا گیا تھا۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم منور اکمل فانی صاحب ناظم علاقہ Riedstadt کو اس واک کے لئے چیئر مین مقرر کیا۔شہر

کے میئر Herr Peter Burger نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔آپ نے چیریٹی واک کے انعقاد پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور اس بات پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا کہ واک سے حاصل ہونے والی رقم لوکل چیریٹیز کو ہی دی جائے گی۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر دوم، مکرم شیخ منیر احمد صاحب معاون صدر، مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم شیخ محمد یونس قائد تعلیم القرآن نے بھی اس چیریٹی واک میں شمولیت اختیار کی۔علاوہ ازیں مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔آپ نے چیریٹی واک کے آغاز سے قبل جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔تقریب تقسیم انعامات اور کھانے ساتھ یہ پروگرام بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔اس چیریٹی کی رقم ہیومینٹی فرسٹ Caritas Gernsheim Gernsheimer Kitas, Bürgerstiftung Gernsheim میں تقسیم کی جائے گی۔

احمدیہ چیریٹی واک Hanau

مورخہ 4رمئی 2014ءکو Hanau میں ایک چیریٹی واک کا انعقاد کیا گیا۔مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیر انتظام منعقد ہونے والی شہر ہاناؤ میں ہونے والی یہ پہلی چیریٹی واک تھی۔اس واک کے لئے مکرم مبشر احمد صاحب ناظم علاقہ مائن فرانکن کو چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر، مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار، مکرم محمد ایوب خان صاحب قائد تربیت نومبائعین، مکرم نیر اقبال صاحب قائد تعلیم اور مکرم قمر احمد عطاء صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت کی۔Hanau کے Oberbürgermeister Herr Kaminsky اس چیریٹی واک کے مہمان خصوصی تھے۔انہوں نے دوڑ میں بھی حصہ لیا جس کے لئے وہ بطور خاص تیار ہو کر آئے تھے۔اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ اتنے منظّم طریق سے اور اتنی کامیابی کے ساتھ اتنی بڑی چیریٹی واک منعقد کرسکتی ہے۔انہوں نے اپنی جیب سے 100 یورو بھی چیریٹی کے لئے ادا کئے۔آخر پر ہاناؤ کے Bürgermeister Herr Weiß-Thiel نے کامیابی حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔تمام شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اس چیریٹی واک کی رقم ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ Edi Petry Stiftung, Hanauer Tafel اور Deutsches Rotes Kreuz میں تقسیم ہوگی۔

احمدیہ چیریٹی واک Pfungstadt

مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیر انتظام مورخہ 18رمئی 2014ءکو Pfungstadt میں ایک کامیاب چیریٹی واک منعقد ہوئی۔اس واک کے لئے مکرم وسیم احمد سندھی صاحب ناظم علاقہ Pfalz کو چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔شہر کے میئر Herr Patrick Koch بطور مہمان خصوصی پروگرام میں شامل ہوئے۔آپ نے ریس میں حصہ بھی لیا۔اس سے قبل آپ نے چیریٹی واک کے سلسلہ میں ہونے والے مختلف انتظامات میں انتظامیہ کو اپنا بھرپور تعاون بھی پیش کیا۔اس چیریٹی واک میں مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر دوم، مکرم شیخ منیر احمد صاحب معاون صدر اور مکرم شیخ محمد یونس صاحب قائد تعلیم القرآن، مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب قائد تبلیغ اور مکرم اسداللہ خان صاحب قائد تحریک جدید بھی شامل ہوئے۔اس واک کے لئے شہر کی طرف سے Friedenspark کے قریب روٹ فراہم کیا گیا تھا۔پروگرام کے آخر پر جناب میئر نے اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے افراد میں انعامات تقسیم کئے۔تمام شرکاء کے لئے کھانے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔اس چیریٹی واک میں جمع ہونے والی رقم ہیومینٹی فرسٹ کے علاوہ Deutsches Rotes Kreuz، Kinder und Jugendförderung Pfungstadt, اور Lebenshilfe für geistig Behinderte میں تقسیم ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

OFFICE OF THE PRIVATE SECRETARY
TO
HAZRAT KHALIFATUL MASIH V

Flag
Majlis
Ansarullah

30. MAI 2014

ANSAR SECTION

لندن ۔۳۰؍مئی ۲۰۱۴ء

مکرمی چوہدری افتخار احمد صاحب

صدر مجلس انصاراللہ۔ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکا خط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا جسکے ساتھ آپنے سال **2013** کے شجرکاری کے پروگرام کے عمل کے دوران کی کچھ یادگار تصاویر کتابچہ کی شکل میں **(Souvenir)** حضور کی خدمت میں پیش کی ہے۔

بعد ملاحظہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجلس انصاراللہ جرمنی نے ۲۰۱۳ء میں شجرکاری کے ذریعہ ایک انوکھا تبلیغی مثال پیش کیا ہے۔ ۱۱۱؍ مقامات پر ۲۰۷؍ پودے مقامی اعلیٰ افسران اور اخبارات کے نمائندوں کی موجودگی میں لگائے اور جسکی خبریں تصویروں کے ساتھ ۲۰۰؍اخباروں میں شائع ہوئیں جن سے ۳ **million** سے زائد لوگوں نے استفادہ کیا ہوگا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اتنے کم عرصے میں جماعت کی مقبولیت جتنی شجرکاری کے ذریعہ ہوئی اتنی کسی اور طریقوں سے ممکن نہیں۔ احمدیت قبول کریں یا نہ کریں مگر اس واقعہ کو ذہن نشین ضرور کرلیا ہوگا۔ آپکی اس اعلیٰ سوچ سے بلاشبہ ہماری تبلیغی کوششوں کو بہت تقویت ملے گی۔ انشاءاللہ

اللہ تعالیٰ آپکو اور آپکے تمام کارکنوں کی نیک خدمات قبول فرمائے اور روحانی ثمرات سے نوازے۔ آمین

والسلام

خاکسار

شمیم احمد خان

اسسٹنٹ پرائیوٹ سکریٹری **(honorary)** انصار سکشن

تقاریب شجرکاری 2013 زیرانتظام مجلس انصاراللہ جرمنی

(دوسری قسط)

جماعت قرآن کی اصل تعلیم بغیرخوف وخطر دنیا میں پیش کررہی ہے

مورخہ 26؍مارچ 2013 کو مجلس انصاراللہ فرائی سنگ کو پودا لگانے کی توفیق ملی۔ شہر کے لارڈ میئر HerrTobias Eschenbacher اپنی پوری عاملہ کے ساتھ شامل ہوئے اور تقریب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ’’یہ پودا ہم دونوں کی امن پرستی کے ارادوں کا نشان ہے۔ جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت قرآن کی اصل تعلیم بغیرخوف وخطر دنیا میں پیش کررہی ہے۔‘‘ مکرم ظفراحمد ناگی صاحب ریجنل امیر نے جماعت کا تعارف پیش کیا اور جناب لارڈ میئر کو اپنی پوری عاملہ کے ساتھ آنے پر نیز جماعت کے متعلق خوبصورت کلمات کہنے پر شکریہ ادا کیا۔ مکرم ملک نثار محمود صاحب ناظم علاقہ اور مکرم عبدالمجید صاحب زعیم مجلس نے صدر مجلس کی نمائندگی میں جناب لارڈ میئر کو شیلڈ پیش کی۔ اس پروگرام کی خبر اخبار نے بھی دی۔ پروگرام کے آخر پر انصار نے مہمانوں کی منفرد انداز سے ضیافت بھی کی۔

FRIEDENSBAUM GEPFLANZT

Symbol für ein liebevolles Miteinander

Der gemeinsame Spatenstich an der Alois-Steinecker-Straße sollte die Symbolhaftigkeit des Friedensbaums noch einmal unterstreichen: „Liebe für Alle, Hass für Keinen" ist das Motto der Ahmadiyya-Gemeinde in der Domstadt, die seit Anfang der 90er Jahre in Freising verwurzelt ist. FOTO: LEHMANN

Freising – Ein gutes Wort ist „wie ein guter Baum, dessen Wurzel fest ist, und dessen Zweige in den Himmel reichen. Ein schlechtes Wort aber ist wie ein schlechter Baum, der aus der Erde entwurzelt ist und keine Festigkeit hat." So steht es in der Sure Ibrahim 25-27 des Koran. Und genau die wurde gestern angestimmt, als die Ahmadiyya Muslim Jamaat aus Freising der Stadt einen Friedensbaum schenkte.

An der Alois-Steinecker-Straße neben der Aus- und Einfahrt zum Parkhaus steht nun der Zierapfel, der hoffentlich im Herbst Früchte tragen wird. Geschenkt und gespendet wurde der Baum von der muslimischen Gemeinde, die damit ihr Motto „Liebe für Alle, Hass für Keinen" versinnbildlichen wollen. Der Baum soll ein Zeichen des friedlichen Zusammenlebens sein, soll die Dankbarkeit der muslimischen Reformgemeinde für die freundliche Aufnahme in Freising ausdrücken.

1889 wurde die Ahmadiyya Muslim Jamaat in Indien gegründet, ist inzwischen in über 200 Ländern vertreten und hat sich mit seiner Interpretation des Koran ganz dem Frieden verschrieben. „Mit Gewalt geht es nicht", sagte denn auch Nisar Mehmood von der Bayerischen Ahmadiyya gestern anlässlich des kleinen Festes zur Baumpflanzung – Tee und Kaffee samt indischen und pakistanischen Spezialitäten im Schneegestöber inklusive.

Fest verwurzeltes Zeichen der Dankbarkeit und des gegenseitigen Respekts

OB Tobias Eschenbacher sagte, das Motto der Ahmaddiyya sollte „unser aller Bestreben" sein, schließlich „leben wir alle auf einer Welt". Er dankte den Muslimen, dass sie sich mit ihrer friedlichen Interpretation des Koran, mit ihrer Haltung und Ausrichtung so „offensiv" in der Öffentlichkeit zeigten.

37 Mitglieder zählt die Reformgemeinde des Islam derzeit in Freising. 1989 waren die ersten drei Familien als Flüchtlinge aus Pakistan nach Freising gekommen, um den Verfolgungen in ihrem Heimatland zu entgehen. Alle sind sie deutsche Staatsbürger, alle stehen sie in einem Arbeitsverhältnis, die Hälfte ist selbstständig – so wurde es gestern den Vertretern der Stadt Freising berichtet.

ANDREAS BESCHORNER

آپ سے ہمیشہ تعاون کرنے کو تیار ہوں

مجلس انصاراللہ نوِاس کو مورخہ 27/مارچ کو شہر میں پودا لگانے کی توفیق ہوئی۔ اس تقریب میں شہر کے میئر جناب Herbert Napp شامل ہوئے۔ انہوں نے درخت لگانے کے بعد تقریب میں کہا کہ ''میں نے یہاں آنے سے پہلے آپ کی جماعت کے متعلق پڑھا ہے آپ پُرامن لوگ ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ایک اچھا درخت اچھے انسان کی طرح انسانوں اور حیوانوں کو فائدہ دیتا ہے۔ جماعت کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ میں آپ سے ہمیشہ تعاون کرنے کو تیار ہوں۔'' اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ مکرم منیر احمد طاہر ناظم علاقہ نے مہمانوں کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور مرکزی کی نمائندگی میں میئر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ اس موقعہ پر مکرم ملک سرفراز محمود صاحب زعیم مجلس بھی ہمراہ رہے۔ پروگرام کے آخر پر مزید ارریفریشمنٹ دی گئی۔ اس پروگرام کی خبر اخبارات میں بھی آئی جس کی وجہ سے ہزاروں گھروں میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا۔

فلاحی کاموں کو مستقبل میں بھی فروغ دینا چاہیے

مورخہ 3 اپریل کو مجلس انصاراللہ گیروس گیراؤ کے سبھی زعامتوں کو مجموعی طور پر 45 پودے لگوانے کی توفیق ملی۔ شہر کی طرف سے جناب میئر Stefan Sauer کے ساتھ دیگر افسران نے شمولیت اختیار کی۔ شجر کاری کے بعد قریبی ریسٹورنٹ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جناب میئر نے نیک تمناؤں کا اظہار اس طرح کیا کہ ’’یہ پودے میرے علاقہ میں لگائے گئے ہیں اس بات کی مجھے زیادہ خوشی ہے۔ ایسے فلاحی کاموں کو مستقبل میں بھی فروغ دینا چاہیے۔‘‘ اس تقریب میں تمام جرمن مہمانوں کو سیرتِ آنحضرت ﷺ پر لکھی گئی کتاب ’’محمد ﷺ‘‘ تحفۃً پیش کی۔ اس پروگرام کو مقامی اور ریجنل میڈیا نے کوریج دی۔ اور کثیر الاشاعت اخبارات نے شائع بھی کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم عبدالسلام خان صاحب ناظم علاقہ اور انکی ٹیم کی مشترکہ کوشش شامل ہے۔ اس پروگرام میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جناب میئر کی اور دیگر افسران کا شکریہ ادا کیا، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس اور عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی کے ممبران بھی شامل ہوئے۔

Ein Baum als Symbol der Freundschaft

Ahmadiyya Muslim Gemeinde spendet 45 Bäume entlang der Bundesstraße 44 am VfR-Sportplatz

GROSS-GERAU

Gemeinsame Pflanzaktion am VfR-Sportplatz: Junge Pappeln setzten Bürgermeister Stefan Sauer (Fünfter von links), Abdul Salam Khan (Vierter von rechts) und Abdullah Uwe Wagishauser (Dritter von rechts) selbst ein. Zu den rund 60 Teilnehmern der Aktion zählten auch Tahir Magsood Ahmad (Zweiter von rechts) und Tariq Munir-Udin (rechts) von der Ahmadiyya Muslim Gemeinde. FOTO: MARC SCHÜLER

an. Und zu guter Letzt dürfen wir auch die Grundwassersituation hier in der Region nicht vergessen. Hier sind die Pappeln eine sehr sinnvolle Wahl, da sie sehr viel Wasser ziehen und somit die Drainage des Platzes entlasten", erklärte Sauer den etwa 60 Anwesenden bei der anschließenden Feierstunde im VfR-Vereinsheim.

Seit dem Morgen hatte der Betriebshof der Kreisstadt am Rande des Sportplatzes 45 Löcher an der direkt daneben verlaufenden Bundesstraße ausgehoben, um die etwa drei Meter hohen Bäume schnell einsetzen zu können. In die beiden letzten Löcher pflanzte Bürgermeister Stefan Sauer zusammen mit den in Groß-Gerau lebenden Bundesvorsitzenden der Ahmadiyya Gemeinde Abdullah Uwe Wagishauser und Chaudrky Ifklehar Ahmad, der Bundesvorsitzende der Majlis Ansarullah, die jungen Pappeln selbst ein.

„Wir spenden bundesweit Bäume an Städte und Gemeinden als Zeichen unserer Freundschaft und des friedlich gelebten Islams. Vor zwei Jahren haben wir hier am VfR-Gelände schon einmal 21 Bäume gepflanzt, jetzt kommen noch einmal 45 dazu", erklärte Wagishauser nach einer Koran-Rezitation in Arabisch und Deutsch durch Zafer Ikbal. „Wir möchten uns auch noch bei der Vereinigung der Majlis Ansarullah, der Gemeinschaft der männlichen Ahmadiyya-Anhänger über 40 Jahren, bedanken. Sie haben die Koordination und die Finanzierung der Aktion übernommen", lobte Wagishauser.

Er hob die lange Freundschaft seiner Glaubensgemeinschaft mit der Stadt Groß-Gerau hervor. Auch den Dichter Johann Wolfgang von Goethe zitierte Wagishauser in seiner Rede, in der er das friedliche Zusammenleben aller Menschen und Glaubensgemeinschaften in den Vordergrund stellte.

Bei der anschließenden Feierstunde bekam Bürgermeister Sauer eine Plakette der Freundschaft und eine Einladung zur Bundesversammlung der Glaubensgemeinschaft nach Karlsruhe überreicht. Eine Geste der Freundschaft war auch der Imbiss, den die Ahmadiyya Gemeinde vorbereitet hatte: neben deutschem Kuchen in verschiedenen Geschmacksrichtungen wurden pakistanische Spezialitäten gereicht. *arc*

جماعت احمدیہ کو دعوت آپ شہر میں بھی اپنا تعارف کرائیں

مجلس انصاراللہ ڈیلمن ہورسٹ نے مورخہ 4/اپریل کو شہر میں پودا لگایا۔ شہر کے Erster Stadtrat جناب Gerd Linderkamp تشریف لائے تھے۔ اخباری نمائندے بھی شامل ہوئے شہر کی انتظامیہ کے افرد بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب میں "جناب Gerd نے افراد جماعت کو دعوت دی کہ آپ شہر میں بھی اپنا بھرپور تعارف کرائیں تا کہ نیکی کاموں میں ہم مل جل کر آگے بڑھیں۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ یہ درخت دوستی کے اقدام کو بڑھانے والا ہو۔" مکرم راجہ محمد افضل صاحب ناظم علاقہ نے مرکز کی نمائندگی میں مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ مکرم مسعود احمد صاحب زعیم مجلس اور انصار کی کوشش کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا کی۔ پروگرام کے آخر پر مہمانوں کی مہمان نوازی بھی کی گئی۔ پروگرام کو تصاویر کے ساتھ اخبارات میں شائع کیا گیا۔

Für Frieden und Toleranz: Mohammed Afzal, Mubashar Ahmet, Masoud Ahmad und erster Stadtrat Gerd Linderkamp pflanzen an der Elbinger Straße einen Baum (von links).

FOTO: ANDREAS NISTLER

Eine Birke als Friedenssymbol

Als Zeichen für Frieden u[illegible] Freundschaft hat die muslimische Ahmadiyya Gemeinde einen Baum an der Elbinger Straße gepflanzt. Sie ist seit zehn Jahren in der Stadt aktiv.

VON JULIA DUTTA

DELMENHORST. Ein Baum als Zeichen für ein besseres Miteinander: Die muslimische Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat hat gestern eine Birke als Symbol für Frieden und Freundschaft am Teich an der Elbinger Straße gepflanzt.

Die Gemeinde, der in Delmenhorst 135 Mitglieder angehören, hat die Aktion bundesweit schon in vielen Städten auf die Beine gestellt. In Berne und auch in Lemwerder stehen schon dutzende Bäume, die unter Regie der Gemeinschaft ge-

dass der Islam für Liebe und nicht Hass steht", sagte Gemeindemitglied Anees Ahmed. Als Zeichen der Verbundenheit der Kulturen wurde ein Vers im Koran zunächst auf arabisch vorgelesen, und anschließend noch einmal die deutsche Übersetzung. „Bundesweit spendet die Gemeinde Bäume. Diese Geste wird von den Kommunen und Anwohnern sehr wohlwollend aufgenommen", sagte Waheed Ahmed. Die Mehrzahl der Ahmadiyya-Mitglieder stammt aus Pakistan. Ihren Gebetsraum hat die Gemeinde seit zehn Jahren am Stadtwall, davor hatten die Mitglieder ihren Sitz seit 1989 in Berne im Kreis Wesermarsch.

Erster Stadtrat Gerd Linderkamp lud die Gemeinde ein, sich dem Integrationsbeirat der Stadt vorzustellen. „Der Baum soll für Frieden Köpfen ankommen", sagte er. Wie der Baum wolle Freundschaft gehegt und gepflegt werden.

Die Ahmadiyya Muslim Jamaat versteht sich als Reformbewegung im Islam. Sie trete ein für die ursprünglichen Werte des Islams: Barmherzigkeit gegenüber allen Menschen, absolute Gerechtigkeit, Gleichwertigkeit von Mann und Frau sowie Trennung von Religion und Staat. Wegen der fortschrittlichen und friedlichen Interpretation des Islams würden die Anhänger in vielen islamischen Ländern und zum Teil sogar im Westen Anfeindungen ausgesetzt, berichtete Ahmed.

Nach der Pflanzaktion – die Neuanlage übernahm die Stadt – feierten die Gemeindemitglieder mit den Stadtvertretern noch ein kleines Fest.

2013/04/11

2013/04/11

2013/04/11

2013/04/11

2013/04/11

درخت لگانا ایک اچھی روایت ہے

مجلس انصاراللہ اِزرلون نے بمقام Hemer میں مورخہ 11/اپریل کو پودالگوایا۔شہر کے میئر جناب Michael Esken نے انصار سے مل کر پودا لگایا۔
جناب میئر نے کہا کہ ”Sauerlandpark میں لوگوں کی آمد کافی زیادہ ہے اور درخت لگانا ایک اچھی روایت ہے۔شجرکاری کو فروغ دینا چاہیے“
مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو جماعت کا تعارف کرانے کی سعادت ملی۔مکرم خالد محمود صاحب ناظم علاقہ اور مکرم محمد غفور صاحب زعیم مجلس نے جناب میئر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔اس کارروائی کو اخبارات نے بھی اپنے کالم میں جگہ دی۔پروگرام میں مہمانوں کے لئے تواضع کا بھی انتظام تھا۔

WAZ

WAZ - Die Westdeutsche Allgemeine...NRZ - Die Neue Ruhr / Neue Rhein...
WR - Die Westfälische Rundschau auf...WP - Die Westfalenpost auf...
IKZ - Der Iserlohner Kreis-Anzeiger...DerWesten - Das Nachrichtenportal...
Friedensbaum: Kornelkirsche ergänzt die Baumvielfalt im Sauerlandpark
15.04.2013RSS Feed abonnierenAuf Twitter teilenAuf Facebook teilen

Friedensbaum

Kornelkirsche ergänzt die Baumvielfalt im Sauerlandpark
11.04.2013 | 15:48 Uhr2013-04-11T15:48:00+0200

Baumpflanzung der Ahmadiyya Muslim Jamaat im SauerlandparkFoto: Ralf Engel

Hemer. Das Naturwachstum hinkt noch einige Wochen hinterher, doch ein Baum blüht im Sauerlandpark bereits: Es ist die Kornelkirsche der Ahmadiyya Muslim Jamaat aus Iserlohn und Hemer. Die islamische Reformgemeinde beteiligte sich gestern an der bundesweiten Aktion Friedensbaum und pflanzte den Frühblüher.
Die erste Kornelkirsche ergänzt die Baumvielfalt im Park. Einen passenden Platz hat sie oberhalb des ehemaligen Hauses der Kirche erhalten.
„Der Sauerlandpark wird von den Menschen getragen. Es ist schön, dass die Tradition der Baumpflanzungen aufrecht erhalten wird“, dankte Bürgermeister Esken der Gemeinde. Der Baum solle ein Zeichen für Frieden, Toleranz und Freundschaft sein und die Verbundenheit mit der Stadt Hemer ausdrücken, sagte der Landesbeauftragte Dr. Basharat Shah Syed.

آپ نے اس ملک کو اپنا وطن بنالیا ہے

مورخہ 11 اپریل 2013 کو مجلس انصاراللہ Usingen نے Grävenwiesbach میں درخت لگوایا۔ شہر کے میئر Herr Roland Sell نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے زندگی کی شاہراہ پر قدم آگے بڑھانا ہوگا۔ اس تقریب کی کوریج Frankfurter Neue Presse نے کی اور بہت پیارے انداز میں تفصیلی خبر شائع کرتے ہوئے لکھا کہ ”جماعت احمدیہ کے زیادہ تر افراد پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہاں مہمان ہی نہیں بلکہ انہوں نے اس ملک کو اپنا وطن بنالیا ہے۔“ اخبار نے جماعت کا تفصیلی تعارف بھی پیش کیا۔ مرکز کی طرف سے مکرم وسیم احمد صاحب ناظم علاقہ اور مکرم مبارک جمیل احمد صاحب زعیم مجلسنے مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ مجلس کے انصار نے مہمانوں کی مہمان نوازی کا خاص خیال رکھا گیا۔

Usinger Anzeiger

Samstag, 13. April 2013 — Hochtaunus Anzeiger – Gegründet 1866 — Nr. 86 – 1,20 €

Grävenwiesbach · Hochtaunus

Bürgermeister Roland Seel nimmt von Nasir Ahmed und weiteren Vertretern der Ahmadiya-Gemeinde eine Tafel für den Baum mit der Inschrift „Liebe für alle – Hass für keinen" entgegen. Foto: Romahn

„Liebe für alle, Hass für keinen"

Ahmadiya-Gemeinde setzt Baum in Grävenwiesbach

GRÄVENWIESBACH (anr). Als Symbol für Frieden, Toleranz und eine bessere Umwelt hat die Ahmadiya-Gemeinde Usingen am Donnerstagnachmittag am Rathaus in Grävenwiesbach einen Baum gepflanzt. Rund 25 Teilnehmer aus der Gemeindepolitk, SPD Landtagskandidatin Elke Barth und Bürger der Großgemeinde würdigten diese besondere Geste mit ihrer Anwesenheit.

Oberhalb der Vereinsschaukästen auf dem Rasen neben dem Rathaus steht nun eine rot blühende Kastanie, die aus dem Grenzgebiet zwischen Indien und Pakistan stammt. Vogelschutzgruppen-Vorsitzender Sebastian Budig hatte im Auftrag der Gemeinde die Organisation übernommen, den Baum ausgesucht und zusammen mit den Mitarbeitern vom Bauhof die Vorbereitungen zur Pflanzung getroffen. Bürgermeister Seel und Vertreter der Ahmadiya nahmen schließlich die Pflanzung vor.

Mit einem Koran-Gebet eröffnete Nasir Ahmed die Zeremonie, stellte seine Reformgemeinde noch einmal kurz vor, die in Usingen 170 und in ganz Deutschland rund 33000 Mitglieder hat. Zugleich erläuterte Ahmed die Idee aus dem Kreis der ältesten Mitglieder, den Baum als Zeichen für Freundschaft und Frieden zu pflanzen: „Dies ist zugleich ein Bekenntnis zum Grundgesetz und seinen universellen Werten von Gleichheit, Toleranz und Frieden. Wir wollen Hemmschwellen überwinden und als Botschafter des Friedens das Kennenlernen fördern und Vorurteile überwinden." Als besonderer Ausdruck dieser konfessions- und generationenübergreifenden Botschaft soll das Motto der Ahmadiya stehen: „Liebe für alle, Hass für keinen".

Bürgermeister Roland Seel dankte für diese besondere Idee und sah in dem Platz am Rathaus mitten in der Gemeinde den idealen Ort, um gegenseitiges Verständnis zu fördern, Gemeinsamkeiten zu finden sowie Freundschaft genauso wie den Baum wachsen und gedeihen zu lassen.

ضروری تصحیح

الناصر کے شمارہ نمبر 1 جنوری، فروری، مارچ 2014 کی اشاعت میں صفحہ نمبر 52 پر Bonn میں ہونے والی ایک تقریب شجرکاری کی مختصر رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والوں میں مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا نام غلطی سے لکھا گیا ہے جبکہ وہ اس تقریب میں شامل نہیں تھے۔ ادارہ اس غلطی پر قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

ہم امن اور دوستی کے نام پر پودے لگا رہے ہیں

مجلس انصاراللہ Pinneberg نے مورخہ 13 راپریل 2013 کو 20 درخت لگائے جب کہ مجموعی طور پر 70 درخت لگے۔شجر کاری پروگرام سے پہلے جناب میئر Herr Roland Krügel تشریف لائے۔حسب روایت تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔جماعت احمدیہ کا تعارف مکرم لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ نے کروایا۔مکرم ناصر احمد بٹ صاحب ناظم علاقہ نے صدر مجلس کی نمائندگی میں جناب میئر صاحب کو یادگاری شیلڈ پیش کی، جناب میئر صاحب نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم ہر سال درخت لگاتے ہیں یہ اس لئے کہ ہم اپنے علاقے کے ماحول کو صاف رکھنے کے طور پر بھی لگاتے ہیں پودے لگانے کے لئے جماعت کے 15 افراد کی معاونت سے اس وقت ہم علامت کے طور پر امن دوستی کے نام پودے لگا رہے ہیں۔''اس پروگرام میں شہر کے دیگر عمائدین بھی شامل ہوئے۔جنہیں سیرت ﷺ کے موضوع پر کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔اس تقریب کی خبر اخبارات میں تصاویر کے ساتھ شائع کی۔تقریب کے اختتام پر مہمانوں کو پاکستانی ذائقے کی ڈشز نے لطف دوبالا کر دیا۔

درخت لگانا Integration کے کام کو آگے بڑھانے کا ذریعہ ہے

مورخہ 15 ؍اپریل کو مجلس انصاراللہ فرانکن برگ نے بمقام Allendorf (Eder) میں شجرکاری کا پروگرام کیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی شہر کے میئر جناب Claus Junghenn نے امن اور دوستی کے سمبل کے طور پر پودا لگایا۔ انہوں نے بعد ازاں تقریب میں کہا کہ ''درخت لگانا Integration اور باہمی تعلق بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔'' مکرم مظفر احمد صاحب ریجنل امیر نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ مرکز کی نمائندگی میں مکرم رفیع احمد خان صاحب ناظم علاقہ اور مکرم حفیظ احمد صاحب زعیم مجلس نے مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ دی۔ انصار نے شرکاء محفل کو ریفریشمنٹ بھی دی۔ پروگرام کا ذکر اخبارات نے بھی کیا۔

Allgemeine Zeitung

Rheinmain press

Integration kann in Ruhe wachsen

16.04.2013 18:06 Uhr

Reformgemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat pflanzt Baum in Allendorf

Freundschaft beständig wie ein Baum

Die islamische Reformgemeinde möchte durch das Pflanzen eines Baumes ein Zeichen setzen und die Wertschätzung ihrer deutschen Heimat zum Ausdruck bringen.

Claus Junghenn und Muzaffar Ahmad, Mitglied der islamischen Gemeinde, pflanzen einen Baum zum Zeichen der Freundschaft. Mitglieder der Ahmadiyya Muslim Jamaat halten das Banner mit dem Spruch „Liebe für alle, Hass für keinen".

Allendorf (Eder). Herkunft ist die eine Sache, Heimat eine andere. Dem möchte die zur Zeit größte islamische Reformgemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat Ausdruck verleihen und pflanzt einen Baum - unter anderem zum Zeichen der Verbundenheit zur Allendorfer Gemeinde. Am Montag haben Bürgermeister Claus Junghenn und den Mitgliedern der Ahmadiyya Muslim Jamaat auf dem Teichgelände Niedernbach gepflanzt.

„Nachdem der Teich und der Bach neu angelegt wurden, sieht es hier noch etwas kahl aus, da passt der Baum wunderbar in die Gestaltung", sagte Junghenn.

Wertvolle Geste

„Wir haben hier eine Heimat gefunden", sagte Rafi Khan, Mitglied der Reformgemeinde. „Es ist uns wichtig, neben der Freundschaft, des Friedens und der Hoffnung, auch ein Zeichen der Loyalität gegenüber dieses Landes zu setzen. Das Land, in dem man lebt, sollte man schätzen und ihm nie Schaden zufügen. Das ist Teil unseres Glaubens", fügte er an.

Ein weiterer Aspekt des Glaubens sei die Freundschaft und Wertschätzung. „Im materiellen Sinne mag dieser Baum nicht so wertvoll sein, aber als Geste ist er es", sagte Khan. „Er soll zeigen, dass Freundschaft nicht mal da und mal weg ist. Freundschaft muss gepflegt werden, im übertragenen Sinne auch gegossen. Nur dann wird sie beständig - wie dieser Baum", erklärte er die tiefere Symbolik der Aktion. Claus Junghenn bedankte sich bei der Reformgemeinde, die mit dem Anliegen auf ihn zugekommen sei. Diese habe die Initiative ergriffen. Er freue sich, dass die islamische Gemeinde so zeigen wolle, dass sie sich Allendorf zugewandt fühle. „Die Gemeinde hat sich toll integriert", sagte er. „Ihnen schien das gesellschaftliche Zusammenleben immer sehr wichtig zu sein."

Die Ahmadiyya Muslim Jamaat wurde bereits 1889 gegründet und tritt für die ursprünglichen Werte des Islam ein. Diese umfassen beispielsweise Toleranz, Gleichberechtigung, Gerechtig-keit und die Beendigung von Gewalt im Namen der Religion. Symbolische Aktionen wie das Pflanzen von Bäumen sollen dabei helfen, falsche Vorstellungen und Missverständnisse, die bezüglich der Religion bestehen, auszuräumen. So sei den Mitgliedern der Gemeinde der Austausch wichtig. Nach dem Einpflanzen des Baumes fand im Bürgerhaus ein gemeines Kaffeetrinken statt, das die Möglichkeit zum Dialog bot. (cwd)

جماعت احمدیہ نے ایک نمونہ دکھایا ہے

مجلس انصاراللہ کیل نے شہر میں مورخہ 16 /اپریل 2014 کو درخت لگایا۔ مہمان خصوصی شہر کی لارڈ میئر محترمہ Dr. Susanne Gaschke تشریف لائیں۔ اس پروگرام کی کامیابی یہ تھی کہ کثیر تعداد میں مہمان شامل ہوئے۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ''درختوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر طرح کے پھل عطاء کئے ہیں۔ درخت لگانے سے ہی پھل مل سکتے ہیں اور ہر انسان اس کے لئے کوشش کرسکتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے ایک نمونہ دکھایا ہے کہ سیب کا درخت بطور تحفہ شہر کو پیش کیا ہے یقیناً یہ قدم دوستی اور امن کی علامت سمجھا جائے گا۔''

مکرم لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ نے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ مکرم بشیر الدین صاحب ناظم علاقہ نے صدر مجلس کی نمائندگی کی اور شیلڈ مہمان خصوصی کو پیش کی۔ مکرم محمد امجد ناصر بٹ صاحب زعیم مجلس نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انصار نے پرجوش مہمان نوازی کا لطف لیا۔ پروگرام اور جماعت کے تعارف کا اخبارات نے بھی ذکر کیا۔

Für ein friedliches Miteinander

Ahmadiyya-Gemeinde pflanzte einen Baum des Friedens

Kiel. Unter dem Motto „Liebe für alle, Hass für keinen" haben die Kieler Angehörigen der islamischen Ahmadiyya-Gemeinde einen Baum des Friedens im Kieler Schleusenpark an der Hertastraße gepflanzt. Unter den Teilnehmenden war auch Kiels Oberbürgermeisterin Susanne Gaschke..

Bundesweit hat die Ahmadiyya Muslim-Gemeinde bereits in vielen Städten mit Baumpflanzungen für ein friedliches Miteinander der Menschen Zeichen gesetzt. Gepflanzt wird jeweils der aktuelle „Baum des Jahres". Dementsprechend setzten Angehörige der Gemeinde zusammen mit Susanne Gaschke einen Wildapfelbaum in die Erde. „Der Baum ist ein Symbol für Freundschaft, friedliches Miteinander, Liebe und Standhaftigkeit und ein Zeichen für das Paradies. Er soll auch die Akzeptanz der Ahmadiyya-Gemeinde in Kiel symbolisieren", sagte der Gemeindevertreter Tariq Chaudry. Susanne Gaschke würdigte die Aktion als „großartiges Zeichen, dass Kieler aus allen Teilen der Welt sich hier zu Hause fühlen und sich engagieren".

Die Ahmadiyya Muslim-Gemeinde gibt es seit 1978 in Kiel. Dort hat sie aktuell rund 220 Mitglieder. Insgesamt ist die Gemeinde nach eigenen Angaben in knapp 200 Staaten der Erde vertreten und hat viele Millionen Anhänger. Sie geht zurück auf Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad, der die Gemeinde 1889 in Indien gründete und ihren Mitgliedern als Messias gilt. Die Ahmadiyya-Gemeinde sieht sich als islamische Reformbewegung, die Gewalt in Glaubensdingen ablehnt und den Koran teilweise anders interpretiert als manche orthodoxe Muslime. (kst)

Große Runde um einen kleinen Baum. Mitglieder der Ahmadiyya-Moschee und ihre Gäste pflanzten im Schleusenpark ein Apfelbäumchen. Foto kst

Ein Apfelbaum für den Frieden

Ahmadiyya pflanzt ein Symbol für das Zusammenleben

Wik. „...und Früchte aller Art schuf er...", heißt es an einer Stelle im Koran über Allah. Dass auch die Menschen etwas dazu tun können, bewies gestern im Wiker Schleusenpark die Ahmadiyya Muslim Jamaat, indem sie einen Wildapfelbaum pflanzte. „Als Zeichen der Freundschaft und des friedlichen Zusammenlebens", betonte Tariq Chaudhry von der Moschee, die seit 2004 in der Flintbeker Straße ansässig ist.

Ein „großartiges Symbol" ist das für Oberbürgermeisterin Susanne Gaschke. Die Ahmadiyya beweise sich damit als „Teil der Kieler Gesellschaft", sagte die Rathaus-Chefin und pries den Wildapfelbaum als Baum des Jahres als überaus treffende Wahl. Schließlich sei das Holzgewächs in der Lage, hundert Jahre nach dem Absterben erneut auszutreiben und könne damit ein Alter von bis zu tausend Jahren erreichen. Eine stetige Erneuerung, wie sie aus Sicht von Gaschke auch der Stadt Kiel mit ihrer bewegten Geschichte zu eigen ist.

Imam Laeeq Muni sicherte derweil zu, dass sich die Kieler Moschee mit ihren etwa 220 Mitgliedern in Zukunft noch mehr für die Stadt engagieren wird. Überhaupt zeichnen sich die weltweit in 200 Ländern vertretenen Angehörigen dieser islamischen Glaubensgemeinschaft nach seinen Worten durch großes soziales Engagement aus. Und durch ihren Grundsatz „Liebe für alle, Hass für keinen". mag

Große Runde um einen kleinen Baum. Mitglieder der Ahmadiyya-Moschee und ihre Gäste pflanzten im Schleusenpark ein Apfelbäumchen. Foto Geist

دوستی، جس کو کہ آج مضبوط کیا جارہا ہے

مورخہ 16 راپریل کو مجلس انصاراللہ مائنیز نے اپنے شہر میں پودا لگایا۔شہر کی طرف سے ماحولیات کی افسر محترمہ Katrin Eder کے علاوہ پولیس ڈائریکٹر جناب Achim Zahn اور شہری انتظامیہ کے دیگر افسران شامل ہوئے۔مہمان خصوصی نے تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''جس طرح درخت کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے کہ اس مناسب طور پر پانی دیا جائے حفاظت کی جائے اسی طرح دوستی جس کو آج مضبوط کیا جارہا ہے اس کو ہمیشہ حفاظت کی ضرورت ہے'' اسی طرح دیگر عمائدین شہر نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا۔مرکز سے مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار شامل ہوئے اور جماعت کا بہت عمدہ طریق سے تعارف پیش کیا۔مکرم مشتاق احمد صاحب زعیم مجلس نے مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔انصار نے مہمانوں کو ریفریشمنٹ پیش کی۔اخبارات کے ذریعہ شہر تک جماعت کا تعارف پہنچا۔

Rhein Main Presse MAINZER ZEITUNG

Integration kann in Ruhe wachsen

BAUMPFLANZUNG Islamische Reformgemeinschaft und Stadt greifen gemeinsam zum Spaten

Von Ines Klose

NEUSTADT. Der Mensch gibt sich selbst Symbole und kommuniziert damit nicht immer zu deutlich. Ganz anders soll das im Falle eines kleinen Baumes sein, der jetzt auf der Wiese des Goetheplatzes steht. Gespendet und gepflanzt von der islamischen Reformgemeinschaft Ahmadiyya ist er ein klares Symbol für Friede, Liebe und Zusammenarbeit – so hoffen die Menschen hinter dem Projekt.

Auch Umweltdezernentin Katrin Eder (Grüne) schließt sich diesem Gedanken an, während sie die Schaufel in die Hand nimmt, um beim Pflanzen der Eiche tatkräftig mitzuhelfen. Sie begrüßt das Projekt, das nicht nur mehr Grün, sondern auch ein Zeichen der Integration in die Neustadt bringt. Der Baum t übrigens der erste, den die Ahmadiyya in Mainz pflanzt, wie Mitglied und Imam Safeer Nasir erklärt. Die Eiche ist dennoch kein Einzelfall, sondern Teil eines Netzwerks. Bundesweit gibt es derzeit etwa 30 000 Ahmadiyya-Mitglieder, und die wollen dieses Jahr insgesamt 100 Bäume in Deutschland pflanzen. Ein Großteil davon ist schon geschafft – der Mainzer Baum ist die Nummer 70.

Dank für Engagement

Inzwischen ist die Erde um den dünnen Stamm weit genug aufgeschichtet; Karl-Wilhelm Noltemeier, Leiter des städtischen Grünamts und ebenfalls Ehrengast, greift zur Gießkanne. Katrin Eder ergreift die Gelegenheit für einige Worte: „Ich möchte mich ganz herzlich für Ihr Engagement für die Stadt bedanken.“ Denn das Baumprojekt ist nur eine von zahlreichen Aktionen der Ahmadiyya-Gemeinde, die unter anderem in Absprache mit der Stadt seit Jahren immer wieder nach Silvesterfeiern einige Straßen vom Müll befreit. Warum? „Es ist die Aufgabe des Gläubigen, für andere Menschen da zu sein“, so Safeer Nasir.

Mit Umweltdezernentin Katrin Eder (Mitte), Polizeidirektor Achim Zahn (6.vl.), dem Integrationsbeauftragten der Stadt, Carsten Mehlkopf (2.vl.) und dem Leiter des Grünamtes, Karl-Wilhelm Noltemeier (rechts), pflanzten Rafique Khawaja (links) und andere Mitglieder von Ahmadiyya eine Eiche. Foto: hbz/Harald Linnemann

بے مقصد تنقید کرنے والوں کو خاموش جواب

مورخہ 17 اپریل کو مجلس انصاراللہ ڈیلمن ہورسٹ نے بمقام Elsfleth ایک اور پودا لگایا۔۔شہر کی میئر خصوصی طور پر اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔مہمان خصوصی محترمہ Traute von der Kammer نے جماعت کے ساتھ مل کر پودا لگایا۔انہوں نے کہا کہ ’’شجر کاری کا یہ پروگرام بے مقصد تنقید کرنے والوں کے لئے ایک خاموش جواب ہے۔جس جگہ کا انتخاب ہوا ہے یہاں پر مختلف قومیتوں کے لوگ آتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔یہ پودا ایک نشان ہے اور خیالات میں بہتری لانے کا موجب ہے۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ انسانی حقوق کی حفاظت کو عالمی تحفظ کی ضرورت ہے۔‘‘ مکرم راجہ محمد افضل صاحب ناظم علاقہ صدر مجلس کی طرف سے مہمان خصوصی کی خدمت میں شیلڈ پیش کی۔مکرم مسعود احمد صاحب زعیم مجلس نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور سب انصار بھائیوں نے مہمانوں کو ریفریشمنٹ میں کوئی کسر نہ رکھی۔اخبارات نے اپنے کالموں کے ذریعہ جماعت کا تعارف شہریوں کو کرایا۔

اس پودے پر ہر آنے والے کی نظر پڑے گی

مورخہ 18/اپریل 2013 کو شہر Balingen میں شجر کاری کی تقریب شہر کے لارڈ میئر Herr Helmut- Reitemann تشریف لائے۔ اس موقع پر جناب میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ "جماعت کی طرف سے یہ دوسرا پودا ہے اور یہ کھلے سوئمنگ پول میں لگایا گیا ہے جہاں ہر آنے والے کی نظر پڑے گی۔ جماعت کی طرف سے ایک لمبے عرصے سے یہاں نئے سال کے موقع پر وقار عمل بھی کیا جاتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" ایک خادم کو نہایت اچھے انداز میں جماعت کا تعارف پیش کرنی کی توفیق ملی۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب نائب صدر نے جناب لارڈ میئر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ پروگرام میں شامل پریس کے نمائندوں سمیت تمام مہمانوں سے مجلس کی طرف سے پیش کی ریفریشمنٹ کو پسند کیا۔ اخبارات نے بھی خبر دی۔

(29)

Schwarzwaelder-bote.de
Mehr internet

Balingen Baum als Zeichen der Integration

Schwarzwälder-Bote,23.04.2013 18:07 Uhr

Der Baum ist gepflanzt: Während Helmut Reitemann sich mit der Schaufel betätigt, wird der Baum von einem Mitglied des Vereins Ahmadiyya Muslim Jammat gehalten. Foto: StadtFoto: Schwarzwälder-Bote

2 Klicks für mehr Datenschutz: Erst wenn Sie hier klicken, wird der Button aktiv und Sie können Ihre Empfehlung an Facebook senden. Schon beim Aktivieren werden Daten an Dritte übertragen – siehe i.nicht mit Facebook verbunden

Empfehlen

2 Klicks für mehr Datenschutz: Erst wenn Sie hier klicken, wird der Button aktiv und Sie können Ihre Empfehlung an Twitter senden. Schon beim Aktivieren werden Daten an Dritte übertragen – siehe i.nicht mit Twitter verbunden

Tweet

2 Klicks für mehr Datenschutz: Erst wenn Sie hier klicken, wird der Button aktiv und Sie können Ihre Empfehlung an Google+ senden. Schon beim Aktivieren werden Daten an Dritte übertragen – siehe i.nicht mit Google+ verbunden

+1

Wenn Sie diese Felder durch einen Klick aktivieren, werden Informationen an Facebook, Twitter oder Google in die USA übertragen und unter Umständen auch dort gespeichert. Näheres erfahren Sie durch einen Klick auf das i.

Balingen. Vor drei Jahren hat der Verein Ahmadiyya Muslim Jammat der Stadt Balingen einen Baum gespendet, der im Schulzentrum Längenfeld eingepflanzt wurde. Jetzt sind die Vereinsmitglieder wieder aktiv geworden.

Sie haben die Pflanzung eines weiteren Baums auf einer öffentlichen Fläche angeboten. In Abstimmung mit dem Stadtplanungsamt wurde die Liegewiese im Balinger Freibad zwischen Schwimmbecken und Kinderbecken festgelegt. Inzwischen ist der Baum – ein Spitzahorn mit einem Stammdurchmesser von rund 25 Zentimetern – eingepflanzt worden.

"Die Ahmadiyya Muslim Jammad organisieren solche Baumpflanzaktionen als Zeichen der Integration deutschlandweit", wie Munir Sheikh von der Zentrale in Frankfurt ausführte. In Balingen versteht sich der Verein "als Teil der Gesellschaft" und wolle sich mit dieser Aktion

---

مختلف شہروں کے میئرز اور لارڈ میئرز کی شجر کاری کی تقریبات میں شمولیت

مورخہ 18/اپریل کو ہی مجلس انصار اللہ ویزبادن زود نے بمقام Biebrich پودا لگایا۔ مکرم قدیر احمد صاحب زعیم مجلس اور مکرم مسعود احمد سیپا صاحب ناظم علاقہ ویزبادن نے اس پروگرام کو ترتیب دیا تھا۔

GELSENKIRCHEN میں تقریب شجرکاری

مورخہ 23؍اپریل کو مجلس انصاراللہ ڈاٹلن نے Gelsenkirchen میں پودا لگایا۔ برگر ماسٹر , Herr Joachim Gill نے مرکزی نمائندہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ مل کر پودا لگایا۔ اس موقع پر برگر ماسٹر کو یادگاری شیلڈ بھی دی گئی۔ تقریب میں حاضرین کے سوالوں کے جواب بھی دیے گئے۔ مکرم ملک سرفراز احمد صاحب زعیم مجلس اور مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب ناظم علاقہ نے انصار بھائیوں کے ساتھ مل کر شرکاءِ تقریب کی مہمان نوازی کی۔

„Liebe für alle, Hass für keinen!"

Die Ahmadiyya Muslim Jamaat Gelsenkirchen pflanzt einen Baum zur Völkerverständigung

Das Außengelände der Tageseinrichtung für Kinder in der Landecker Straße 2 ist um einen Kirchenbaum reicher geworden.

HORST. Die Pflanze wurde vom Ansarullah der Ahmadiyya Muslim Jamaat Gelsenkirchen (AMJ) gestiftet und unter Mithilfe von Bürgermeister Joachim Gill und Dr. Basharat Syed, dem Landesbeauftragten der Ahmadiyya in NRW, im Boden versenkt.

Der Baum soll ein Zeichen der Freundschaft und des Friedens sein. Ein Symbol dafür, dass sich die Muslimische Gemeinde in den vergangenen Jahren immer weiter in Gelsenkirchen verwurzelt hat.

Die AMJ ist eine islamische Reformgemeinde, die 1889 von Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani gegründet wurde. Sie bezeichnet sich selbst als die größte islamische Reformbewegung unserer Zeit und ist nach eigenen Aussagen die einzige muslimische Organisation, die weder über einen politischen noch einen militanten Flügel verfügt. Teilweise leben die rund 35.000 Mitglieder schon seit mehr als 30 Jahren in Deutschland.

Bezirksbürgermeister Gill, der den Leitspruch der Ahmadiyya „Liebe für alle, Hass für keinen!" unterstrich, hofft, „dass er Einkehr in alle Herzen findet".

Gill dankte der Ahmadiyya-Gemeinde für die freundliche Geste. „Der Baum ist in allen Kulturkreisen als Symbol verwurzelt, somit verbindet er auch die Kulturen", sagte er.

Dr. Basharat Syed, Landesbeauftragter der Gemeinde für NRW betont, dass diese Aktionen und auch die Treffen mit Vertretern der Politik und anderer Religionsgemeinschaften auf die friedliche Natur des Islams und den Willen zur Zusammenarbeit hinweisen sollen.

Zur Pflanzung zitierte er den Koranvers „Ein gutes Wort ist wie ein guter Baum mit festen Wurzeln und Zweigen, die bis zum Himmel reichen" und erläuterte seine nähere Bedeutung.

Im feierlichen Rahmen wurde der Baum von Dr. Basharat Syed und Bezirksbürgermeister Joachim Gill auf dem Außengelände der KiTa eingepflanzt. Foto: Gerd Kaemper

> „Ein gutes Wort ist wie ein guter Baum mit festen Wurzeln und Zweigen, die bis zum Himmel reichen."
> Aus dem Koran

BRUNSBÜTTEL میں تقریب شجرکاری

مورخہ 23/اپریل کو مجلس انصاراللہ Dithmarschen نے Brunsbüttel میں پودا لگایا۔ شہر کے میئر Herr Mohrdieca کے ساتھ مل کر انصار نے درخت لگایا۔ مکرم بشیر الدین صاحب ناظم علاقہ نے مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ پیش کی ۔ زعیم مجلس مکرم خورشید احمد صاحب نے اس پروگرام کو ترتیب دیا۔

HENSTEDT-ULZBURG میں شجرکاری کا کامیاب پروگرام

مورخہ 25/اپریل کو مجلس انصاراللہ مہدی آباد نے بمقام Henstedt-Ulzburg پودا لگایا۔ زعیم مجلس مکرم عبدالرؤف صاحب اوران کی ٹیم کے بھرپور تعاون کے نتیجہ میں یہ پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیاب رہا۔

مسلم جماعت نے بہت اچھے طریق سے مل جل کر رہنے کا اہتمام کیا ہے

مورخہ 25 اپریل کو مجلس انصاراللہ Pinneberg نے قریبی شہر Halstenbeck میں پودا لگایا۔ شہر کی طرف سے لیڈی میئر محترمہ Linda Hoß Rickmann شامل ہوئی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب رکن خصوصی نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ نے استقبال کیا۔ یہ پودا ایک سکول میں لگایا گیا سکول کی انتظامیہ بھی بہت خوش تھیں، لیڈی میئر نے اس موقع پر یوں خطاب کیا کہ ''مسلم جماعت نے بہت اچھے طریق سے مل جل کر رہنے کا اہتمام کیا ہے'' لیڈی میئر بہت خوش نظر آتی تھیں۔ مکرم امام لئیق منیر صاحب نے بہت عمدہ طریق سے جماعت کا تعارف پیش کیا۔ مکرم ناصر احمد بٹ صاحب ناظم علاقہ نے مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔ اخبارات نے جماعت کے رفاعی کاموں کے حوالے سے تعارف کرایا۔ شرکاء کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا۔

Firmen ignorieren Mindestlohn – Seite 21

Pinneberger Tageblatt

UNABHÄNGIGE TAGESZEITUNG FÜR DEN KREIS PINNEBERG

WWW.PINNEBERGER-TAGEBLATT.DE

FREITAG, 26. APRIL 2013 NR. 97 / 131. JG – € 1,10

Lokales

Wichtiges Signal für Verständigung und Toleranz

Halstenbeks Grund- und Gemeinschaftsschule An der Bek: Islamische Gemeinde spendet Wildapfel am „Tag des Baums"

HALSTENBEK Erde fliegt auf die Wurzeln des Wildapfel-Baums. Bürgermeisterin Linda Hoß-Rickmann und Imam Laeeq Munir Ahmed greifen selbst zum Spaten, um den Baum des Baum des Jahres 2013 einzupflanzen. Bei dem grünen Prachtexemplar auf dem Gelände der Grund- und Gemeinschaftsschule An der Bekhandelt es sich um eine Spende der muslimischen Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) für die Gemeinde Halstenbek. „Mit der Spende am ‚Tag des Baums' möchten wir unsere Dankbarkeit gegenüber der Gemeinde im Grünen zum Ausdruck bringen", so der Imam.

Vertreter der muslimischen Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat und der Gemeinde Halstenbek pflanzten den Baum auf dem Gelände der Grund- und Gemeinschaftsschule an der Bek. HEIDERHOFF(2)

Die AMJ fühle sich in Deutschland sehr gut aufgenommen. Der Imam wies auch darauf hin, dass es sich bei den Mitgliedern der Reformgemeinde um politische Flüchtlinge aus Pakistan handelt. Die Menschen der muslimischen Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat verstehen sich nach Auskunft des Imams als Bestandteil der Kultur und des Landes, in dem sie leben. Viele der Mitglieder setzten sich in zahlreichen sozialen Bereichen auf allen Kontinenten der Erde ein. Bürgermeisterin Linda Hoß-Rickmann freute sich über die Spende. „Die muslimische Gemeinde hat sich hier sehr gut integriert", lobte die Bürgermeisterin. Bei dem Baum handele es sich um ein beeindruckendes Signal für Verständigung und Toleranz. Auch ein weiteres Geschenk in Form eines Ehrenschildes nahm Rickmann dankbar entgegen.

Malik Rafakat Ahmad (Foto), Mitglied der muslimischen Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat, sprach die Worte: „Wir leben den Islam friedlich aus."

Zur Gemeinde: Die islamische Reformgemeinde hat 130 Millionen Anhänger in 202 Ländern und setzt sich ausschließlich für den friedliebenden und toleranten Islam ein. Ziel der AMJ: Mit diversen Infoveranstaltungen sowie mit überkonfessionellen und interreligiösen Dialogen das Verständnis zwischen den Anhängern unterschiedlicher Glaubensrichtungen zu fördern.

Beim Wildapfel handelt es sich um eine der seltensten Baumarten. Er ist stark gefährdet und steht meist unauffällig im Wald. Der Tag des Baums soll jährlich die Bedeutung des Waldes für Mensch und Wirtschaft im Bewusstsein halten. Er wurde am 27. November 1951 von den Vereinten Nationen beschlossen.

Die von der Euro-Baumschule Rudolf Schmidt unterstützte Baumpflanzaktion endete mit einem Ruhegebet für Frieden und Toleranz. Bei delikaten pakistanischen Spezialitäten und angeregten Gesprächen ließen die Beteiligten das Event ausklingen. *frh*

یہ عمل بہت اچھا اور اہم ہے اور یہ اچھی طرح مل جل کر رہنے کی علامت ہے

مجلس انصاراللہ Oldenburg نے قریبی شہر Hilkenbrook نے شجرکاری کی تقریب منعقد ہوئی۔شہر کے میئر جناب Bern Düvel اپنے شہر کی انتظامیہ کے ساتھ پودا لگانے تشریف لائے۔اور فرمایا کہ ”یہ عمل بہت اچھا اور اہم ہے اور یہ اچھی طرح مل جل کر رہنے کی علامت ہے“۔مکرم لئیق منیر احمد صاحب امام و مبلغ سلسلہ نے جماعت کا خوبصورت الفاظ میں جماعت کا تعارف کرایا۔مکرم راجہ محمد افضل صاحب ناظم علاقہ نے صدر صاحب مجلس کی نمائندگی میں جناب میئر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔اس موقع پر پریس بھی شامل ہوا اور اخبارات کے ذریعہ جماعت کا تعارف علاقے بھر میں پھیلا۔مہمانوں کو ریفریشمنٹ بھی دی گئی۔

NWZ ONLINE

03.05.2013

Frieden statt Hass

Pflanzten in Hilkenbrook einen Frie densbaum: Vertreter der Ahmadiyya-Muslim-Gemeinde Oldenburg Bild: Abgeordnetenbüro Renate Geuter Kathrin Merten Anni Knipper

Ein Zeichen setzte die Ahmadiyya-Muslim-Gemeinde Oldenburg in Hilkenbrook. Gemeinsam mit Vertretern der Gemeinde und des örtlichen Heimatvereins pflanzte die Glaubensgemeinschaft auf dem Dorfplatz einen Friedensbaum als „Zeichen der Liebe, Freundschaft und des friedlichen Miteinanders". Die Aktion geht auf die Initiative des aus Pakistan stammenden Allauddin Rizwan, der seit zehn Jahren mit seiner Ehefrau und vier Kindern in Hilkenbrook lebt, zurück. Unter dem Motto „Liebe für alle, Hass für keinen" wurde auf dem Dorfplatz eine Buche gepflanzt und anschließend waren Hilkenbrooker zu einer kleinen Feierstunde eingeladen. Bürgermeister Bernd Düvel sah die Aktion nach anfänglicher Skepsis als „ein richtiges und wichtiges Zeichen der Integration". Drei der vier Kinder der Familie Rizwan seien in Hilkenbrook geboren und aktive Fußballer beim dortigen Sportverein, was er als Vorsitzender des Sportvereines besonders begrüße.

Die Ahmadiyya-Muslim-Gemeinschaft hat ihre Wurzeln in der Ahmadiyya-Bewegung und wurde im ehemaligen Britisch-Indien im Jahre 1889 gegründet. Der Vertreter der Religionsgemeinschaft Laeeq Ahmad Munir betonte in seinem Grußwort, dass die Ahmadiyya-Muslim-Gemeinschaft „den wahren Islam wiederherstellen" wolle, mit dem obersten Ziel der Gewaltfreiheit.

جماعت احمدیہ کی طرف سے خوبصورت اور اہم علامتی کام

مورخہ 2 مئی کو مجلس انصاراللہ نیدرہاؤزن نے Idstein کو درخت کا تحفہ پیش کیا شہر کے میئر جناب Gerhard Krum کو مکرم محمود احمد صاحب زعیم مجلس نے خوش آمدید کہا اور جناب میئر نے انصار کے ساتھ مل کر پودا لگانے کے بعد تقریب میں یوں تعریف کی کہ ''میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خوبصورت اور اہم علامتی کام پر شکریہ ادا کرتا ہوں''۔ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب نے صدر مجلس کی نمائندگی میں یادگاری شیلڈ پیش کی۔ شرکاء تقریب کے لئے کافی کیک سموسوں سے تواضع کی گئی۔

Friedberg میں پودا لگایا گیا

مورخہ 30 اپریل 2013 کو Friedberg میں ایک پودا لگایا گیا۔ تقریب میں شرکت کے لئے شہر کے میئر Herr Michael Keller بطور خاص تشریف لائے تھے جبکہ مرکز کی نمائندگی کے لئے مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی اور خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر میئر نے ممبران جماعت احمدیہ کے احسن اقدام کی بہت تعریف کی اور شہر سے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

Ein Baum als Zeichen der Freundschaft

Friedberg (chh). Es soll ein Zeichen der Liebe, der Freundschaft und des friedlichen Miteinanders sein: Am Dienstag hat die Ahmadiyya-Gemeinde an der Friedberger Seewiese einen Walnussbaum gepflanzt. Verantwortlich für die Aktion waren die Männer über 40, eine Untergruppe der muslimischen Glaubensrichtung.

»Das Pflanzen eines Baumes ist in vielen Kulturen ein Akt des Friedens«, betonte Rafique Khawaja von der deutschen Zentrale der Ahmadiyya-Gemeinde. Die Seewiese sei ein wunderbarer Ort für den Baum, da dort viele Menschen regelmäßig zusammenkämen. »Damit wollten wir ein Zeichen setzen. Wir hoffen, der Baum wird Früchte tragen.« Die Walnuss sei bereits der 102. Baum, den die islamische Glaubensbewegung in diesem Jahr deutschlandweit gepflanzt hat.

Laut Khawaja werden die Ahmadiyya-Anhänger in vielen islamischen Ländern verfolgt. »Besonders schlimm ist es in Pakistan, die Heimat vieler unserer Mitglieder. Dort wird uns per Gesetz verboten, unseren Glauben auszuüben. Tun wir es doch, droht uns Gefängnis – oder sogar die Todesstrafe«, sagte Khawaja. Umso mehr genössen die Mitglieder die Grundrechte in Deutschland. »Hier haben wir Religions- und Meinungsfreiheit, Sicherheit und Zugang zu Bildung.« Durch Aktionen wie die Baumpflanzung, aber auch durch Blutspenden und die Straßenreinigung an Silvester wolle man etwas zurückgeben.

Das lobte auch Bürgermeister Michael Keller, der ebenfalls zur Pflanzung gekommen war. »Viele Zuwanderer sehen den Staat als Feind und nicht als Freund«, sagte der Rathauschef. Doch bei den Mitgliedern der Ahmadiyya-Gemeinde sei das anders. »Ihnen ist Bildung wichtig, sie nehmen Teil am gesellschaftlichen Leben.« Auch der Rathauschef äußerte seine Hoffnung, dass der Baum viele Früchte tragen wird. »So möge es auch der Ahmadiyya-Gemeinde und den Familien der Mitglieder ergehen.« (Foto: chh)

مختلف ثقافتوں کے درمیان سنگ میل

مورخہ 2 مئی کو ہی مجلس Stolberg نے Stolberg-Velau کو ایک امن دوستی کے نام پود پیش کیا۔ جناب میئر Ferdi Gatzweiler نے پودا لگایا اور جناب میئر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے یوں مخاطب ہوئے کہ ’’یہ مختلف ثقافتوں کے درمیان ایک سنگ میل کی حیثیت ہے اور مختلف کلچرز کو ایک جگہ اکھٹا کرنے کا موجب ہوگا‘‘۔ جماعت کا تعارف پیش کرنے کے لئے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے فرض نبھایا۔ مکرم منیر احمد طاہر صاحب نے صدر مجلس کی نمائندگی میں جناب میئر کو شیلڈ پیش کی۔ سب مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا۔ پریس نے اخبارات کے ذریعہ جماعت کا تعارف شائع کیا۔

Ein Friedensbaum für die Stadt Stolberg

VON DIRK MÜLLER

STOLBERG. Als ein Zeichen des Friedens und der Identifikation mit der Stadt Stolberg versteht die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) den Haselnussbaum, den die Gemeindemitglieder an der Ecke Memel-/Mittelstraße gepflanzt haben.

Zu der Übergabe des Baums an Bürgermeister Ferdi Gatzweiler hatten die Ahmadiyya Muslime einen Infostand aufgebaut, über dem auf einem großen Banner ihr Leitspruch zu lesen war: „Liebe für alle, Hass für keinen". Der NRW Landesbeauftragte der AMJ, Dr. Basharat Syed, betonte, dass die 40 Gemeindemitglieder in der Kupferstadt sich als ein Teil der Stolberger Gesellschaft sehen würden, in die sie sich gerne einbringen.

Syed verwies unter anderem auf die alljährliche Reinigungsaktion der Ahmadiyya Jugend am frühen Neujahrsmorgen und sagte: „Mit der Baumpflanzung wollen wir unsere Verbundenheit mit allen Mitbürgern dokumentieren und ein symbolisches Zeichen für ein friedliches Miteinander in fruchtbarem Boden pflanzen." Nachdem der Baum mit einem Gebet und dem Verlesen von passenden Koranversen eingeweiht war, dankte Gatzweiler für das Geschenk. „Ich habe das große Glück, in einer Zeit zu leben, in der wir in Europa die Kulturen zusammenführen. Und das ist kein Risiko, sondern eine große Chance für das friedliche Zusammenleben aller", erklärte der Bürgermeister.

Den „Baum des Friedens" schenkte die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat allen Stolberger Mitbürgern. FOTO: DIRK MÜLLER

Muslime fordern: „Liebe für alle, Hass für keinen"

Stolberg-Velau. Als Zeichen des Friedens und der Identifikation mit der Stadt Stolberg versteht die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) den Haselnussbaum, den die Gemeindemitglieder an der Ecke Memel-/Mittelstraße gepflanzt haben. Zur Übergabe an Bürgermeister Ferdi Gatzweiler hatten die AMJ einen Infostand aufgebaut, über dem auf einem großen Banner ihr Leitspruch zu lesen war: „Liebe für alle, Hass für keinen". Ihr NRW-Landesbeauftragter Dr. Basharat Syed betonte, dass die 40 Gemeindemitglieder in der.Kupferstadt sich als ein Teil der Gesellschaft sehen würden, in die sie sich gerne einbringen.

Syed verwies unter anderem auf die alljährliche Reinigungsaktion der Ahmadiyya Jugend am frühen Neujahrsmorgen und sagte: „Mit der Baumpflanzung wollen wir unsere Verbundenheit mit allen Mitbürgern dokumentieren und ein symbolisches Zeichen für ein friedliches Miteinander in fruchtbarem Boden pflanzen." Nach Gebet und passenden Koranversen dankte Gatzweiler für das Geschenk. „Ich habe das große Glück, in einer Zeit zu leben, in der wir in Europa die Kulturen zusammenführen. Und das ist kein Risiko, sondern eine große Chance für das friedliche Zusammenleben aller." (dim)

Den „Baum des Friedens" schenkt die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat allen Stolberger Mitbürgern. Foto: D. Müller

درخت کا تحفہ پیش کرنے پر شکریہ

مورخہ 8 مئی 2013 کو مجلس Waiblingen نے
قریبی شہر Schorendorf کو درخت کا تحفہ پیش کیا۔
شہر کے لارڈ میئر Herr Matthias Klopfer نے
Weißdorn-Hochstamm کا خوبصورت پودا لگایا۔
جناب لارڈ میئر نے استقبالیہ کے لئے سٹی ہال میں سب کو مدعو کیا۔
اور سب شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم افتخار احمد صاحب ناظم علاقہ نے
جناب لارڈ میئر کو یادگاری شیلڈ پیش کی۔

Iftikhar Ahmed (mit Kopfbedeckung) und OB Klopfer pflanzen gemeinsam einen Weißdorn-Hochstamm auf dem Unteren Marktplatz. Foto: Körner

Symbol für Frieden und Freundschaft

Iftikhar Ahmed und OB Matthias Klopfer pflanzen Weißdorn-Hochstamm auf dem Unteren Marktplatz

(mk) - In eine bereits von früher vorhandene Baumscheibe auf dem Unteren Marktplatz haben dieser Tage OB Matthias Klopfer und Iftikhar Ahmed, der derzeitige Präsident und weitere Mitglieder der islamischen Gemeinde Ahmadyya Muslim Jamaat aus Waiblingen gemeinsam einen Weißdorn-Hochstamm eingepflanzt.

Die Mitglieder dieser islamischen Gemeinde aus der Stauferstadt hatten schon in der ersten Ausgabe von 2013 der Schorndorfer Nachrichten für „positive Schlagzeilen" gesorgt, weil sie ein „Gutes Werk" vollbracht hatten, indem die pakistanischen Landsleute mit vereinten Kräften den gesamten Marktplatz von den Überresten des Silvester-Feuerwerks gesäubert haben.

„Liebe für alle, Hass für keinen" stand auf einem Banner zu lesen, welches Mitglieder der Gemeinde während der Pflanzaktion im Hintergrund hochhielten.

Der Baum, erklärte Präsident Iftikhar Ahmed, soll ein Symbol für Frieden und Freundschaft unter den Völkern sein. Seiner Gemeinde, so betonte Ahmed gegenüber Oberbürgermeister Matthias Klopfer, sei die Verständigung unter den verschiedenen Religionen ein wichtiges Anliegen. Daneben lauten ihre Ziele auch noch Barmherzigkeit, Gleichheit zwischen Mann und Frau sowie Frieden und Harmonie unter den Menschen im Allgemeinen.

Im Anschluss an die Baumpflanzung traf man sich noch zu einem kleinen Stehempfang im Foyer des Alten Rathauses. Dort boten die Mitglieder der islamischen Reformgemeinde nach einer Vorlesung aus dem Koran inklusive deutscher Übersetzung noch pakistanische Spezialitäten an.

Schorndorf

TELEFON 0 71 81 / 92 75 -20
FAX 0 71 81 / 92 75 -60
E-MAIL schorndorf@zvw.de
ONLINE www.schorndorfer-nachrichten.de

Ahmadiyya Muslim Jamaat pflanzt Friedensbaum am Unteren Marktplatz

Schorndorf (nek).
Mit vereinten Kräften haben Mitglieder der Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat Waiblingen mit ihrem lokalen Präsidenten Iftikhar Ahmed und Oberbürgermeister Matthias Klopfer einen Weißdorn-Hochstamm am Unteren Marktplatz gepflanzt. Der islamischen Reformgemeinde, die am [illegible]ujahrstag schon von sich reden machte, [illegible] sie die Kracherüberreste in der Innenstadt zusammengefegt hat, ist die Verständigung unter den Religionen ein wichtiges Anliegen – außerdem Barmherzigkeit, Gleichheit zwischen Mann und Frau, Frieden und Harmonie. Die Mitglieder der Reformbewegung möchten, um im B[illegible]der Baumpflanzung zu bleiben, in der Gese[illegible]naft Wurzeln schlagen. „Liebe für alle, Hass für keinen", stand dann auch auf einem grünen Banner, das sie am Unteren Marktplatz angebracht haben. In Anschluss an die Baumpflanzaktion lud OB Klopfer ins Rathaus-Foyer. Dort servierten die Mitglieder der Reformgemeinde – nach einer Rezitation aus dem Koran samt Übersetzung – pakistanische Leckereien. Bild: Büttner

درخت لگانا مل جل کر رہنے کی علامت ہے

مورخہ 8 مئی 2013 کو ہی مجلس انصاراللہ Rödermark کو شہر کو درخت کا تحفہ پیش کیا۔ اس موقع پر شہر کے میئر Herr Roland Kern کے ساتھ شہر کے معززین بھی تشریف لائے۔ جناب میئر صاحب نے خوب صورت الفاظ میں فرمایا ''جو درخت لگاتے ہیں وہ ایک جس ملک میں رہتے ہیں اس کا حصہ بننے کی نشانی ہوتی ہے اور مل جل کر رہنے کی اچھی علامت بھی ہے'' مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار جماعت کا تعارف کروایا۔ اس موقع پر مکرم مبشر احمد صاحب ناظم علاقہ کو جناب میئر صاحب کو یادگاری شیلڈ پیش کرنے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے آخر پر مہمانوں کو ریفریشمنٹ دی گئی۔ اور پروگرام کی خبر اخبارات کے ذریعہ شہر کے گھر گھر پہنچی۔

Donnerstag, 16. Mai 2013

Eine Linde für den Lindenweg

Ahmadiyya-Gemeinde stiftet Baum für Waldacker

Gemeinsam geht es leichter: Bürgermeister Kern beim Baumpflanzen. (Foto: privat)

Rödermark (NHR) „Wer einen Baum pflanzt, der zeigt damit seine Verbundenheit zu dem Land, in dem er lebt", lobte Bürgermeister Roland Kern am Mittwoch dieser Woche eine Initiative der Ahmadiyya-Gemeinde. Rödermarks Verwaltungschef legte selbst Hand an und half dabei, an der Ecke Hauptstraße/Lindenstraße in Waldacker das Geschenk der Ahmadiyya-Muslime, eine schon recht stattliche Linde, einzupflanzen.

„Das ist gleichzeitig ein schönes Zeichen für Integration", sagte Kern zu Rafique Khawatja von der Ahmadiyya-Zentrale in Frankfurt, der wegen der Baumpflanz-Aktion zusammen mit Mubashar Ahmad, dem Regionalvorsitzenden, und mit Abdul Qayyum, dem Vorsitzenden der Rödermärker Ahmadiyya-Gemeinde, nach Waldacker gekommen war. Khawatja dankte den Rödermärker Behörden, die diese Idee bereitwillig angenommen und der Aktion durch ihre Anwesenheit einen würdigen Rahmen verliehen hätten. Neben Bürgermeister Kern waren von Seiten der Stadt die Integrationsbeauftragte Ute Vierheller und Claus Murmann von der Fachabteilung Umwelt anwesend, außerdem Marisa Haring von der Zukunftswerkstatt Waldacker und weitere Nachbarn.

Seit einigen Jahren pflanze seine Glaubensgemeinschaft bundesweit Bäume, überall dort, wo man vertreten sei, als eine Geste der Freundschaft und des guten Willens, erklärte Khawatja. Die Rödermärker Linde sei in diesem Jahr schon der 105. Baum, den die Ahmadiyya-Gemeinschaft gestiftet habe.

ہماری دوستی کو کامیابی نصیب ہو

ہمبرگ شہر کے ایک حصہ Eimsbüttel میں مجلس Hamburg Moschee کے انصار کو پودا لگانے کی توفیق ملی۔ Bezirkleiter (معزز مہمان) Herr Dr. TorstenSevecke تشریف لائے۔ معزز مہمان نے اس موقع پر خوبصورت الفاظ کہے ”جیسے یہ درخت بڑا ہوگا میری دعا ہے ویسے ہی ہماری دوستی اور ملن ساری کو کامیابی نصیب ہو۔ آمین“ یہ درخت مورخہ 18 اپریل کو لگایا گیا۔ مرکز کے نمائندہ رکن خصوصی مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کو جماعت کا تعارف کرانے کی توفیق ملی۔ اور مہمان خصوصی کو یادگاری شیلڈ دینے کی توفیق ملی۔ اخبارات کے ذریعہ جماعت کے رفاعی کاموں کا چرچا ہوا۔

سکول میں درخت لگانا ایک اہم پیغام ہے

مجلس انصاراللہ Bocholt نے نزدیکی شہر Rhede میں مورخہ 13 مئی کو شجرکاری کی۔شہر کے میئر Herr Lothar Mittag نے مجلس کے انصار کے ساتھ مل کر پودا لگایا مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جماعت کا تعارف اور رفاعی کاموں کا ذکر بڑی تفصیل کے ساتھ کیا ۔ جناب میئر نے اس تقریب میں یادگاری الفاظ کہے۔ ''یہ امن دوستی کا پودا جو سکول میں لگایا گیا ہے میرے نزدیک ایک اہم پیغام ہے کیونکہ سکول میں مختلف قوموں اور مذاہب کے بچے اکٹھے پڑھتے ہیں ۔'' مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب ناظم علاقہ نے مہمان خصوصی کی خدمت میں یادگاری شیلڈ پیش کی ۔ بڑی تعداد میں شریک مہمانوں کی ضیافت کا بہت خوبصورت انتظام کیا گیا۔ جماعت کا تعارف اور پروگرام کا ذکر اخبارات نے تفصیل سے کیا۔

Dr. Basharat Syed (links), Bürgermeister Lothar Mittag (von rechts) und Abdul Waasay Chaudhry setzten das Schild neben den frisch gepflanzten Baum. Foto: sh

Ein Baum als Zeichen des Friedens

Ahmadiyya Muslim Jamaat Bocholt schenkt der Overbergschule einen Walnussbaum / Ein Jahr Vorbereitung

RHEDE (sh). Den Spaten benutzte Bürgermeister nur symbolisch. Denn den Baum hatten Mitarbeiter des Bauhofs schon vor dem offiziellen Festakt am Rande des Schulhofs der Overbergschule gepflanzt. „Liebe für alle – Hass für keinen" steht auf dem Schild, das Mittag gemeinsam mit Vertretern der Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) Bocholt neben dem Baum aufstellte. Die Glaubensgemeinschaft stiftete den Baum, der ein Symbol sein soll für „friedliches Miteinander", sagte Dr. Basharat Syed, Landesbeauftrage der AMJ für NRW, in einer kurzen Ansprache. Es sei wichtig, dass Menschen verschiedener Religionen aufeinander zugehen und das Gespräch miteinander suchen, damit man Missverständnisse ab- und Frieden aufbauen könne.

Vor gut einem Jahr habe die Gemeinde Kontakte zur Stadt aufgenommen, sagte Bürgermeister Lothar Mittag. Gerne sei man dem Wunsch nachgekommen, einen Baum zu pflanzen. Es sei sinnvoll, das an einer Schule zu tun, in der Kinder unterschiedlicher Nationen und Glaubensgemeinschaften unterrichtet werden. Der Bürgermeister gab den Schülern auch gleich ein paar Tipps: Wenn der Walnussbaum Früchte trage, sollten die Kinder sie früh morgens ernten – bevor die Eichhörchen sie holen. Die Nüsse schmeckten auch gut, wenn man sie eine halbe Stunde bei 50 Grad im Ofen trockne.

Erst einmal allerdings, werden sich die Kinder im Unterricht mit dem Baum als Zeichen des Friedens beschäftigen. Einige haben das schon getan. Der Baum sei ein Zeichen, „dass man sich verstehen soll", sagte die kleine Lea.

Baumpflanzung Rhede
13. Mai 2013
Overberg-Grundschule Rhede

.. Mai 2013
..orkener Volksblatt

RHEDE

(Haqiqat-ul-Wahi, Ruhani Khazain, Band 22, Seite 106, Tadhkirah Seite 508)

So sagt er, durch solch große Unterstützung Kraft schöpfend: „Ich spreche aus voller Überzeugung und Standfestigkeit, dass ich rechtgeleitet bin und durch Gottes Gnade ist in dieser Arena nur mein Sieg vorgeschrieben und sofern ich blicke, sehe ich die gesamte Welt in meiner Wahrheit bedeckt voranschreiten und es ist nah, dass ich einen überragenden Sieg erfahre, denn zur Unterstützung meiner Zunge spricht eine andere Zunge und zur Bekräftigung meiner Hand handelt eine andere Hand, die die Welt nicht sehen kann, die ich aber sehe. In mir spricht eine himmlische Seele, die jedem meiner Worte und jedem meiner Buchstaben leben verleiht." (Azala Auham, Ruhani Khazain, Band 3, Seite 403) An einer anderen Stelle sagt er: „Besonders beim Verfassen bemerke ich den außergewöhnlichen Beistand Gotts mir gegenüber, denn sobald ich im Arabischen oder in Urdu etwas beginne zu schreiben, fühle ich, dass mich jemand aus dem Inneren heraus lehrt." (Nuzul-ul-Masih, Ruhani Khazain, Band 18, Seite 434)

Es war seine innere Sehnsucht, dass von dem lebensspendenden Wasser, das durch seine Feder, in Gestalt seiner Bücher floss, um den Durst nach Spiritualität und Wissen zu stillen, die gesamte Erde profitiert. So sagt er: „Ich sage euch gewiss, dass diejenigen, die durch die Hand des Messias [Jesus[as]] auferweckt wurden starben. Derjenige aber, der den Trank, der mir verliehen wurde, trinkt, wird gewiss niemals sterben. Die lebensspendenden Dinge, die ich ausspreche und die Weisheit, die durch meinen Mund kommt, wenn jemand fähig ist ebensolche Dinge zu sagen, dann soll ich nicht von Gott gesandt sein. Wenn aber diese Weisheiten und Lehren, die für leblose Herzen lebensbringende Wasser und an keiner anderen Stelle zu finden sind, dann habt ihr für dieses Vergehen keinerlei Auswege, dass ihr diese Quelle leugnet, die im Himmel geöffnet wurde und keiner ist, der diese auf der Erde verschließen kann."

(Azala Auham, Ruhani Khazain, Band 3, Seite 104)

Freunde, diese ist der Brunnen, aus dem trinkend ihr ewiges Leben erlangt und gemäß der Prophezeiung des Heiligen Propheten Mohammad Mustafa[saw] يفيض المال حتى لايقبله احد (Ibn-e-Maja) ist dies der Mahdi, der solche Schätze der Wahrheit und des Wissen wiedergebracht hat, dass derjenige, der sie erlangt niemals mittellos und bekümmert sein wird. Das sind die geistigen Schätze, die zu Gott hinleiten und man Ihn vollkommen erfährt. Jedwede wissentliche und moralische, geistige und physische Heilung und die Stufen zum Fortschritt sind in seinen Schriften enthalten. Derjenige, der sich von diesem Schatz abwendet, entsagt sich selbst des Weltlichen und des Religiösen und gilt vor Gott als hochmütig, so wie es Hadzrat Masih-e-Maud[as] sagt: „Derjenige, der unsere Bücher nicht mindestens dreimal liest, in ihm ist eine Art der Arroganz." (Sirat-ul-Mahdi, Band 1, Seite 365)

Genauso sagt er[as]: „Derjenige, der den Aussagen des von Gott bestimmten kein Gehör schenkt und seine Werke nicht gründlich liest, trägt Eitelkeit in sich. Seid also darum bemüht, dass ihr keinen Anteil von Eitelkeit in euch vorfindet, sodass ihr nicht einen Tod erleidet und damit ihr samt euren Angehörigen Vergebung findet."

(Nuzul-ul-Masih, Ruhani Khazain, Band 18, Seite 403)

Dann schreibt er[as] an einer weiteren Stelle:

„Für alle Brüder ist es von Wichtigkeit, dass sie meine Bücher mindestens ein Mal lesen. Denn Wissen ist eine Kraft, und durch Kraft gedeiht Tapferkeit." (Malfuzat, Band 4, Seite 361)

Es ist unsere Glückseligkeit, dass wir an den Imam-Mahdi und an den Messias des Heiligen Propheten[saw] glauben dürfen und wir zu den Erben dieser geistigen Schätze wurden. Daher ist es für uns von großer Bedeutung, dass wir diese Schriften gründlich Lesen, damit unsere Herzen, unsere Brust und unserer Verstand durch dieses Licht Erleuchtung finden, durch das die gesamten Finsternisse des Dajjal in Ungläubigkeit gehüllt werden. Möge Allah uns dazu befähigen, dass wir unser Leben und das Leben unserer künftigen Generationen mit diesen Schätzen schmücken können und in unseren Häusern und in unserer Gesellschaft Frieden und Harmonie verbreiten. Und möge die Liebe zu Gott und zu seinem Propheten solcherart in unseren Herzen vorhanden sein, dass wir mithilfe dieser, in der gesamten Welt unter den Menschen liebevolles Miteinander und Mitgefühl verbreiten.

Möge uns Allah dazu befähigen. Amin."

dieser ist, dass Sie sich angewöhnen sollten, die Bücher des Verheißenen Messias[as] zu lesen. Dadurch werden Sie durch die dutzenden Angriffe des Teufels geschützt und ehrenhaft vor Gott sein und Ihre Handlungen wird Gott segnen.
(Mashal-e-Rah, Band 2, Seite 46)

Hazrat Khalifatul Masih IV[rh] sagt:
„Solch einen schönen Weg der Lobpreisung Gottes hat uns der Verheißene Messias[as] zur Verfügung gestellt. Solch eine schöne Straße der Demut und Hingabe ist für uns geöffnet. Dies ist die Straße des Fortschritts, durch dessen Folgen wir Triumphe erreichen werden, dies ist der Weg, durch den man Gott findet. Möge Hazrat Masih-e-Maud[as] unzählig gesegnet sein, dass er alle Wege des Egozentrischen verschlossen und alle Wege der Demut geöffnet hat. Jeder Vers, jede Strophe, jedes Wort ist in Wahrheit getaucht und Tatsache ist, dass allein das Wort von Hazrat Aqdas Masih-e-Maud[as] ein Beweis seiner Wahrhaftigkeit ist. Es kann nicht sein, dass jemand, der wohlgesinnter und guter Natur ist, diese Worte vernimmt und sich nicht für die Wahrhaftigkeit des Verfassers dieser Worte ausspricht. Beim Hören dieser in erstaunlicher und reiner Liebe getauchten Worte, wird die Seele in einen unbegrenzten Rausch hineingezogen. Als diese Schriften verlesen wurden, habe ich an die Ahmadi Jugendlichen gedacht, die sagen „Wie sollen wir zum Weg Allahs rufen. Wir kennen keine Beweise, wir haben keine vollkommene Gewandtheit, wie zu debattieren ist, wir können kein Arabisch, wir wissen nicht, wie wir argumentieren sollen.“ Ich habe daran gedacht, dass es nur notwendig ist, dass man die Aussprüche des Verheißenen Messias[as] lernt und sie singend, wie die Derwische, von Dorf zu Dorf gehend, verbreitet und die Worte verkündet und der Welt mitteilt, dass derjenige nun da ist, mit dessen Ankunft eure Vergebung einhergeht.
Solch ein einflussreiches Werk, solch ein reines Werk, solch ein auf Weisheiten basierendes, in der Lobpreisung Gottes singendes Werk, über das man intuitiv sagen möchte:
Was ist schon das Menschengeschlecht, sogar die Engel allesamt singen in deinem Lob, was wir gesungen

Sicherlich und ohne Zweifel, haben die Engel im Himmel der Stimme von Hazrat Masih-e-Maud[as] beigestimmt, als er diese Verse aussprach und sicherlich sprachen sie Ihm den gesamten Lob, der ein Ausdruck seiner Liebe und Verliebtheit Gott gegenüber war, nach.“
(Mashal-e-Rah, Band 3, Seite 43-44)
Die beseelende und berauschende Botschaft, die Hazrat Khalifatul Masih V[atba] für die digitale Edition der Bücher von Hazrat Masih-e-Maud[as] aussprach, befindet sich in jedem Band der Ruhani Khazain auf den einleitenden Seiten. In dieser Botschaft sagt Hazrat Khalifatul Masih V[atba] über die Wichtigkeit der Bücher vom Verheißenen Messias[as] sprechend: „Um in dieser Ära, die Botschaft des Heiligen Propheten[saw] in der ganzen Welt zu verkünden und um die Wahrhaftigkeit des Islam in der ganzen Welt zu beweisen und die Einheit Gottes weiter zu tragen, ist dieser mutige Held, dieser Ringer Allahs mit der Feder in das Schlachtfeld der Wissenschaft hinabgestiegen und hat Wunder des im Islam innewohnenden Mutes und seiner verborgenen Kraft aufgezeigt, dass die Gegner in Stücke gerissen und die Fahne des Heiligen Propheten und des Islams zu solchen Höhen gebracht wurde, dass seine Wunder heute noch im Himmel immer höher steigen und sich diese Botschaft durch die Schriften des Verheißenen Messias[as] auf der ganzen Welt verbreitet und sich immer weiter verbreiten wird. Es sind allein die Segnungen der lebensspendenden Schriften des Messias des Heiligen Propheten[saw], dass die Welt die frohe Kunde über die spirituelle und physische Belebung erhält und seit Jahrzehnten verstorbene wieder lebendig werden. Aus welchem Grund war in den letzten 13 Jahrhunderten nur Sein Werk derart, dass nur ihm die Urkunde vom
Allmächtigen und Weisen Gott mit den Worten „[dein] Artikel war überlegen“ verliehen wurde und Ihm ein andermal die frohe Botschaft zukam:

”در کلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کلام

اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ۔“

(Kapi Ilhamat-e-Hadhrat Masih-e-Maud as, Seite 62 – Tadhkirah Seite 508, 558)

Übersetzung: „In deinen Versen ist Etwas, zu dem Poeten keinen Zugang haben. Deiner Rede hat Gott Eloquenz verliehen.“

Menschen, die Ehre des Glaubens wieder zum Vorschein kommt. In Wirklichkeit ist dies die Weisheit Gottes, dass Er seinen verborgenen Schatz an Wahrheiten und an Logik genau an solch einem Ort aufbewahrt, an dem sich der blinde Kritiker verfängt." (Malfuzat, Band 1, Seite 38 – Edition 2003) Weiter sagt er: „Allah hat mich gesandt, damit ich die vergrabenen Schätze wieder zutage lege und den Dreck unreiner Vorwürfe, der diesen strahlenden Schmuck überdeckt hat, säubere und reinige."

(Malfuzat, Band 1, Seite 38 – Edition 2003)

Hazrat Khalifatul Masih I[ra] sagt über die Wichtigkeit der Bücher, Schriften und Aussprachen des Verheißenen Messias[as] sprechend:

„Jetzt frage ich euch. Ihr habt Mirza Sahib als euren Imam angenommen, als Wahrhaftigen empfunden - ihr habt sehr gut gehandelt. Doch habt ihr den Grund seines Erscheinens verstanden? Was er in der Welt zu tun vermag? Der Zweck seines Erscheinens kann durch meine Reden oder durch die Ansprachen von Maulvi Abdul Karim oder durch die Aufsätze eines anderen nicht ausfindig gemacht werden. Wir sind auch nicht fähig den Grund und Zweck in vollem Maße zu erklären und in unseren Erklärungen kann auch nicht dieser Nachdruck und Einfluss sein, der in den Erklärungen des Verkünders selbst vorzufinden ist."

(Haqaiq-ul-Furqan, Band 2, Seite 314)

<u>Die Quelle für die Niederkunft der Engel</u>

Hazrat Aqdas Masih-e-Maud[as] hat sämtliche Bücher durch die Hilfe und Rechtleitung Allahs geschrieben. Daher ist auch deren aufmerksames Lesen sehr gesegnet und ein Mittel für die Niederkunft von Engeln, so, wie es Hazrat Khalifatul Masih III[ra] sagte: „Die Bücher, die eine Person geschrieben hat, auf die Engel niedersteigen, genauso wird auf jene, die diese Bücher Lesen Engel hinabsteigen. Dies stellt einen sehr bedeutenden Punkt dar, warum sich durch das Lesen der Bücher von Hazrat Sahib[as] weitere Logik und weitere Aspekte und Perspektiven aufzeigen. Sobald man sie liest werden besondere Segnungen niedergesandt. Brahin-e-Ahmadiyya wurde durch speziellen Beistand Gottes vollendet. Jedes Mal, als ich es lesen wollte, konnte ich nicht einmal zehn Seiten daraus lesen, da sich derart neue Dinge und Ansatzpunkte zu entfalten begannen, dass sich meine Gedanken darin beschäftigt wiederfanden. In den Büchern von Hazrat Sahib[as] ist ein besonderer Reichtum. Sie zu lesen, ist das Entgegennehmen dieser Fülle, und mithilfe dieser entfalten sich Wissen und Einsichten immer wieder aufs Neue.

(Malaikat-ul-Allah, Anwar-ul-Ulum, Band 5, Seite 560)

Durch das Erscheinen moderner Möglichkeiten zur Verbreitung und Veröffentlichung von Schriften, werden auf der ganzen Welt Abermillionen Bücher und Magazine gedruckt, die ein für sich sprechender Beweis der Erfüllung der koranischen Prophezeiung darstellt. Die Notwendigkeit besteht darin, aus dieser Masse Bücher zu kaufen und zu lesen, die einen wissensreichen und bedeutungsvollen Weg zu Wissen und Erkenntnisreichtum darlegen.

Hazrat Khalifatul Masih III[rh] sagt:

„In jedem Ahmadi-Haushalt sollten Bücher des Verheißenen Messias[as] vorhanden sein und sie sollten studiert werden und Kindern sollte daraus vorgelesen werden. Alle drei Monate sollte man unbedingt ein Buch von Hazrat Masih-e-Maud[as] kaufen und die Reihenfolge sollte derart sein, dass sie die Bücher, die Huzoor[as] zuletzt geschrieben hat, zu Beginn lesen und daraufhin der Reihe nach die vorher verfassten Bücher kaufen, da Huzoor[as] die Bücher des letzten Zeitabschnitts die Öffentlichkeit ansprechend, in geläufiger Art und in einfacher Sprache verfasst hat, wohingegen die Bücher des ersteren Lebensabschnitts die Gelehrten ansprachen und daher sind sie sehr tiefgehend und schwierig aber dennoch höchst nobel und mit Erkenntnissen und Lehren gefüllt."

(Al-Fazl 29.Oktober 1977)

Weiter führt er[rh] aus: „Eine Sache sage ich euch und ich spreche aus meiner Erfahrung und aufgrund einer besonderen Durchsicht, dass das Tafseer (Erläuterung, Erklärung) des Korans, das Hazrat Masih-e-Maud[as] uns in die Hand gegeben hat, solch erhaben und gewaltig ist, dass es gleich ist welches Buch ihr zur Hand nimmt, mag es klein oder groß sein, lest es hundert Male und ihr werdet auch hundert Mal neue Bedeutungen darin entdecken. Solch ein Tafseer ist dieses. Seine Bücher sind nicht gewöhnlich, sondern sind von Gott beigebracht." (Mashal-e-Rah, Band 2, Seite 443)

Hazrat Khalifatul Masih III[rh] sagt weiter:

„So ist heute mein Ratschlag an Ihnen, und dies ist ein sehr grundlegender und wichtiger Rat und ich möchte ihn immer und immer wiederholen und

In mir spricht eine himmlische Seele, die jedem meiner Worte und jedem meiner Buchstaben Leben verleiht.

Derjenige, der den Trank, der mir verliehen wurde, trinkt, wird gewiss niemals sterben.

Der Nutzen und die Wichtigkeit des Lesens der Bücher von Hadhrat Masih-e-Maud[as]

Möge Allah uns dazu befähigen unser Leben und das Leben unserer künftiger Generationen durch diese segensreichen Niederschriften zu bereichern.

Zaheer Ahmad Tahir Sahib – Qaid Ishaat Majlis Ansarullah Deutschland

Die Schätze, die seit tausenden Jahren begraben lagen
Verteile ich nun, wenn sich fände nur ein Hoffender

Allah hat Hazrat Masih-e-Maud[as] mit dem himmlischen Titel zum „König der Feder" auserkoren.
Es zeigt sich, dass durch seine gesegnete Feder solch große spirituelle Schätze entdeckt wurden, durch die Hunderttausende spirituell Tote zurück zum Leben fanden.
In der Zeit, nach der Geburt von Hazrat Masih-e-Maud[as] haben verschiedene Religionen Angriffe auf den Islam verübt, die die muslimische Welt und vor allem die Muslime in Indien zerrütteten. Sie waren nicht im Stande auf den andauernden Angriffen zu antworten.
Zu solch einer empfindlichen Zeit nahm Huzoor[as] diesen Zustand wahr und fing durch Allahs Rechtleitung und Befehl an, die Anschuldigungen durch Bücher, Malfuzat (Sammlung von Aussprüchen), Schriften und Pamphleten zurückzuweisen und bot für die Wahrhaftigkeit des Islam, des Quran und für die Person des Heiligen[saw] solch unwiderlegbare Beweise und Belege, die für jeden Recht-Suchenden wegweisend und glaubenserweiternd sein werden. Huzoor[as] sagt: „Ich kann nicht einmal einen einzigen Buchstaben schreiben, wenn nicht Gottes Kraft mit mir ist. Beim ununterbrochenen Schreiben merke ich, dass eine göttliche Seele mit fließt, der Stift wird träge, doch ein in ihm erhaltener Elan wird nicht träge. Mein Wesen merkt, dass ein jeder Buchstabe von Gott herrührt."
(Malfuzat Band 2, Seite 483, Edition 2003)
Weiter sagt er[as]: „Die Zeitschriften, die geschrieben wurden, sind durch göttliche Rechtleitung geschrieben. Ich nenne diese zwar nicht Offenbarungen und Prophezeiungen, dennoch sage ich gewiss, dass Gottes besondere und außergewöhnliche Hilfe mir bei der Herausgabe beistand."
(Sirrul Khalafa, Ruhani Khazain, Band 8, Seite 415 - 416)

Das ist die Zeit, über die der heilige Koran prophezeite „Und wenn Schriften weithin verbreitet werden." (Al-Takwir: 11). Genauso war eins der vom Heilige Propheten[saw] über die zweite Niederkunft von Ibn-e-Maryam gegebenen Zeichen:

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝

„Er wird Geld verteilen, doch niemand wird es annehmen" (Bukhari, Kitab-ul-Anbiya, Baab Nuzul-e-Isa bin Maryam, Hadiqatus Salihin, Seite 800)

Hazrat Aqdas Masih-e- Maud[as] sagt: „Und durch das Verbreiten der Schriften ist auf die [Verbreitungs-]Möglichkeiten hingewiesen wie Pressen usw. Wie ihr seht, hat Gott solche Völker hervorgebracht, die die Instrumente der Druckerei erfanden. Seht wie viele Pressen es gibt, die man in Indien und in anderen Ländern vorfindet. Dies ist die Tat Gottes, damit Uns in unserer Aufgabe geholfen ist und damit er unseren Glauben, unsere Bücher und Lehren an alle Völker bringt, sodass Sie ihnen gehorchen und in ihnen Rechtleitung finden." (A'ina Kamalat Islam, Ruhani Khazain, Band 5, Seite 473)
Hazrat Aqdas Masih-e-Maud[as] schreibt:
„Er hat meine Aufmerksamkeit darauf gelenkt, dass ich die Waffe der Feder an mich nehme und in das Schlachtfeld der Wissenschaft hinabsteige und die spirituelle Unerschrockenheit des Islams, und die in ihm verborgene Kraft der Wunder aufzeige. Wie hätte ich für dieses Schlachtfeld bestimmt werden können? Es sind ausschließlich die Segnungen Allahs und es ist seine unendliche Großzügigkeit, dass es in Seinem Willen ist, dass durch die Hand eines solch schwachen und mittellosen

Zusammenfassung der Freitagsansprache vom 29.11.2013

Hadhrat Massih-e-Maud (as) sagte, dass Allah die Menschen erschaffen hat, damit sie Gotteserkenntnis und Gottes Wohlgefallen erlangen. Eine Person die Tag und Nacht in weltlichen Dingen versunken ist wird für einige Tage Aufschub erhalten und danach sterben. Also die wahre Bedeutung des Quranverses „wama khalakta al-jinna..." ist, dass man bei jeder Angelegenheit Allahs Wohlgefallen anstrebt. Allah zu dienen bedeutet, dass man seine Gebote befolgt. Wenn man weltlich verdienen möchte, so sollten auch dabei die von Allah gelehrten Prinzipien eingehalten werden. Es sollte nicht sein, dass man Allah vergisst und betrügerisch handelt. Viele schlechte Taten zerstören den wahren Geist der Anbetung. Hadhur erwähnte eine Ansprache des 2. Khalifen (ra), in der er das Thema noch detaillierter anhand von Beispielen erläuterte.

Der 2. Khalif (ra) sagte den Quranvrs erläuternd, dass dieser Vers den erhabenen Sinn der Erschaffung des Menschen erklärt. Die Propheten Allahs verbreiten eine solche Atmosphäre der Frömmigkeit, dass auch die Feinde zugeben müssen, dass dadurch der Sinn des Lebens erfüllt wurde. 1936 hat der 2. Kahlif (ra) mehrere Ansprachen gehalten, in denen er erklärt hat, wie man seine Taten verbessern kann. Um das großartige Ziel zu ereichen, für das der Verheißenen Messiahs (as) gesandt wurde, müssen viele Opfer erbracht werden. Unter den Taten ist die Wahrheit eine Sache, die auch von Feinden gespürt wird und diese beeinflusst. Hadhur erwähnte einige Ereignisse des Verheißenen Messiahs (as) aus der Zeit vor seinem Anspruch. Der 2. Khaif (ra) sagte weiter, dass die Gesandten Gottes in der Welt Rechtschaffenheit und Wahrheit etablieren. Sie zeigen ein solches Vorbild, das die Betrachter in Staunen versetzt. Der Heilige Prophet Mohammad (saw) hat unter den Menschen den Reichtum der Wahrheit und der hohen moralischen Werte verteilt. Hadhur erwähnte Ereignisse der Gefährten des Heiligen Propheten Mohammad (saw), die ihre Opferbereitschaft und Liebe zum Heiligen Propheten (saw) verdeutlichen.

Weiter sagte der 2. Khalif (ra), dass Allah in der heutigen Zeit Hadhrat Massih-e-Maud (as) gesandt hat, damit er hohe moralische Werte und die Liebe zum Heiligen Propheten Mohammad (saw) in den Menschen erzeugt. Wir sollten beachten, dass wir diese Aspekte schützen müssen. In der Zeit des Verheißenen Messiahs (as) war eine solche Gemeinde vorhanden, doch die Frage ist, ob auch in den kommenden Generationen ein solcher Elan für die Sache vorhanden sein wird? Allah sagt im Heiligen Quran, dass man sich in Frömmigkeit und Gottesfurcht gegenseitig unterstützen sollte. In schlechten Dingen soll man sich jedoch nicht gegenseitig unterstützen. In einer solchen Gemeinde, die beansprucht das Religiöse dem Weltlichen vorzuziehen, gibt es auch Eltern, die ihre Nachkommen von Religösem fernhalten. Gottesfurcht und Frömmigkeit sind solche Segnungen, die uns verpflichten, auch unsere Nachkommen daran teilhaben zu lassen. Hadhrat Massih-e-Maud (as) hat uns keine weltlichen Reichtümer gegeben, sondern nur eine Wahrheit. Wenn wir auch diese verlieren, wie unglückselig sind wir dann? Hadhrat Massih-e-Maud (as) hat uns den Glauben geschenkt, hohe moralische Werte gelehrt und durch sein Vorbild gezeigt, dass alle diese Dinge gelebt werden können. Hadhur erwähnte dazu einige Ereignisse. Der 2. Khalif sagte auch, dass derjenige, der seinen Nachkommen nicht die hohen moralischen Werte vermittelt, nicht nur ein Feind seiner Nachkommen ist, sondern auch die Gemeinde anfeindet. Er feindet auch Gott und den Heiligen Propheten (saw) an. Wenn ein Mensch auch so viele Schwächen hat, vergleichbar mit einem Berg, kann er diese einfach beseitigen, wenn er fest entschlossen ist. Gebt alle eure frommen Taten an eure Nachkommen weiter. Damit werdet ihr auch in tausend Jahren Segnungen dafür erhalten. Möge Allah uns und unseren Nachkommen befähigen, unserer Verantwortung gerecht zu werden. Amin

Der Sinn des Fastens ist das Erreichen von Taqwa (Gottesfurcht)

Allah sagt im Heiligen Quran: "O die ihr glaubt! Fasten ist euch vorgeschrieben, wie es denen vor euch vorgeschrieben war, auf dass ihr euch schützet (gottesfürchtig werdet)."

Der Wert des Monat Ramadans erwähnend, sagt der Heilige Prophet[saw]: "Es ist ein solcher Monat, dessen ersten zehn Tage der Gnade sind, die zweiten zehn Tage die Vergebung bezwecken und die letzten zehn Tage vor der Hölle erretten." (Sahi Ibne Khazima Kitabus Siam, Baab Fazael Shahre Ramdhan)

Weiterhin sagt der Heilige Prophet[saw]: "Fasten heißt nicht nur Hungern und Dürsten, sondern auch das Unterlassen von jeglichen obszönen und sinnlosen Gesprächen gehört dazu. So, O Du Fastender! Wenn irgendjemand Dich beleidigt oder provoziert, dann teile ihm mit, dass Du fastest. Falls jemand trotz seines Fastens beleidigt, dann ist sein Fasten nichts außer bloßes Hungern und Dürsten, was ihm aber nichts nützen wird." (Darmi Bajwalah, Mishkat, Seite 177)

Der Verheißene Messias[as] sagt folgendes: "Fasten heißt nicht nur, dass man hungrig und durstig bleibt. Vielmehr ist es die Wahrheit und der Einfluss, der nur durch die Erfahrung gespürt werden kann. Es liegt in der Natur des Menschen, dass er durch weniger essen, vermehrt seine Seele reinigt und die Kraft der göttlichen Inspiration steigert. Allah meint damit (mit dem Ramadan), dass man die eine Nahrung vermindert und die andere steigert [...] durch das Fasten ist also gemeint, dass der Mensch das eine Brot weglässt, welches nur den Körper erzieht und das andere Brot zu sich nimmt, welches die Seele beruhigt und reinigt."

Hazrat Mirza Tahir Ahmad[rh] sagte: "Jeder Ramadan bringt uns die frohe Nachricht der Wiedergeburt mit sich. Wenn wir den Ramadan mit all den Bedingungen durchgehen, die uns der Heilige Prophet[saw] gesetzt hat, dann wird es jedes Jahr eine spirituelle Wiedergeburt geben und die letzten Flecken und Sünden werden ausgewaschen." (Freitagssnsprache 26. Juni 1996)

"Allah sagt, dass die Verpflichtung zum Fasten und der Verzicht einiger Dinge dazu da ist, damit man im Taqwa fortschreitet. Was ist Taqwa (Gottesfurcht)? Taqwa ist, dass man sich von Sünden so fernhält, als ob man sich hinter einem Schutzschild versteckt. Hierbei ist man auch einer Angst ausgesetzt. Wegen der Furcht des Angriffes, dem man versucht auszuweichen, versteckt man sich. Deswegen heißt es, dass man fasten soll und das Recht des Fastens erfüllen soll, damit man im Taqwa fortschreitet."

Unser geliebter Khalif Hazrat Khalifat-ul-Masih V[atba] sagte: "Der Ramadan ist für diejenigen ein segenreicher Monat, die mit Reinheit zu Allah beten wollen und es auch tun. Er ist f˜r diejenigen ein segenreicher Monat, die auf die Gebote Allahs horchend alle Wohltaten vollbringen wollen und es auch tun, deren Vollbringung Allah vorgeschrieben hat und die sich von all den Taten entfernen, die Allahs Missfallen erregen. Sie entfernen sich sogar f˜r eine bestimme Zeit von Erlaubtem, weil Allah es geboten hat. "

Khilafat ist das Licht Gottes

Der Monat Mai erinnert uns immer an ein Versprechen, welches die Jamaat Mitglieder am 27. Mai 1908 an ihrem Gott gaben. Ein Versprechen, bei dem sie fest überzeugt waren, dass Allah auch nach dem Tod vom Verheißenen Messias[as], die Jamaat mit Imamen segnen wird, die als Stellvertreter und Nachfolger des Verheißenen Messias[as] die Botschaft vom Islam weiter verbreiten werden. Das Licht, welches Allah mit dem Verheißenen Messias[as] der Welt brachte, wird sich durch das Khilafat überall verbreiten. Und diese Segnung ist jetzt für die Ewigkeit.

Hazrat Masih-e-Maud[as] sagt bezüglich zur Wahrheit vom Khilafat: "Khalifa bedeutet Nachfolger/Stellvertreter und der Nachfolger des Gesandten, im eigentlichen Sinne, kann jener sein, der die Eigenschaften des Gesandten aufweist. ... Khalifa ist in Wirklichkeit ein Schatten des Gesandten. Für keinen Menschen ist ewiges Leben möglich, deshalb hat Gott Der Erhabene entschieden, dass die Gesandten, die einen höheren Rang und Status innehaben als alle anderen auf der Welt, im Abbild (ihrer Khulfa) auf immer und ewig bis zum Jüngsten Tage fortleben. Zu diesem Zweck hat Allah das Khilafat erschaffen, damit die Welt nicht frei von den Segnungen bleibt." (Shahdat-ul-Quran, Rohani Khazaain, Band , S. 353)

Hazrat Musleh Maud[ra] sagt über die Vereinigung der Lichter: "Im Nabbuwat ist das Licht vollkommen geworden, aber das Zeitalter auch von ihm bleibt begrenzt, denn auch ein Prophet lebt nicht für immer. Nun um das Licht zu verbreiten und es für immer bestehen zu lassen, war es wichtig eine Maßnahme zu treffen. Deshalb hat Allah ein Reflektor erschaffen, dessen Name "Khilafat" ist. So wie ein Regal das Licht von drei Seiten aufhält und nur dort das Licht strahlen lässt, wo es nötig ist, so ist es auch mit den Khalifen, die die heilige Kraft des Propheten, die in der Jamaat vorzufinden ist, nie verschwenden, sondern benutzt sie in Form von einem Programm. Und aufgrund dessen wird die Kraft der Jamaat nicht schwächer, s, S. ondern auch mit wenig Kraft entwickeln sich viele Aufgaben. (...) Durch das Khilafat wird das Licht Allahs, das durch die Nabuwwat vollkommen ist, länger. (...) Khilafat ist der Reflektor, der das Licht des Nabuwwat und der Göttlichkeit länger zieht und weit verbreitet." (Tafseer-e-Kabeer, Sura An-Nur:36, S. 320)

Wir zählen zu den Glücklichen, die Allah in einer Jamaat vereint hat und die anhand des Khilafat das Licht des Nabuwwat haben. Das Licht, das in Wirklichkeit das Licht Allahs ist und vor dem all der Glanz der Welt wertlos ist. Möge Allah uns befähigen, dass wir das Versprechen unserer Vorfahren verinnerlichen und es stets in Erinnerung behalten, weswegen wir heute organisiert, vereint und eine Gemeinschaft sind. Einem Imam folgen und für ihn immer opferbereit bleiben. Möge Allah uns die Kraft dazu geben. Amin

Quran:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ
يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٥٦﴾

Verheißen hat Allah denen unter euch, die glauben und gute Werke tun, dass Er sie gewisslich zu Nachfolgern auf Erden machen wird, wie Er jene, die vor ihnen waren, zu Nachfolgern machte; und dass Er gewisslich für sie ihre Religion befestigen wird, die Er für sie auserwählt hat; und dass Er gewisslich ihren (Stand), nach ihrer Furcht, in Frieden und Sicherheit verwandeln wird: Sie werden Mich verehren, (und) sie werden Mir nichts zur Seite stellen. Wer aber hernach undankbar ist, das werden die Empörer sein. (24:56)

Hadith:

Hazrat Hudhaifa[ra] überliefert:"Der Heilige Prophet Muhammad[saw] sagte: Das Prophetentum wird unter euch bleiben, solange Allah es will. Dann wird Allah dieses aufheben. Danach wird das Kalifentum auf der Grundlage des Prophetentums folgen, das so lange andauern wird, wie Alla es will. Danach wird Allah auch diese Gunsterweisung aufheben. Dann wird, gemäß Seiner Bestimmung, eine Zeit des bedrückenden Königtums folgen. Die Menschen werden sich unterdrückt und bedrängt fühlen. Nach dieser Epoche wird gemäß Seiner weiten Bestimmung ein noch tyrannischeres Königtum folgen, bis sich schließlich Allahs Barmherzigkeit aufwallen wird und die Zeit der Unterdrückung und Tyrannei ein Ende finden wird. Danach wird wieder das Khalifentum auf der Grundlage des Prophetentums errichtet werden. Hiernach schwieg der Prophet[saw]" (Musnad Ahmad bin Hanbal. Mishkat, Kitabur-rifaq, bab: al-indar wa t-tahdir, al-faslu talit)

Der Verheißene Messias[as] sagt:

"Khalifa bedeutet Stellvertreter, der die Religion erneuert. Wenn das Zeitalter der Propheten vorüber ist, bereitet sich Dunkelheit aus, und um diese zu beseitigen, erscheinen ihre Stellvertreter, die 'Khalifa' genannt werden." (Malfuzat Bd. 4, S. 383)

بسم الله الرحمن الرحيم

Al-Nasir

April, Mai, juni 2014
Majlis Ansarullah Deutschland

Vorsitzetnder:
Ch. Iftikhar Ahmad

Aufsicht:
Malik Akhtar Mahmood
Naib Sadr Awwal

Vize Aufsicht:
Shahid Mahmood
Naib Sadr

Redakteur:
Dr. Waseem Ahmad Tahir

Qaid Ishaat:
Zaheer Ahmad Tahir

Titelblat & Grafik Design:
Shahid Mahmood

Layout:
Sabahat Zaheer Tahir

Manager:
Rana Khalil Ahmad, Qaid Amoomi

Mitarbeiter:
Mubarak Ahmad Shahid, Sh. Munir Ahmad, Hadayt Ullah Shad, Sadiq Muhammad Tahir, Daud Ahmad, Shahid Abbasi, Sultan Ahmad

Inhaltsverzeichnis

Quran¸ Hadith 2

Khilafat ist das Licht Gottes 3

Der Sinn des Fasten ist das Erreichen von Taqwa 4

Freitagsansprache vom 29.11.2013 5

Der Nutzen und die Wichtigkeit des Lesens der Bücher von Hadhrat Masih-e-Maudas 6-9

Majlis Ansarullah Deutschland
Genfer Str. 11
60437 Frankfurt am Main
Germany

Tel.:069-259270 - 24271946
Fax 069-24271317

Gebetsbewegung

Hazrat Ameer-ul-Momineen Khalifa-tul-Masih Vaba sagte bezüglich der Gebete: "Ich möchte auf einige Gebete aufmerksam machen, die der dritte Khalifrh, zum Jubiläum der Ahmadiyya genannt hatte und welche ich zum Khilafat Jubiläum erwähnt hatte. Vergessen Sie diese nicht, reduzieren Sie nicht die Anzahl und sprechen Sie diese Gebete immer aus. Machen Sie diese Gebete zu einem Teil ihres Lebens." (Al-Fazl International, 06.06.14)

۞. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ O اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ O اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ
O اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ O صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ O

Im Namen Allahs, des Gnädigen, des Barmherzigen. Aller Preis gehört Allah, dem Herrn der Welten, dem Gnädigen, dem Barmherzigen, dem Meister des Gerichtstages. Dir allein dienen wir und zu Dir allein flehen wir um Hilfe. Führe uns auf den geraden Weg, den Weg derer, denen Du Gnade erwiesen hast, die nicht (Dein) Missfallen erregt haben und die nicht irregegangen sind.

۞. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ.

O Allah, schütte Deine Gnade aus über Muhammadsaw und der Gefolgschaft Muhammadssaw wie Du über Abrahamas und der Gefolgschaft Abrahamas Gnade ausschüttest. Wahrlich, Du bist sehr Preiswürdig, Erhaben. O Allah, sende Deinen Segen auf Muhammadsaw und auf die Gefolgschaft Muhammadssaw wie Du Abrahamas und der Gefolgschaft Abrahamsas Segen gabst. Wahrlich, Du bist sehr Preiswürdig, Erhaben.

۞. سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

Heilig ist Allah und jeder Verehrung würdig, Erhaben ist Allah, der Größte. O Allah, sende Deine Segnungen an Muhammadsaw und seinen Anhängern.

۞. رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ O

Unser Herr, lass unsere Herzen nicht verderbt werden, nachdem Du uns geleitet hast, und gewähre uns Gnade von Dir; gewiss, Du allein bist der Gewährende.

۞. رَبَّنَا اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکَافِرِیۡنَ O

O unser Herr, gieße Standhaftigkeit über uns und festige unsere Schritte und hilf uns wider das ungläubige V

۞. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ.

O Allah, wir rufen Dich als Beschützer gegen das, was in ihren Herzen ist, und suchen Zuflucht bei Dir vor allen ihren Übeln.

۞. اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

Ich bitte Allah, meinem Herrn, um Vergebung von jeder Sünde und wende mich (in Reue) zu Ihm.

۞. رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

O mein Herr, alles steht Dir zu Diensten. O mein Herr, so beschütze mich, hilf mir und habe Erbar

۞. رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکَافِرِیۡنَ O

Unser Herr, vergib uns unsere Irrtürmer und unsere Vergehen in unserem Betragen und festige unsere Schritte und hilf und gegen das ungläubige Volk.

۞. یَارَبِّ فَاسۡمَعۡ دُعَائِیۡ وَمَزِّقۡ اَعۡدَائَکَ وَاَعۡدَائِیۡ وَ اَنۡجِزۡ وَعۡدَکَ وَانۡصُرۡ عَبۡدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرۡ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرۡ مِنَ الۡکَافِرِیۡنَ شَرِیۡرًا.

O mein Herr, erhöre mein Gebet und zerstöre meine und Deine Feinde und erfülle Dein Versprechen und hilf Deinem Diener und zeige uns die Tage (Deines Versprechens) und erhebe Dein Schwert für uns und verschone nicht einen einzigen Unheilstifter unter den Leugnern.

Al-Nasir

April, Mai, Juni 2014

Wissen- und Erziehungsmagazin
der
Majlis Ansarullah Deutschland

©Makhzan-e-Tasaweer